



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی



لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABEEL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.co.cc

sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ اَحَادِيثَنَا حَيِّ الْقُلُوبِ الْبَاقِرِ
بیشک ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ
کرتی ہیں۔

نَوَادِرُ الْاَحَادِيثِ جلد اول

ترتیب و پیشکش

سید محمد علی الحسنی

مَدَن
جَامِعَةُ الزَّوْرَاءِ
کراچی

إِنَّ أَحَادِيثَنَا تُحْيِي قُلُوبَ شَيْعَتِنَا

بیشک ہماری حدیثیں تہکے شیعوں کے (مردہ) دلوں کو زندہ کرتی ہیں

نَوَاحِدُ الْأَحَادِيثِ

ترتیب و پیشکش

سیّد محمد علی حسینی بلبستانی

مستول جامعۃ الزہراء

شعبہ نشر و اشاعت

نزهراء اکیڈمی (ٹرست) سکرو بلبستان

جامعۃ الزہراء رضویہ سوسائٹی کراچی



کتاب کی شناخت

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	نوادرا الاحادیث جلد اول
ترتیب و پیشکش	سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی
ترجمہ	سید محمد علی حسینی
طبع اول	ایک ہزار
سال طبع	۲۰۰۰ء
کمپوزنگ	کمپوٹ سرورسز مہمی ہوٹل کراچی
ملنے کا پتہ	حسن علی بک ڈپو کھارادر کراچی

تسلط الاحادیث

نذرانہ عقیدت

میں اس وعدہ الہی کی امید پر وما تقدما ولا انفسکم تجدوه
عند اللہ ”اور جو نیک عمل اپنی ذات کے لئے (اپنی زندگی میں) آگے
بھیجے گا اس کو (قیامت کے دن) خدا کے ہاں صلہ میں بزرگتر پاؤ گے۔“
اور صادق آل محمد علیہم السلام کے اس قول کے بھروسے پر الراویۃ
لحدیثنا بیث فی الناس ویشدہ فی قلوب شیعتنا افضل من
الف عابد (بخاری ج ۲- ص ۱۳۵) ”ہماری احادیث کثرت سے نقل
و بیان کرنے والا، لوگوں کے درمیان نشر و اشاعت اور تبلیغ سے کام لینے
والا۔ ان کے ذریعے ہمارے شیعوں کے عقائد و ایمان مضبوط بنانے والا
ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔“

زیر نظر کتاب نہایت اخلاص اور پاکیزگی عقیدت کے ساتھ منجی عالم
بشریت یادگار نبوت و امامت حضرت قائم آل محمد علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرجہ
الشریف کی خدمت اقدس میں حدیہ کرتا ہوں۔

تاکہ آپ کی شفاعت و توسل کی برکت سے مختصرین امام زمانہ کے لئے
یہ کتاب ہدایت کا ذریعہ ثابت ہو اور اس حقیر سرپا تقصیر اور والدین کے
واسطے اور تمام افراد خاندان کے لئے باقیات الصالحات اور ثواب جاریہ
کا مصداق قرار پائے۔

ملتس الدعاء

بندہ خدا

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱	صلوات کی فضیلت	۵۱
۲	ناقص درود لکھنے والوں کا ہاتھ کٹ گیا	۵۱
۳	درود لکھنے والے کاتب کو فرشتے دعا دیتے ہیں	۵۱
۴	ایک مرتبہ درود پڑھنے سے تمام گناہوں کی معافی	۵۲
۵	زیادہ استغفار کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے	۵۳
۶	توبہ فوراً کلتی چاہئے	۵۳
۷	دل میں استغفار کرنا بھی کافی ہے	۵۴
۸	استغفار کرنے کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرو	۵۴
۹	توبہ تصوح کیسے کہتے ہیں	۵۵
۱۰	میت کے لئے استغفار کیا کرو	۵۵
۱۱	والدین کی قبر پر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو	۵۶
۱۲	انگوٹھیوں کی اقسام اور پہننے کے آداب	۵۶
۱۳	سونا مرد کے لئے حرام ہے	۵۷
۱۴	انگوٹھی کس ہاتھ اور کس انگلی میں؟	۵۸
۱۵	گینوں کی اقسام	۵۸
۱۷	عقیق کی فضیلت	۵۹
۱۸	عقیق کی تین اقسام زیادہ ہیں	۵۹
۱۹	اگر عقیق پہنے ہو تو کوڑے کی مار سے بچ جاتا	۵۹
۲۰	عقیق کے پانچ فضیلتیں	۶۰

- ۲۱ صبح سویرے عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے
- ۲۲ فیروزہ کی فضیلت
- ۳۲ فیروزہ بینائی میں اضافہ کرتا ہے
- ۲۴ بہترین شخص کی نشاندہی
- ۲۵ حسن خلق رزق میں اضافہ کرتا ہے
- ۲۶ حسن خلق کی تعریف
- ۲۷ سب سے اچھے اخلاق میزان میں رکھا جائے گا
- ۲۸ اچھے اخلاق نصف زندگی ہیں
- ۲۹ معاشرے میں زندگی گزارنے کا طریقہ
- ۳۰ مومن کی تعریف اور اوصاف
- ۳۱ کامل ترین مومن
- ۳۲ حقیقی مومن اور مہاجر کی تعریف
- ۳۳ مومن تین چیزوں کا محتاج ہوتا ہے
- ۳۴ مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہے
- ۳۵ مومن برا عمل نہیں کرتا نہ معافی مانگتا ہے
- ۳۶ مومن آرام اور وقار سے وابستہ چلتا ہے
- ۳۷ گناہ کی تشبیر بھی بڑا گناہ ہے
- ۳۸ مومن کی عیب گوئی گناہ کبیرہ ہے
- ۳۹ مومن کو کھانا کھلانے کا ثواب
- ۴۰ عظمت برادر مومن
- ۴۱ مومن اپنے برادر مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے

- ۴۲ مومن کا حق ادا کرنا بہترین عمل ہے
- ۴۳ تقویٰ کی تعریف
- ۴۴ جو خدا سے ڈرتا ہے ہر شے اس سے ڈراتی ہے
- ۴۵ جناب امام حسنؑ کو حضرت علیؑ کی وصیت
- ۴۶ حضرت لقمان کی وصیت اپنے بیٹے کے نام
- ۴۷ خوف خدا کا رد عمل
- ۴۸ تین افراد قابل رحم ہیں
- ۴۹ محسن کا شکریہ ادا کرو
- ۵۰ رشتہ داروں سے نیکی کرو
- ۵۱ باہمی اختلافات دین سے خارج کر لیتا ہے
- ۵۲ جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے
- ۵۳ فتنہ و فساد دین کی بنیاد اکھاڑ دیتا ہے
- ۵۴ ہمسایوں کا خاص خیال رکھو
- ۵۵ مسکینوں اور غلاموں کا خیال رکھو
- ۵۶ شریف انسان اور دیندار کی مالی امداد کرو
- ۵۷ منافق کے ساتھ صرف زبان سے نیکی کرو
- ۵۸ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے
- ۵۹ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سو سال عبادت کے مانند ہے
- ۶۰ مریض کی ضرورت پورا کرنے کا ثواب
- ۶۱ یتیم کا مال کھانے والا جہنمی ہے
- ۶۲ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے

- ۶۳ جو ہمسائے سے خوش رفتاری نہ کرے وہ ہم سے نہیں ۸۲
- ۶۴ والدین کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے ۸۳
- ۶۵ باپ کے ساتھ نیکی کرو ۸۳
- ۶۶ تکلیفیں اٹھا کر بھی والدین کے حق میں نیکی کرو ۸۳
- ۶۷ طالب علم کی فضیلت ۸۴
- ۶۸ طالب علم کا احترام ستر ہزار پیغمبروں کے احترام کی مانند ہے ۸۵
- ۶۹ طالب علم کی توہین پیغمبر خدا کی توہین ہے ۸۵
- ۷۰ طالب علم کی توہین کرنے والا منافق اور ملعون ہے ۸۶
- ۷۱ علم کے فضائل و فوائد ۸۶
- ۷۲ خدا جیسے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے اسے دینی بصیرت دیتا ہے ۸۷
- ۷۳ علم نور خدا ہے ۸۷
- ۷۴ اپنے بھائیوں کو علم سکھانا بہترین صدقہ ہے ۸۷
- ۷۵ علم کی قدر و قیمت اور اہمیت ۸۸
- ۷۶ علم و ایمان پختہ ہونے کی علامت ۸۸
- ۷۷ علما کے جانشین پیغمبر ہیں ۸۹
- ۷۸ عالم کی موت قبیلہ کی موت سے بڑھ کر ہے ۸۹
- ۷۹ لوگ دو جہاں میں علماء کے محتاج ہوتے ہیں ۹۰
- ۸۰ عالم دین کے پاس ایک لمحہ بیٹھنا ۹۰
- ۸۱ علما کے مجالس میں زیادہ سے زیادہ بیٹھئے ۹۱
- ۸۲ علم و اخلاق منافق میں قطعاً نہیں پایا جاتا ۹۱
- ۸۳ علم فقہ سیکھنا بہترین عبادت ہے ۹۲

- ۸۴ جب اللہ کسی کو خیر پہنچانا چاہتا ہے ۹۲
- ۸۵ دین کا ستون فقہی علوم ہیں ۹۳
- ۸۶ علم فقہ چاند کی مانند ہے ۹۳
- ۸۷ مسائل فقہ نہ جانتے والا کو سخت تنبیہ ۹۳
- ۸۸ فقہ پیغمبروں کے وارث ہیں ۹۴
- ۸۹ علم فقہ بصیرت کی چابی ہے ۹۴
- ۹۰ فقہ کی علامت علم و عمل اور سکوت ہے ۹۵
- ۹۱ اپنی کتابوں کی حفاظت کرو ۹۶
- ۹۲ کتابوں کی نشر و اشاعت کرو ۹۶
- ۹۳ خط لکھو تو اس پر مٹی پھیر دو ۹۷
- ۹۴ کتاب کے صفحات آتش جہنم کیلئے پردہ ہوں گے ۹۷
- ۹۵ جن لوگوں نے صرف کتب کے ذریعے ہدایت پائی ۹۸
- ۹۶ ہمارے علوم و احکام زندہ رکھو ۹۹
- ۹۷ جس کی عقل نہیں اس کا دین نہیں ۹۷
- ۹۸ رزق کی تقسیم خدا کے ہاتھ میں ہے ۹۸
- ۹۹ صاحبان عقل دنیا پرستی نہیں کرتے ۹۹
- ۱۰۰ عقل انسان کا دوست اور جہالت اس کی دشمن ہے ۱۰۰
- ۱۰۱ حضرت علی علیہ السلام کی وصیت ۱۰۱
- ۱۰۲ مجلس میں اپنے مقام سے نیچے بیٹھ جاؤ ۱۰۲
- ۱۰۳ راستے میں چلنے والوں کو سلام کرو ۱۰۳
- ۱۰۴ فقط نماز روزہ پر عبادت منحصر نہیں ۱۰۳

- ۱۰۵ عقیقہ کی اہمیت و آداب ۱۰۴
- ۱۰۶ عقیقہ نہ کرنے سے بچہ بلاؤں میں مبتلا رہتا ہے ۱۰۴
- ۱۰۷ خدا اکھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے ۱۰۵
- ۱۰۸ بڑھاپے میں بھی عقیقہ کیا کرو ۱۰۵
- ۱۰۹ آداب عقیقہ ۱۰۶
- ۱۱۰ عقیقہ کے جانور کے اوصاف ۱۰۶
- ۱۱۱ صدقہ غضب خدا کو دور کرتا ہے ۱۰۷
- ۱۱۲ خدا خود صدقات وصول کرتا ہے ۱۰۷
- ۱۱۳ اتفاق کرنے والا مجاہد کا درجہ رکھتا ہے ۱۰۷
- ۱۱۴ صدقہ خیرات پہلے اپنے رشتہ داروں کو دے دو ۱۰۸
- ۱۱۵ استغفار کے فوائد ۱۰۸
- ۱۱۶ آنکھوں کی شفاء کے لئے آیت الکرسی پڑھو ۱۰۹
- ۱۱۷ ہولناک واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھو ۱۰۹
- ۱۱۸ اگر راستہ بھول جاؤ ۱۱۰
- ۱۱۹ اگر بچھو کا خوف ہو ۱۱۰
- ۱۲۰ اگر شیر کا ڈر ہو ۱۱۰
- ۱۲۱ اگر پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ ہو ۱۱۲
- ۱۲۲ ہر تکلیف اپنے ہی اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے ۱۱۲
- ۱۲۳ کلام تمہارے اعمال کا جزو ہیں ۱۱۳
- ۱۲۴ عید کا دن اور کھیل کود کا مقابلہ ۱۱۳
- ۱۲۵ جیسا گناہ ویسی بلا ۱۱۴

- ۱۲۶ آخر الزماں کے لوگ بھیڑیے جیسے ہوں گے ۱۱۴
- ۱۲۷ دین کی تباہی پر افسوس نہ ہوگا ۱۱۵
- ۱۲۸ قرب قیامت دو چیزیں نایاب ہوں گے ۱۱۵
- ۱۲۹ مومن کی تحقیر کرنے والے کو خدا ذلیل کرتا ہے ۱۱۶
- ۱۳۰ اپنے بھائی کی رہنمائی کرو ۱۱۶
- ۱۳۱ مومن کی توہین خدا کی توہین ہے ۱۱۷
- ۱۳۲ بیوی اور چھوٹے بچے کو لب سے چومنا جائز ہے ۱۱۷
- ۱۳۳ کسی کی ہاتھ چومنا درست نہیں ۱۱۷
- ۱۳۴ مومن کی پیشانی کا بوسہ لو ۱۱۸
- ۱۳۵ مصافحہ کرو ۱۱۸
- ۱۳۶ اپنے گھر میں داخل ہو تو بیوی بچوں کو سلام کرو ۱۱۸
- ۱۳۷ سلام سے پہلے کلام شروع نہ کرو ۱۱۹
- ۱۳۸ اہل وطن سے ہاتھ ملاؤ مسافر سے گلے ملو ۱۱۹
- ۱۳۹ نامحرم عورت سے ہاتھ ملانا حرام ہے مگر... ۱۱۹
- ۱۴۰ مونچھوں کو کٹوانا خوشبو لگانا سنت ہے ۱۲۰
- ۱۴۱ سفید بال نور ہیں ۱۲۰
- ۱۴۲ بال زیادہ ہو تو شہوت کم ہوتی ہے ۱۲۱
- ۱۴۳ دست سوال ہرگز دراز نہ کرے ۱۲۱
- ۱۴۴ سائل کے اظہار کرنے سے پہلے حاجت پوری کرو ۱۲۱
- ۱۴۵ سائل کی دعا دوسرے کے حق میں قبول ہوتی ہے ۱۲۲
- ۱۴۶ امام حسین علیہ السلام نے سائل کو دو گنا عطا کیا ۱۲۲

- ۱۳۷ سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے ۱۲۳
- ۱۳۸ امام حسینؑ کی نصیحت ۱۲۴
- ۱۳۹ دانقوں سے ناخن نہ کاٹو ۱۲۵
- ۱۴۰ کوڑا کرکٹ گھر میں نہ رکھو ۱۲۵
- ۱۴۱ قبلہ کی طرف مت تھو کو ۱۲۵
- ۱۴۲ غذا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھولو ۱۲۶
- ۱۴۳ گرم غذا میں برکت نہیں ۱۲۶
- ۱۴۴ غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاؤ ۱۲۷
- ۱۴۵ کھانا کھانے سے پہلے نمک کھاؤ ۱۲۷
- ۱۴۶ کھڑے ہو کر پانی مت پیو ۱۲۸
- ۱۴۷ حیوانوں کی طرح پانی مت پیو ۱۲۸
- ۱۴۸ جنابت کی حالت میں غذا کھانا مکروہ ہے ۱۲۸
- ۱۴۹ غذا کھانے کے اوقات عمر میں شمار نہیں ہوتے ۱۲۹
- ۱۵۰ فاسق و فاجر کی تعریف سے پرہیز کرو ۱۲۹
- ۱۵۱ جب کوئی نیکی کرے تو شکریہ ادا کرو ۱۲۹
- ۱۵۲ بڑھاپے میں لالچ اور آرزو جوان ہو جاتی ہے ۱۳۰
- ۱۵۳ نوکدار جو تانہ پنو ۱۳۰
- ۱۵۴ آٹھ سالہ بچے کو نماز کی تعلیم دو ۱۳۱
- ۱۵۵ نماز شب کے بارے میں سخت تاکید ۱۳۱
- ۱۵۶ نماز شب کے بارے میں مزید تاکید ۱۳۱
- ۱۵۷ امام زمانہ علیہ السلام کی تاکید ۱۳۱

- ۱۵۸ نماز بہترین عمل ہے ۱۳۲
- ۱۵۹ نماز شب صحت کے لئے مفید ہے ۱۳۲
- ۱۶۰ نماز شب کی انتہائی تاکید ۱۳۲
- ۱۶۱ مردانگی کی تعریف ۱۳۳
- ۱۶۲ حضور قلب کے ساتھ دو رکعت بہتر ہے ۱۳۳
- ۱۶۳ قرض رات بھر کا غم اور دن بھر کی ذلت ہے ۱۳۳
- ۱۶۴ استطاعت کے باوجود قرض نہ دینے کا نتیجہ ۱۳۴
- ۱۶۵ سود خوری گناہ کبیرہ ہے ۱۳۴
- ۱۶۶ کنیت سے پکارنا احترام شخصیت ہے ۱۳۵
- ۱۶۷ منجم اور کاہن پر یقین نہ کر ۱۳۵
- ۱۶۸ توکل کی تعریف ۱۳۷
- ۱۶۹ کام کی تکمیل تک راز پوشیدہ رکھے ۱۳۷
- ۱۷۰ بلاوجہ ہنسنا جہالت ہے ۱۳۸
- ۱۷۱ کھڑے ہو کر جو تانہ پنو ۱۳۸
- ۱۷۲ جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان نہ کرو ۱۳۸
- ۱۷۳ جانور کو زندہ جلانا ممنوع ہے ۱۳۹
- ۱۷۴ مرغ کو برانہ کھو ۱۳۹
- ۱۷۵ چغھوری کرنا اور سننا حرام ہے ۱۳۹
- ۱۷۶ جھوٹی قسم کا برا انجام ۱۳۹
- ۱۷۷ مسواک کے بارے میں تاکید ۱۴۰
- ۱۷۸ امانت نصیحت اور مشورت کی تاکید ۱۴۰

- ۱۸۹ پانچ آدمیوں کی بری صفات ۱۴۰
 ۱۹۰ دنیا کی مثال ۱۴۱
 ۱۹۱ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں ۱۴۱
 ۱۹۲ اپنی زبان کو محفوظ رکھو ۱۴۲
 ۱۹۳ دنیا کا لالچی ریشم کے کپڑے کی مانند ہے ۱۴۳
 ۱۹۴ سچے دوست کی نشانی ۱۴۳
 ۱۹۵ برادر دینی کے حق ادائی کے طریقے ۱۴۴
 ۱۹۶ بیس سالہ دوستی رشتہ داری ہے ۱۴۴
 ۱۹۷ سچا دوست ۱۴۵
 ۱۹۸ بڑے بھائی کا مرتبہ ۱۴۵
 ۱۹۹ تین دن سے زیادہ دوستی منقطع نہ کرو ۱۴۵
 ۲۰۰ مرد کی خوش نصیبی ۱۴۶
 ۲۰۱ میری امت کی بہترین عورت ۱۴۶
 ۲۰۲ دلہن گھر میں داخل ہونے کے آداب ۱۴۶
 ۲۰۳ دلہن ایک ہفتہ چار چیزوں سے پرہیز کرے ۱۴۸
 ۲۰۴ ہر ماہ یکم اور پندرہویں رات ہم بستری نہ کرے ۱۴۸
 ۲۰۵ صرف پہلی رمضان کی رات ہم بستری مستحب ہے ۱۴۹
 ۲۰۶ حمل ساقط ہو جائے گا ۱۴۹
 ۲۰۷ قمر بچ عقرب ہوتے ہوئے شادی نہ کرے ۱۵۰
 ۲۰۸ بچہ دیوانہ ہوگا ۱۵۰
 ۲۰۹ بچہ ہیجرا ہوگا ۱۵۰

- ۲۱۰ ایک کپڑا دونوں استعمال نہ کریں ۲۵۱
 ۲۱۱ بچہ حافظ قرآن ہوگا ۲۵۲
 ۲۱۲ بچہ مشہور عالم ہوگا ۲۵۲
 ۲۱۳ بچہ ابدال بنے گا ۲۵۳
 ۲۱۴ بچہ زبردست خطیب ہوگا ۲۵۳
 ۲۱۵ ہم بستری کے وقت دعا ۲۵۳
 ۲۱۶ ان وصیتوں کو یاد کر لو ۲۵۴
 ۲۱۷ بیوی بچے مرد کے اسیر ہیں ۲۵۴
 ۲۱۸ بیوی بچوں کے اخراجات میں تنگی نہ کرے ۲۵۵
 ۲۱۹ عورت بیچ راستے میں نہ چلے ۲۵۵
 ۲۲۰ عورتیں تشیع جنازہ نہ کریں ۲۵۶
 ۲۲۱ نافرمان بیوی کا انجام ۲۵۶
 ۲۲۲ بلند مرتبہ شوہر ۲۵۷
 ۲۲۳ فاسقوں کی دعوت قبول نہ کرے ۲۵۷
 ۲۲۴ شہد کی مکھی کو نہ مارو ۲۵۸
 ۲۲۵ خدا کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا جائز نہیں ۲۵۸
 ۲۲۶ مزدور کام پر لگانے سے پہلے اجرت معین کرے ۲۵۸
 ۲۲۷ بیمار کا معالجہ اور حاجت پوری کرو ۲۵۹
 ۲۲۸ قرآن کی کوئی آیت بزرگ تر ہے؟ ۲۶۰
 ۲۲۹ سخاوت کی فضیلت ۲۶۰
 ۲۳۰ عمل خیر میں اسراف نہیں ۲۶۱

۲۳۱	سخاوت کا انجام	۲۶۱
۲۳۲	موسیٰ کی اطاعت اور فرعون کی مخالفت کرو	۲۶۲
۲۳۳	مومن بھائی کو غصے میں "اف" تک نہ کہو	۲۶۲
۲۳۴	دھوکہ اور ملاوٹ سے نقصان پہچانے والا	۲۶۳
۱۳۵	لوگ جس کی زبان سے ڈر جاتے ہیں وہ جہنمی ہے	۲۶۳

گفتار مقدم

از قم

علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ العالی

حضرت حجۃ الاسلام آقائے سید محمد علی حسینی مدظلہ العالی کی ذات والا صفات ہمارے علمی حلقے میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور نہ صرف ہمارے ملک کے اندر رہنے والے علمائے کرام کے درمیان آپ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، بلکہ نجف اشرف اور قم مقدسہ کے بزرگ مجتہدین کرام، فقہائے عظام اور علمائے ذوی الاحترام کے نزدیک بھی نہایت وثوق و اعتماد کی حامل شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔

آپ نے سرزمین بلستان پر جامعہ محمدیہ، جامعہ مصطفویہ، مدرسہ صادقہ اور زہرا اکیڈمی اسکروڈ کے علاوہ کراچی میں تعلیم یافتہ خواتین کے لئے جامعہ الزہراء، طلبہ کے لئے جامعہ البسطنیہ (ابنی سینیا المائن)، جامعہ آل اطہار طبر، نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور درس اخلاق کے لئے مکتب البلیتہ رضویہ سوسائٹی کی تاسیس فرمائی۔

اسی کے ساتھ آپ کو دینی و مذہبی کتابوں کے نشر و اشاعت کا بھی بہت احساس ہے، کیونکہ اچھی کتاب نہ صرف یہ کہ ذوق مطالعہ رکھنے والوں کے لئے ذہنی غذا فراہم کرتی ہے، بلکہ ایک علمی سرمایہ ثابت ہوتی ہے، جس سے نسل بعد نسل، بنی نوع انسان کسب فیض کرتے رہتے ہیں اور عربی زبان کا مشہور و معروف مقولہ بھی ہے کہ، خیر جلیس فی الزمان کتاب۔

(زمانہ میں سب سے اچھا ساتھی، کتاب ہے)

چنانچہ مولانائے موصوف، اپنے ادارہ جامعہ الزہراء کے زیر اہتمام متعدد کتابیں چھپوا چکے ہیں اور ان کتابوں نے مومنین کرام اور قارئین عظام سے سند قبولیت حاصل کی ہے۔

خاص طور سے عالم اسلام کے جلیل القدر دینی رہنما آیت اللہ حضرت آقائے سید عبدالحسین دستغیب علیہ الرحمہ کی نگارشات میں سے ایک اہم تالیف ”گنابان کبیرہ“ کے ترجمہ اور طباعت کو آپ نے نہایت محنت کے ساتھ خوبصورت انداز سے قوم کے سامنے پیش کیا، جس میں تقویٰ کی عظمت اور اس کے حصول کے اسباب، اس کے دنیاوی و اخروی فوائد و نتائج بھی بیان کئے گئے ہیں اور یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک جامع اور مقبول عام و خاص کتاب ہے، جو اردو، سندھی، انگریزی اور گجراتی میں بھی چھپ چکی ہے۔

زیر نظر کتاب ”نوادیر الاحادیث“ بھی آپ کی قلمی خدمات کا ایک منفرد اور حسین شاہکار ہے، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے ان ارشادات کو صحیح عربی متن اور ترجمہ و تشریح کے ساتھ ساتھ پیش کیا گیا، جن میں دنیا و آخرت کی سعادتوں کو اعداد و شمار کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

جس طرح سے کہ عالم اسلام کے نہایت بلند و مرتبہ فقیہ و محدث حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب ”خصال“ میں اہلبیت طاہرین

علیہم السلام کے ارشادات گرامی کو اعداد و شمار کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

مثلاً: ”وہ دو باتیں جن میں دنیا و آخرت کی سعادت پوشیدہ ہے۔“ ”وہ عین باتیں جو انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہیں“ اور اسی طرح دوسری احادیث جو اعداد کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہیں۔

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم مولانائے موصوف کو صحت و عافیت کے ساتھ طول حیات عطا فرمائے اور آپ کی ان گرانقدر خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین رب العالمین۔ والسلام۔

الاحقر
سید رضی جعفر نقوی۔ کراچی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والسلام على جميع الانبياء والمرسلين - لاسيما "سيدهم وخاتمهم ابي القاسم محمد وعلى اله الطيبين الطاهرين واللعن على اعدائهم اجمعين الى قيام يوم الدين-

حدیث کے معنی اور تعریف

حدیث الحدیث ما يتحدث به و يخبر' اما بمعنى جديد ضد القديم - (کتاب معانی القرآن)

حدیث کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بارے میں بات چیت کرنا اور خبر دینا۔ حدیث کے دوسرے معنی جدید بھی ہیں، جس کی ضد قدیم ہوتی ہے۔ علامہ راغب اصفہانی حدیث کے اصطلاحی معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

کل كلام يبلغ الانسان من جهته السمع والوحي في يقظته او منامه يقال له الحديث - (مفردات راغب، ص ۱۱۰)

ہر وہ کام جو کوئی انسان خواب یا بیداری کی حالت میں کان سے سنے

یا وحی کے ذریعے سے امام ہو جائے، اسے حدیث کہا جاتا ہے۔

اور احادیث کی اپنے مقررہ اصول و قواعد اور علمی معیار کے مطابق جانچ پڑتال اور تحقیق کرنے والے بلند پایہ عالم دین کو "محدث" کہتے ہیں۔

و فی اصطلاح عامته المحدثین کلام خاص منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' او الائمتہ علیہم السلام او الصحابی او التابعی او من یحذو و حذوه یحکی قولهم او فعلهم او تقریرهم - و عند اکثر محدثی الامامیہ لا یطلق اسم الحدیث الا ما کان عن المعصوم

علیہم السلام - (سفینۃ البحار، ج ۱، ص ۲۳۸، مادہ حدیث)

محدث کبیر الحاج آقائے شیخ عباس قزوینی قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حدیث، محدثین کے اصطلاح میں ایک مخصوص کلام ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آئمہ طاہرین علیہم السلام یا اصحاب و تابعین یا ان کے نقش قدم پر چلنے والے بزرگوں کے اقوال و افعال اور زبانی تقریروں کو حدیث کہتے ہیں اور اکثر علماء امامیہ کے نزدیک چارہ دہ معصومین علیہم السلام کے علاوہ کسی کے کلام کو حدیث کا نام دینا درست نہیں۔

دنیا کے عرب پر جب جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا تو حجاز

کے افق سے وحی الہی اور دین اسلام چار سمت سے اپنی نورانی کرنیں بکھیرنے لگا۔ ایسے میں مرکز نور یعنی رسالت کے ارد گرد فرمان الہی نازل ہوا۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (سورہ حشر آیت ۷)

”جو کچھ رسول تمہیں (آئین زندگی) دیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو“ یعنی امر و نہی الہی کا محور اپنے رسول کا قول قرار دیا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (سورہ نجم آیت ۳۳)

”اور وہ اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بھی نہیں کہتے اس کا قول وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے مزید ارشاد ہوا۔

لَقَدْ كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ

وَالْيَوْمَ الْآخِرَ (سورہ)

”تمہارے واسطے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم (کا کردار و گفتار اور زندگی) بہترین نمونہ عمل ہے (یہ) ان لوگوں کے لئے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں۔“

اصحاب رسولؐ کی نظر میں حدیث کی اہمیت

ان آیات کی روشنی میں مہاجرین و انصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں سراپا گوش بن کر ان کے اقوال و فرامین غور سے سننے، حفظ کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنے لگے اور اگر کوئی مجلس میں حاضر نہ ہو پاتا تو حاضرین اپنے دوست و احباب کو آپ کے اقوال و فرامین نہایت احترام اور احتیاط سے حرف بہ حرف نقل کرنے کے بعد عمل کی تلقین بھی کرتے تھے۔

بعض اصحاب جانوروں کی ہڈیوں، کھالوں اور درخت کے چھلکوں پر لکھ کر محفوظ رکھتے تھے۔ ایک دوسرے کو ہدیہ کے طور پر پیش کرتے تھے۔ شوق و عقیدت اور جذبہ ایمان کا یہ عالم تھا کہ ایک حدیث سننے، لکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے دور دراز شہروں سے چل کر مدینہ آتے تھے۔ اور لسان وحی سے سنتے تھے یا مدینہ کے کسی باشندے کو پتہ چلا کہ شام، مصر، یمن اور ایران میں فلاں آدمی کے پاس فلاں حدیث موجود ہے تو وہ سامان سفر باندھ کر اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے جاتے تھے اور اپنے تمام امکانات قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ مفہوم حدیث پر عملاً کام کرنے کے بعد اس حدیث شریف کو اپنے کفن کے اندر رکھنے کے لئے وصیت کیا کرتے تھے۔ اس بارے میں چند اہم

احادیث پیش خدمت ہے۔

۱۔ شد رجال من فسطاط مصر الى المدينة لياخذ
حدیث غدیر خم عن زید بن ارقم۔ (سفینۃ البحار، ص ۲۲۹)
ایک آدمی نے مملکت مصر سے مدینہ منورہ تک (کوسوں دور کا سفر)
صرف اس لئے طے کیا تاکہ زید بن ارقم سے ”غدير خم“ کی حدیث حاصل
کر لے۔

۲۔ عن جابر بن عبد الله رحمة الله قال بلغني حديث
عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله
فابتعت بعيرا فشددت عليه رحلي ثم سرت اليه شهرا حتى
قدمت الشام فاذا عبد الله بن انيس الانصاري فاتت
منزله فقلت حديث بلغني عنك انك سمعته من رسول الله
صلى الله عليه واله۔ (سفینۃ البحار، ج ۱۔ ص ۲۳۰)

جابر بن عبد اللہ (انصاری) کہتے ہیں مجھے یہ پتہ چلا کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ایک صحابی کے پاس موجود ہے پس میں نے ایک اونٹ خرید لیا اور سفر
سامان باندھ کر اونٹ پر سوار ہوا اور ایک مہینہ کا سفر طے کر کے مملکت
شام پہنچا اور وہاں عبد اللہ ابن انیس انصاری سے ملاقات کی اور کہا میں

نے سنا ہے کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک
حدیث سنی ہے۔ (حدیث سننے اور لکھنے کے بعد فوراً مدینہ واپس چلا گیا)

۳۔ نقل ايضا عن عطاء ان ابا ايوب رحل الى عقبته
بن عامر فلما قدم مصرا اخبروا عقبته فخرج اليه قال
حدیث سمعته من رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لم
يبق احد سمعه غيرك۔ قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم يقول من ستر مؤمنا على خزيته ستر الله
عليه يوم القيامة قال فأتى ابو ايوب راحلته فركبها
وانصرف الى المدينة وما حل رحله۔ (سفینۃ البحار، ج ۱۔ ص
۲۳۰)

ابو ایوب (مدینہ سے) مصر تک عقبہ بن عامر سے ملنے کے لئے گئے
جب مصر پہنچے تو لوگوں نے ابو ایوب کی آمد کی خبر سنائی تو استقبال کے لئے
گھر سے باہر نکلے۔ ابو ایوب نے کہا تم نے ایک ایسی حدیث رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ اب تمہارے سوا اور کوئی زندہ
نہیں جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سنی ہو عقبہ
نے کہا ہاں سن لو۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا
کہ آپ فرما رہے تھے جو شخص کسی مومن کے عیب یا گناہ پر پردہ ڈالے تو

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ راوی کہتا ہے جیسے ہی ابویوب نے یہ روایت عقبہ بن عامر سے سنی اسی وقت اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور سامان سفر سواری سے نہیں اتارا۔

۴۔ اجتماع جماعته کثیرۃ علی ابی سعید الخدری
لاخذ الحديث عنه فی عام الحرة۔ (سفینۃ البحار، ص ۲۲۹)

سال حرہ کے دوران (حرہ ایک مشہور تاریخی حادثہ ہے کہ یزید لعین کے حکم سے مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں قتل عام کیا) تمام جانی خطرے کے باوجود ابی سعید خدری علیہ الرحمۃ سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سننے کے لئے سال بھر لوگوں کا بڑا اجتماع رہا۔

حدیث آل محمدؐ سننے والوں کا حیرت انگیز منظر

خاندان عصمت و طہارت کے ماہ منور حضرت امام رضا علیہ السلام جب طوس (مشہد مقدس) تشریف لے جاتے ہوئے شہر نیشاپور سے گزر رہے تھے تو عقیدت مندوں کے ایک بڑے اجتماع نے آپ کو گھیر لیا ان میں سے ابو ذرؓ اور محمد بن اسلم طوسی (جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے حافظ تھے) نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ اے امام عالی مقام، انے فرزند امام، اے یادگار نبوت آپ کو آپ کے پاک و پاکیزہ آباؤ اجداد کا واسطہ اپنے چہرہ مبارک کی ایک جھلک تو دکھادیں۔

اور اپنے بزرگوں کی ایک حدیث تو ہمیں سنادیں۔

چنانچہ امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کی سواری روک دی جائے۔ وافر عیون المسلمین بطلعتہ المبارکۃ المیونت فکانت فوابتہ کذواہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ جب کجاوہ سے وہ پردہ ہٹایا گیا تو درخشاں آفتاب کی مانند نورانی چہرہ دیکھ کر مجمع کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند دونوں زلفیں دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے اور مجمع فرط جذبات سے دھاڑیں مار مار کر گریہ و زاری کر رہا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے گریبان چاک کر لئے تھے اور بہت سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے بعض لوگ حضرت کی سواری کی لگام و زین تھامے ہوئے تھے۔

الغرض لوگوں کا اثر دہام شور گریہ اور اضطراب قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ راوی کہتا ہے الی ان انتصف النهار وجرت الدموع کالانہار، وسكنت الاصوات، وصاحت الانتم، والقضاة معاشر الناس اسمعوا وعوا، ولا تؤذوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی عترتہ وانصتوا۔ شہر نیشاپور کی پوری آبادی صبح سے زوال تک ایک عجیب انقلاب کی حالت سے گزر رہی تھی عاشقان آل محمدؐ علیہم السلام کی آنکھوں سے نہروں کی طرح

آنسو جاری تھے یہاں تک کہ روتے روتے تھک کر سب خاموش ہو گئے۔

ایسے میں وہاں موجود علماء کرام روساء قوم اور قانیوں نے آواز دی اے دوستداران آل محمد علیہم السلام خاموشی اختیار کرو۔ کلام امام غور سے سنو اور حفظ کرو۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض نہ کرو بالکل خاموش رہو۔

بالآخر یہ مشکل تمام سکوت طاری ہونے پر حدیث ”سلسلہ ذہبیہ“ ارشاد فرمائی۔

۵-۶۔ سلسلہ ذہبیہ کی دو حدیث

پہلی حدیث

حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبدالرحمان ابن محمد الحسيني قال حدثني محمد بن ابراهيم بن محمد الفزازي قال حدثني عبد الله بن بحر الاهوازي قال حدثني الحسن بن محمد بن جمهور قال حدثني ابو الحسن بن علي بن عمر قال حدثني علي بن بلال عن علي بن موسى الرضا عن موسى بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علي عن علي بن الحسين عن حسين بن علي عن علي بن ابي طالب عن النبي عن

جبرئيل عن ميكايل عن اسرافيل عن اللوح عن القلم قال يقول الله عز وجل ولايته علي بن ابي طالب حصني فمن دخل في حصني امن من عذابي۔ (عيون اخبار الرضا ص ۳۱۸ چھاپ قدیم)

احمد بن قطان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان فرزند محمد حسینی سے یہ حدیث سنی اس نے کہا میں نے محمد بن ابراہیم فرزند محمد فزاز سے سنی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ فرزند بحر اہوازی سے سنی انہوں نے کہا میں نے حسن بن علی محمد فرزند جمہور سے سنی انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن فرزند علی بن عمر سے سنی انہوں نے کہا میں نے علی فرزند بلال سے انہوں نے علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) سے انہوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر (علیہ السلام) سے انہوں نے حضرت جعفر (صادق علیہ السلام) سے انہوں نے امام محمد (باقر علیہ السلام) انہوں نے علی بن الحسین (امام سجاد علیہ السلام) سے انہوں نے حضرت حسین بن علی (علیہ السلام) سے انہوں نے علی بن ابی طالب (علیہ السلام) سے انہوں نے میکا ئیل سے انہوں نے اسرافیل سے انہوں نے لوح سے اور لوح قلم سے اور قلم نے خداوند عزوجل سے فرماتے ہوئے سنا ولایت (محبت و سرپرستی) علی بن ابی طالب میرا قلعہ ہے۔ جو کوئی اس قلعے میں داخل ہوا۔ اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

دوسری حدیث

جب امام رضا علیہ السلام نیشاپور شہر سے باہر نکل رہے تھے ایسے میں ”اصحاب حدیث“ کا ایک گروہ خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور عرض کی، اے فرزند رسول (ص) ایک حدیث سنائیے تاکہ ہم اس سے فیض حاصل کر سکیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے عماری سے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا

۷۔ سمعت ابی موسیٰ بن جعفر یقول، سمعت ابی محمد بن علی یقول، سمعت ابی علی بن الحسن یقول، سمعت ابی امیر المومنین علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ یقول، سمعت جبرئیل یقول سمعت اللہ جل جلالہ یقول لا الہ الا اللہ حصنی لمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار موسیٰ بن جعفرؑ کے زبان مبارک سے سنا، انہوں نے فرمایا میں نے محمد بن علیؑ سے سنا، انہوں نے فرمایا میں نے علی بن الحسنؑ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے پدر بزرگوار امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے سنا، انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے سنا، اور انہوں نے جبرائیلؑ سے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہوئے سنا کہ لا الہ الا اللہ میرا مضبوط قلعہ ہے۔ جو کوئی میرے قلعے میں داخل ہوا

اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

راوی کتا ہے وعدوا من المحابر اربع وعشرون الفا“ سوی الدوی۔ یعنی جب لوگوں کا شمار کیا جانے لگا تو معلوم ہوا صرف قلمدان اٹھا کر لکھنے والے کاتب چوبیس ہزار افراد تھے۔ ایسے کاتبوں کا شمار کرنا تو ممکن ہی نہیں تھا جن کے ہاتھ میں پنسل اور قلم تھے۔

فخر المحدثین الحاج آقا شیخ عباس قتی اعلیٰ اللہ مقامہ نے کتاب مستحی الامال جلد دوم صفحہ ۵۰۴ پر احادیث محمد و آل محمد علیہم السلام کے ایک عظیم قدردان کا واقعہ نقل کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کا ذکر کر دیا جائے۔

شیخ عباس قتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ استاد معظم ابو القاسم قشیری نے فرمایا جب حدیث ”سلسلہ ذہبیہ“ کی اہمیت اور فضیلت ایک ساسانی بادشاہ نے سنی تو اسے سونے کے پانی سے لکھنے کا حکم دیا اور یہ وصیت کر دی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ چنانچہ جب بادشاہ انتقال کر گیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ خداوند مہربان نے مجھے لا الہ الا اللہ پڑھنے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدہ رکھنے اور اس حدیث کو احتراماً سونے کے پانی سے لکھنے کی بناء پر خلعت مغفرت سے نوازا ہے۔

حدیث کی اہمیت حضرت زہراؑ کی نظر میں

۸- روى ابو جعفر الطبرى فى الدلائل مسندا عن ابى مسعود قال ' جاء رجل الى فاطمة' فقال يا بنت رسول الله صلى الله عليه هل ترك رسول الله صلى الله عليه والد عندك شيئا فطوقينه' فقالت يا جارية هات تلك العجيدة' فطلبتها فلم تجده' فقالت ويلك اطلبوها فانها تعدل عندي حسنا' وحسنا' - فطلبتها فاذا هي قد اقامتها فى قماستها' فاذا فيها قال محمد النبى صلى الله عليه والد وسلم ليس نى المؤمنين من لم يامن جاره بوائقه ومن كان يومئذ باله واليوم الاخر فلا يؤذى جاره ومن كان يومئذ باله واليوم الاخر فليقل خيرا او يسكت' ان الله تعالى يحب الخير' الحليم' المتعفف' ويبغض الفاحش البذاء السائل الملحف ان الحياء نى الايمان' والايمان فى الجنة و ان الفحش والبذاء فى النار - (سنة البحار ج- ۱ ص ۲۲۹ باب حدث)

ابو جعفر طبرى نے اپنی کتاب دلائل میں ابن مسعود سے یہ روایت

نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اے دختر گرامی رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کے والد بزرگوار نے (ترک کے طور پر) کوئی چیز (آپ کے لئے) چھوڑی ہے؟ اور آپ نے اس کو محفوظ رکھا ہے؟ اگر ایسا ہے تو برائے مہربانی تحفہ کے طور پر مرحمت فرمائیں۔

حضرت زہراء علیہا السلام نے اپنی کنیز (فضہ) کو حکم دیا کہ فلاں کاپی میرے پاس لے آؤ۔ کنیز نے تلاش کیا مگر نہیں ملا تو آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر جلدی سے تلاش کرو۔ (اس کاپی میں ایسی احادیث موجود ہیں) میری نظر میں ان کی قدر و قیمت حسن اور حسین کے برابر ہے۔

کنیز نے نہایت دقت سے تلاش کیا تو دیکھا کہ اس نے زبالہ دان میں پھینک دی تھی تو اس کاپی میں ایک حدیث لکھی ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے) پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص مومنین میں سے نہیں جس کی شرارتوں اور کثوت سے اس کے ہمسائے محفوظ نہیں۔

جو کوئی خدا اور روز آخرت پر عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کو (اپنی گفتار و کردار سے تکلیف نہیں پہنچاتا) اور جو کوئی خدا اور روز آخرت کا معتقد ہے اسے زبان سے اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ خاموشی اختیار کرنا چاہئے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک عمل بجالانے والے ملنسار پاک

دامن، بندے کو دوست رکھتا ہے۔ اور بد زبان، خشن گو، اور بھرار کے ساتھ بھگ مانگنے والے سے دشمنی رکھتا ہے۔ بے شک حیاء ایمان کا ایک جز ہے اور اہل ایمان کا ابدی مقام بہشت ہے۔ خشن گو اور بد کلام کا ٹھکانا آتش جہنم ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ آل محمد طہیم السلام کی نظر میں حدیث کی کس قدر اہمیت اور قدر و قیمت ہے۔ دیکھئے حضرت زہراء علیہا السلام ایک حدیث کو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے برابر سمجھتی ہیں اور گمشدہ حدیث حاصل کرنے تک پریشان رہیں۔

در حقیقت خاندان نبوت و امامت کے کلمات و احادیث کتاب خدا کی تفسیر و تشریح اور نچوڑ ہیں۔ ان احادیث پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بنی نوع انسان چلنے پھرنے، جاگنے سونے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، رشتے ناتے، میل جول، لین دین، حرکات و سکنات، تعلیم و تربیت، تمدن و ثقافت غرض دنیوی و اخروی زندگی کے آئین و اصول سیکھ سکتے ہیں۔

ہم احادیث اور فرمودات آل محمد طہیم السلام کی روشنی میں قرآن مجید سے احکام الہی اخذ کرتے ہیں۔ ورنہ عام انسان کی محدود عقل و فکر اور قلیل علم و فہم لامحدود پروردگار کے کلام کی گہرائیوں اور بلندیوں تک رسائی ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں اور ان سب کے تمام علوم تورات،

زبور اور انجیل میں ودیعت فرمائے پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کئے۔ قرآن مجید کی عظمت اور شان کے بارے میں ذرا سرسری نظر سے غور کریں۔ لئن اجتمعت الانس والجن علی ان باتوا بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضهم لبعض ظہیرا۔ ”اگر تمام انسان اور جنات (اجتماعی قوت سے) اس بات پر اکٹھا ہوں کہ قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لاسکتے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں۔“ دوسری جگہ فرمایا فیہ تبیان لکلشی ”قرآن میں تمام اشیاء (کائنات) کا بیان ہے۔“ قال ابن عباس لوضاع لی عقل بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ۔ اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہو جائے تو میں وہ بھی قرآن مجید میں تلاش کر لوں گا۔

جب قرآن مجید عام انسانوں کی فہم و ادراک سے بالاتر ہے تو اس کے حکمت و مشابہات ظواہر و باطن، حلال و حرام، تفسیر و تاویل سمجھنے کے لئے ہم ان ذوات مقدسہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کے سینے اسرار و رموز الہیہ کا گنجینہ، ان کا گہرو جی والہام کا سرچشمہ اور علم و حکمت کا شہر ہیں، ان ہستیوں کا معلم و مربی خود رب العالمین ہے ان کے اقوال و افعال ہمارے لئے حجت اور نمونہ عمل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم احادیث آل محمد طہیم السلام کا دل و جان سے

احترام کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا دینی اور آخری زندگی بنانے کے لئے لازم اور خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہیں۔

فضیلت احادیث اور تبلیغ کی اہمیت

۹- عن عبد السلام بن صالح الهروی قال سمعت ابا الحسن الرضا يقول رحم الله عبدا احيا امرنا فقلت له فكيف يحي امرکم؟ قال عليه السلام تيعلم علومنا ويعلمها الناس فان الناس لو علموا محاسن كلامنا لا تبعونا - (عیون اخبار الرضا طبع قدیم ص ۲۰۲ معانی الاخبار ص ۱۸۰)

عبد السلام بن صالح ہروی کہتے ہیں میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے اس بندے پر جو ہمارے امر (احادیث و سنن) کو زندہ کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے امر کو کس طرح زندہ کر سکتے ہیں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہمارے علوم خود سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے۔ یقیناً اگر لوگوں کو ہمارے کلام کی حسن و خوبی اور حقائق کا علم ہو جائے تو وہ ہماری پیروی پر ضرور آمادہ ہو جائیں گے۔

۱۰- عن حنان بن سدير قال سمعت ابا عبد الله يقول من حفظ عنا اربعين حديثا من احاديثنا في الحلال

والحرام بعث الله يوم القيامة نبيها عالما ولم يعذبها - (الخصال ج ۲- ص ۶۳۳)

حنان بن سدير کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جو کوئی ہماری احادیث میں سے چالیس احادیث جو کہ حلال و حرام سے متعلق ہوں یاد کر لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عالم فقیہ کی حالت میں محصور کرے گا اور اس پر عذاب بھی نہ ہوگا۔

۱۱- من تعلم حدیثین ینتفع بهما نفسه او یعلمهما غیره فینتفع بهما ما کان خیرا له من عبادة ستین سنة - (میزان الحکمت ج ۲- ص ۲۸۹)

جو کوئی دو حدیثیں سیکھ لے (ان پر عمل کرے) اور اپنے لئے فائدہ حاصل کرے یا دوسروں کو سکھا کر انہیں فائدہ پہنچائے تو یہ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ والہ قال من حفظ من امتی اربعین حدیثا من الستہ کنت له شفیعاً يوم القيامة - (الخصال ج ۲- ص ۶۳۳)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میری امت میں سے چالیس احادیث میری سنت سے یاد کر لے تو روز قیامت میں اس کی

شفاعت کروں گا۔

۱۲۔ تذاکروا و تلاقوا و تحدثوا فان الحديث جلاء للقلوب و ان القلوب لترین كما یزین السیف و جلانہ الحديث۔ (اصول کافی، ص ۴۱)

تم ایک دوسرے سے ملاقات کر کے احادیث کا مذاکرہ اور مباحثہ کرو۔ یقیناً احادیث دلوں میں روشنی پیدا کرتی ہیں۔ دلوں کو گناہ کی آلودگی سے اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو۔ چنانچہ زنگ دور کرنے کے لئے صیقل کی ضرورت ہوتی ہے اور دلوں کا صیقل حدیث (اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

۱۳۔ عن الفضیل بن یسار قال قال لی ابو جعفر علیہ السلام با فضیل ان حدیثنا یحیی القلوب۔ (زبدۃ الاحادیث بحوالہ الخصال، ص ۷)

فضیل بن یسار کہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے فضیل اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کر دیتی ہیں۔

۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ادی حدیثا یقام بہ سنتہ و یتلم بہ بدعتہ فله الجنة۔ (بخاری)

(ج ۲۔ ص ۱۵۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان ایک ایسی حدیث میری امت تک پہنچا دے جس سے ایک اسلامی سنت زندہ ہو جائے یا کوئی بدعت ختم ہو جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۱۵۔ مالک بن انس الاصبعی المدنی احدى الائمة الاربعہ السنیہ صاحب الموطا احدى الصحاح الستہ انہ کان یعظم الحديث حتی قبل انہ کان لا یحدث الا مستکنا علی طہارۃ جالسا علی صدر فراشہ بوقار و ہیبتہ و کان یکرہ ان یحدث علی الطريق اوقائما او مستعجلا۔ (سفینۃ البحار ص ۵۵۰ مادة ملک)

مالک بن انس اصبحی مدنی اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک شمار کئے جاتے ہیں وہ کتاب موطا کے مصنف ہیں اور یہ کتاب صحاح ستہ میں محسوب ہوتی ہے۔ وہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و احترام کے پیش نظر اسے چومتے تھے۔ اس سے پہلے وہ وضو کر کے اپنے فرش کے صدر نشین جگہ پر نہایت ہیبت اور وقار کے ساتھ آرام سے بیٹھے بغیر احادیث بیان نہیں کرتے تھے۔ وہ راستہ چلتے کھڑی حالت میں یا غلت میں حدیث سنانے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار

نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمائے۔

۱۶- یا نبی اعراف منازل الشیعۃ علی قدر روایتهم
ومعرفتهم فان معرفتہ می الدرايتہ للروایتہ وبالدریاتہ
لروایات یعلو المؤمن الی اقیمی درجات الایمان۔ (بخار
الانوار ج ۲- ص ۸۴)

اے میرے فرزند! شیعوں کی قدر و منزلت کی پہچان ان کے (سینوں
میں محفوظ) روایات و احادیث سے اور ان کی شناخت حصول معرفت سے
کیا کرو اور یقیناً روایات کو اچھی طرح سمجھنا ہی معرفت ہے اور روایات
کے مفہوم و مطالب سمجھنے سے مومن ایمان کے بلند ترین مقامات تک
رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

۱۷- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال حدیث تدری
خیر من الف (حدیث) ترویہ۔ (بخار الانوار ج ۲- ص ۱۸۳-
معانی الاخبار ص ۲۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (معنی اور مطلب) سمجھنے
کے ساتھ ایک ہی حدیث تیرے لئے کافی اور بہتر ہے بہ نسبت ایک ہزار
احادیث کے جو (نا سمجھی کی حالت میں) بیان کرے۔

۱۸- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہم
ارحم خلفائی ثلاثاً قیل یا رسول اللہ ومن خلفائک؟ قال

الذین یاتون من بعدی ویروون احادیثی وستیٰ یحبون
یبلغون حدیثی وستیٰ فیعلمونها الناس من بعدی اولئک
رفقائی فی الجنة۔ (بخار ج ۲- ص ۱۳۳- وسائل الشیعہ ج ۱۸
ص ۶۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ تکرار کرتے
ہوئے فرمایا ”خدا یا میرے خلفاء پر رحم فرما“ حاضرین میں سے کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟
فرمایا وہ افراد ہیں جو میری (وفات کے) بعد پیدا ہوں گے۔ وہ میری
احادیث اور سنت کو نقل کریں گے ان کو دل و جان سے دوست رکھیں گے
لوگوں میں تبلیغ کریں گے اور ان کو تعلیم دینے کی کوشش کریں گے یہی
لوگ جنت میں میرے رفقاء ہوں گے۔

۱۹- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کتب
عنی علماً او حدیثاً لم یزل یکتب لہ الاجر ما بقی
ذالک العلم والحدیث۔ (کنز العمال و علم حدیث ص ۳۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میرا
ایک علم یا ایک حدیث تحریر کرے تو جب تک وہ علم یا حدیث اس دنیا میں
باقی رہتی ہے بلافاصلہ اجر و ثواب اس کاتب کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں

گے۔

۲۰۔ عن معاوية بن عمار قال قلت لابی عبد الله عليه السلام رجلاً راوياً لحدیثکم بیث ذالک الی الناس ویشدده فی قلوب شیعتکم ولعل عابداً من شیعتکم لیست له هذا الروایتہ ایہما افضل؟ قال راویتہ لحدیثنا بیث فی الناس ویشدده فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد۔ (بحار انوار ج ۲۔ ص ۱۳۵)

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایک آدمی آپ حضرات کی احادیث نقل و بیان کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان تبلیغ کرنا اہم ترین فریضہ سمجھتا ہے اور اس طرح کی کوششوں سے آپ کی شیعوں کے دلوں میں ایمان و مغفرت کی روشنی پیدا کرتا ہے لوگوں کے درمیان نشر و اشاعت اور تبلیغ کے ذریعہ آپ کے شیعوں کے دلوں میں ایمان کی پختگی پیدا کرتا ہے ان کے کردار و گفتار کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسری طرف آپ کے شیعوں میں سے ایک عبادت گزار ہے وہ عبادت میں مصروف رہتا ہے اور آپ کی احادیث اور تبلیغ احکام سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اب بتائیے ان دونوں میں سے کونسا افضل ہے؟ فرمایا ہماری احادیث نقل و بیان کرنے والا لوگوں کے درمیان

نشر و اشاعت اور تبلیغ کرنے والا اور ہمارے شیعوں کے عقائد و ایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

محدث کی عظمت اور احترام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

۲۱۔ ان المحدث بمنزلتہ رجل من الصدیقین فینبغی له الاجتناب عما کره الله خوفاً من اخذه تعالیٰ۔ (سفینۃ البحار ج ۱ ص ۲۳۲ مادہ حدیث)

یقیناً محدث کا درجہ گروہ صدیقین میں سے ایک کے برابر ہوتا ہے، اس لئے سزاوار ہے کہ اس کے خلاف ایسے اقدام کرنے سے پرہیز کرے جس میں خدا کی ناراضگی ہو۔ کہیں اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب میں مبتلا نہ ہونے پائے۔

۲۲۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال حدیث فی حلال و حرام تاخذه من صادق خیر من الدنیا و ما فیہا من ذہب و فضتہ۔ (سفینۃ البحار ص ۲۳۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، حلال و حرام سے متعلق ایک حدیث کسی سچے آدمی سے سنا تمام دنیا اور اس میں موجود مال و دولت بشمول سونا چاندی سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۳۔ احادیث نقل اور بیان کرنے کے آداب

قال امیر المؤمنین علیہ السلام ' اذا حدثتم بعدیث فاسندوه الی الذی حدثکم فان کان حقاً فلكم' و ان

کان کذباً فعلیہ۔ (سفینۃ البحار ج ۱ ص ۲۲۸)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کسی قسم کی حدیث کو نقل و بیان کرنے لگو تو جس سے تم نے سنا ہو (یا کسی کتاب میں دیکھا ہو) اس راوی کا حوالہ دو۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو تمہارا مطلب حاصل ہوا، اگر جھوٹ بولا ہے تو اس کا ذمہ دار خود راوی ہوگا۔

۲۴۔ عن محمد بن مسلم قال ' قلت لابی عبد اللہ اسمع الحدیث منک فایزد و انقص' قال ان کنت ترید معانیتہ فلا باس۔ (سفینۃ البحار ج ۱ ص ۲۲۸ مادہ حدیث)

محمد بن مسلم کہتے ہیں، میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا اے مولاً میں آپ سے حدیث سنتا ہوں، پھر اسے بیان کرتے وقت کمی و زیادتی کر دیتا ہوں۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر تم حدیث کے معانی اور اس کے مفاہیم کی تلاش میں ہو اور مطالب واضح کرنے کے سلسلے میں کم و زیادہ کرنا چاہتے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۲۵۔ عن ابی بصیر قال ' قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام

قول اللہ جل ثناء و الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" قال هو الرجل یسمع الحدیث فیحدث بہ کما سمعہ لا یزید فیہ ولا ینقص۔ (سفینۃ البحار ج ۱ ص ۲۲۸ مادہ حدیث)

ابی بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کلام الہی کے متعلق پوچھا۔

مبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔
”(اے رسول) بشارت دو میرے ان بندوں کو جو ہر قول کو سنتے ہیں، پھر جو بھی بہترین کلام ہو، اس کی پیروی کرتے ہیں۔“

سائل کے جواب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی حدیث کو سنتا ہے، پھر اس میں نہ کم کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اضافہ کرتا ہے۔ (جیسا سنا، ویسا ہی نقل کرتا ہے)

یہاں تک پچیس احادیث مستند کتابوں سے نقل کی گئیں جن کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

کاش ہمارے اندر وہ صفات، جذبات، فداکاری اور درد دین پیدا ہو جائے جو ہمارے آباؤ اجداد اور بزرگوں میں پائے جاتے تھے اس زمانے کے خوش قسمت لوگ احادیث اور کلمات آل محمد علیہم السلام سننے اور ان کو حفظ کرنے اور عمل کرنے کے لئے اپنے تمام امکانات قربان کرنے پر

آمادہ تھے چنانچہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا یہاں تک کہ حضرت زہراء طاہرہ سلام اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار کی حدیث کو اپنی اولاد اور جگر کے ٹکڑوں کے برابر قرار دیا۔ اور جناب جابر انصاری ایک حدیث عبد اللہ ابن انیس انصاری سے حاصل کرنے کے لئے ایک مہینہ کا راستہ طے کر کے مدینہ سے شام روانہ ہوئے.....

غرض عصر حاضر کا صدر اسلام سے موازنہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق صاف نظر آتا ہے۔ دیکھئے ہم دینی باتیں سننے اور خواہشات نفسانی پوری کرنے کے لئے قیمتی چیزیں جیسے ریڈیو، رنگین ٹیلیوژن، وی سی آر، ریکارڈر، آڈیو ویڈیو کیسٹین، ناول کی کتابیں، مجلے، اخبارات اور دوسرے تعیش و آرائش کے کتنے سامان و اسباب جن پر لاکھوں روپے خرچ کر کے فراہم کرتے ہیں پھر بھی جی نہیں بھرتا لیکن چالیس پچاس روپے ماہوار بچا کر خود اور اپنے گھر والوں کے لئے دینی کتابیں اور درس اخلاق کی کیسٹیں خریدنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ تعجب یہ ہے کہ ہمیں ایسی لاپرواہیوں اور اہم دینی امور سے انحراف کا ذرہ بھرا حساس بھی نہیں۔

عدم احساس کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ جہاں ایک عالم باعمل دس دن کے دروس اخلاق دیتا ہے تو بیسوں کتابوں سے مواد حاصل کر کے نہایت محنت و لگن سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بلا معاوضہ اپنی مخلصانہ خدمات پیش کرتے ہیں۔ تو اس محلے کے پانچ فیصد حضرات

احادیث و احکام سننے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے بلکہ الحیا ز اللہ مجلس وعظ و احادیث سے فلمیں دیکھنے اور ڈرامے سننے کے اوقات ٹکراتے ہوں تو قلم اور ڈرامے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اکثر لوگ صبح سویرے تلاوت قرآن اور تحفیات کے بجائے نہایت دلچسپی سے اخبار پڑھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت اور تحفیات کے بعد اخبار پڑھنا بھی ضروری ہے چونکہ معصوم فرماتے ہیں العاقل بصیر بزمانہ یعنی عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے گرد و پیش اور اپنے زمانہ کے حالات سے باخبر ہو۔

اختتام

مختصر یہ کہ قرآنی ارشادات کے مطابق بعثت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض و غایت تزکیہ نفس، تہذیب اخلاق، تبلیغ احکام الہی اور علم و حکمت کی تعلیم ہے۔ ان اہم مقاصد کے حصول کا ذریعہ صرف خاندان نبوت و امامت کی احادیث ہے۔ بنا برائیں انتھک کوششوں سے ایسی منتخب احادیث جو ہمارے معاشرے کی اصلاح اور عملی زندگی کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں اکٹالیں مشہور و مستند کتابوں سے تلاش کر کے ان کے عربی متن عبارت اور حوالہ جات کے ساتھ نہایت سلیس اردو زبان میں ترجمہ کر کے ناظرین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس کتاب شریف کا نام ”نوادرا احادیث“ رکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس جلدوں پر مشتمل

کتابیں کیے بعد دیگرے عنقریب شائع کی جائیں گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ احادیث کی عربی عبارت ان کی تشریحات و توضیحات جیسا کہ ماخذ کی کتابوں میں موجود ہیں کم و زیادہ کئے بغیر ہو ہو نقل کر کے اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اہل زبان کی طرف سے تصحیح بھی ہو چکی ہے۔ اس لئے ناظرین محترم کی خدمت میں گزارش ہے کہ پھر بھی کہیں لغزش یا اشتباہ نظر آئے تو براہ راست ٹیلیفون یا تحریری طور پر مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ اس بارے میں مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں احب اخوانی الی من اهدی عیوبی الی میرے دوستوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیوب و نقائص چن چن کر ہدیہ کے طور پر میرے سامنے پیش کر دے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات آل محمد علیہم السلام پر عمل کرنے اور دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ربنا اننا سمعنا منادیا بنادی للایمان ان امنوا برکم
فامننا - ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع
الابرار - ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم - بحق
محمد واله الصبین الطاهرين -

خادم علوم آل محمد علیہم السلام

سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی

صلوات کی فضیلت

ان الله و ملائکته يصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا
صلوا علیہ و سلموا تسلیما" (سورۃ احزاب آیت ۵۶)

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے صاحبان ایمان! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسا کہ سلام کا حق ہے۔“
علامہ شہید ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”منیۃ المرید فی آداب المفید“ کے صفحہ ۳۹۳ پر مذکورہ آیہ شریفہ کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ کچھ محروم و نادان لوگ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھنے کے بعد مکمل ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ لکھنے کے بجائے اشارے کے طور پر ”ص“ یا ”سلم“ لکھ دیتے ہیں۔ یہ طریقہ ترک اولیٰ کے مترادف ہے اور قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

ناقص درود لکھنے والے کا ہاتھ کٹ گیا

اس سلسلے میں ایک عالم دین فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ ”سلم“ لکھا تھا، اس کا ہاتھ بازو سے کٹ گیا۔

۱۔ درود لکھنے والے کاتب کو فرشتے دعا دیتے ہیں

”منیۃ المرید“ ہی کے صفحہ ۳۹۵ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک

حدیث ہے جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی تحریر میں (جہاں میرا ذکر ہو) درود و سلام لکھے تو جب تک اس تحریر میں صلوات باقی رہے گی، سارے آسمان کے فرشتے ہمیشہ خداوند عالم سے اس شخص کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ اللہم صل علی محمد و آل محمد۔

۲۔ ایک مرتبہ درود پڑھنے سے تمام گناہوں کی معافی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے من صلی علی مرة لم یبق من الذنوب ذرة "جو شخص مجھ پر (صرف) ایک مرتبہ درود بھیجے تو اس کے ذمے ایک ذرہ بھی گناہ باقی نہیں رہے گا۔" اللہم صل علی محمد و آل محمد۔

علامہ شہید ثانی علیہ الرحمہ اس بحث کے اختتام پر فرماتے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم شریف کے بولنے، سننے اور لکھنے کے موقع پر "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنا چاہئے تاکہ آیہ شریفہ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلّموا تسلیما" کے حکم خدا پر مکمل عمل ہو جائے۔

اسی طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اطہار اور اصحاب کرام کے اسمائے گرامی تحریر کریں تو مخفف (ع) (ض) کے بجائے کمالاً "علیہ السلام" "رضی اللہ عنہ" اور "علیہ الرحمہ" وغیرہ لکھنا

چاہئے بلکہ علماء دین، مجتہدین، اہل فضل و تقویٰ کے ساتھ بھی مناسب کلمات لکھنا ضروری ہے۔

۳۔ زیادہ استغفار کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر و الاستغفار فانہ یجلب الرزق

"کثرت سے استغفار کیا کرو کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔"

۴۔ توبہ فوراً کر لینی چاہئے

قال الامام الصادق علیہ السلام یا هشام لیس منا من لم یحاسب نفسه فی کل یوم فان عمل حسنا استزاد منه و ان عمل سیئاً استغفر اللہ منه و تاب الیہ (تعف العقول ص ۴۶۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے هشام جو شخص روزانہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یہ اس لئے ضروری ہے کہ) اگر اس نے (دن بھر) نیک اعمال انجام دیئے ہیں تو اس میں مزید اضافے کی کوشش کرے۔ اور اگر برے اعمال انجام دیئے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور (فوری طور) توبہ کر لے۔

۵۔ دل میں استغفار کرنا بھی کافی ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ومن علم ان المعاقب على الذنوب الله فقد استغفر و ان لم يحرك به لسانه و قرأ وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه بحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء والله على كل شئ قدير (تحف العقول ص ۲۲۹)

”اور جس شخص کا دل جانتا ہے کہ گناہوں پر سزا دینے والا اللہ ہی ہے تو اگرچہ اس کی زبان حرکت میں نہ آئے اور استغفار نہ کرے تو بھی درحقیقت اس نے استغفار و توبہ کی ہے۔“ اس کے بعد آنحضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) ”اگر اس چیز کو جو تمہارے دل میں ہے، اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، خدا ان سب چیزوں کا حساب لے گا، وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے، بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔“ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۲)

۶۔ استغفار کرنے کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرو

قال الامام علي عليه السلام الاستغفار مع الاصرار ذنوب مجددة (تحف العقول ص ۳۵۰)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بار بار گناہ کرنا

اور استغفار کرنا بجائے خود بار بار نئے گناہوں میں ملوث ہونے کے مترادف ہے۔

۷۔ توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟

و قيل له ما التوبه النصوح؟ فقال عليه السلام ندم بالقلب و استغفار باللسان والعقد على ان لا يعود (تحف العقول ص ۲۳۲)

کسی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا مولا توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا :

(ا) دل سے اپنے کئے ہوئے (برے عمل) پر پشیمان ہونا
(ب) اور زبان سے استغفار کرنا

(ج) اور اس بات کا عہد کرنا کہ آئندہ کبھی بھی اس گناہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔

۸۔ میث کے لئے استغفار کیا کرو

مرؤا اہالیکم بالقول الحسن عند المیت فان فاطمہ بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما قبض ابوها اشعرها بنات ہاشم فقالت اتركوا الجداد و علیکم بالذعار (تحف العقول ص ۱۱۰)

تم اپنے اہل خانہ کو حکم دو کہ مردے کے نزدیک اچھی باتیں کریں۔
جب حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے والد گرامی انتقال فرما گئے تو بنی ہاشم کی عورتیں عرب کے
دور جاہلیت کے مانند آپ کے لئے ماتمی لباس لے کر آئیں تو آپ نے
ارشاد فرمایا دور جاہلیت (یعنی اپنے کسی عزیز و رشتہ دار کے غم میں سر کے
بال کھولنا، چہرے کو نوچنا، بلند آواز سے چیخ چیخ کر رونا) کے رسم و رواج
ترک کر دو۔ اس کے بجائے میت کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا اور استغفار
کرو۔

۹۔ والدین کی قبر پر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو

قال الامام علی علیہ السلام لیطلب الرجل الحاجتہ عند
قبر ابیہ و امہ بعد ما یدعوا لہما (تحف العقول ص ۱۰۸)
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا انسان پہلے اپنے والدین کی قبر پر جا کر
ان کے حق میں دعا اور طلب مغفرت کرے۔ پھر اس کے بعد اپنی حاجت
خداوند عالم سے طلب کرے۔

انگوٹھی کی اقسام

انگوٹھی درحقیقت دو اجزاء سے مرکب ہے۔ ایک تو دھات ہے جس

سے انگوٹھی یا چھلا وغیرہ بنایا جاتا ہے۔ دوسرے گینہ جسے انگوٹھی میں لگایا
جاتا ہے۔ اب دھات کے اعتبار سے انگوٹھی کی چار معروف اقسام ہیں۔
سونا، چاندی، لوہا اور پیتل۔

سونا مرد کے لئے حرام ہے

انگوٹھی کی پہلی قسم یعنی سونے کی تو ہر مرد کے لئے مطلقاً حرام ہے۔
بلکہ مرد کے لئے سونے کا کوئی بھی زیور پہننا بالکل حرام ہے۔ البتہ عورتیں
سونے کی انگوٹھی و دیگر زیورات پہن سکتی ہیں۔

۱۰۔ چاندی کی انگوٹھی

انگوٹھی کی دوسری قسم یعنی چاندی کی ہر مرد بھی پہن سکتا ہے اور ہر
عورت بھی۔ جبکہ آخر الذکر دو قسمیں لوہے اور پیتل کی انگوٹھی پہننے کو منع
کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں امیر المومنین علیہ السلام کا ایک فرمان بھی ہے
کہ آپ نے فرمایا۔

لا تَخْتَمُوا بِغَيْرِ الْفِضَّةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا طَهَّرَ اللَّهُ
يَدَا فِيهَا خَاتَمَ حَدِيدٍ (تحف العقول ص ۱۰۳)

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰت والسلام نے اپنے اصحاب سے
مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم چاندی کے سوا کسی اور دھات کی انگوٹھی نہ پہننا
چونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے

مخاطب ہو کر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو پاک نہیں کرتا (یعنی خیر و برکت نہیں دیتا) جس میں لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو۔

۱۱۔ انگوٹھی کس ہاتھ اور کس انگلی میں پہنے؟

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا شیعیان علی علیہ السلام کی علامت ہے۔ مستحب ہے کہ انگوٹھی انگشت شہادت اور اس کے برابر والی انگلی میں نہ پہنے۔ اس ضمن میں ایک حدیث ہے :

۱۲۔ یا علی لا تختم بالسَّبَّاتِہِ والوسطی فانہ کان بتختم قوم لوط فیہما ولا تعرا الخنصر (تحف ص ۱۶)

”اے علی انگوٹھی کو انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نہ پہننا، چونکہ قوم لوط ان دونوں انگلیوں میں انگوٹھی پہنا کرتی تھی۔ اور چھوٹی انگلی کو بغیر انگوٹھی کے، خالی نہ رکھا کرو۔“

نگینوں کی اقسام

انگوٹھی میں لگانے کے لئے مختلف اقسام کے نگینے پائے جاتے ہیں مثلاً عقیق، فیروزہ، درنجف، یاقوت، نیلم، زمرد اور حدید وغیرہ۔

۱۳۔ عقیق کی فضیلت

عقیق کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً سرخ، زرد، سفید اور سبز وغیرہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل سے دریافت کیا کہ کس قسم کی انگوٹھی پہننا چاہئے۔ جبریل نے عرض کیا عقیق سرخ پہننا چاہئے۔

۱۴۔ عقیق کی تین اقسام زیادہ بہتر ہیں

- ۱۔ روایت میں ہے کہ بہشت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر عقیق سرخ سے بنا ہوا ہے۔
 - ۲۔ حضرت علی علیہ السلام کا گھر عقیق سفید سے بنا ہوا ہے۔ اور
 - ۳۔ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کا گھر عقیق زرد سے بنا ہوا ہے۔
- شیعیان آل محمد علیہم السلام کو ان تین رنگ کے عقیق پہننے چاہئیں۔ جن سے بلائیں دور ہوتی ہیں، روزی زیادہ ہوتی ہے، دشمن دور رہتا ہے، ظالم کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور جن چیزوں سے انسان ڈرتا ہے، ان سے بے خوف رہتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ نماز باجماعت ادا کر رہا ہو تو اس شخص کی نماز چالیس درجے افضل ہے اس شخص کی نماز سے جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی نہ ہو۔

۱۵۔ اگر عقیق پہنے ہوتا تو کوڑے کی مار سے بچ جاتا

سلیمان اعمش نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ چند سپاہی منصور عباسی کے گھر سے ایک آدمی کو کوڑے مارتے ہوئے باہر لے جا رہے تھے۔ امام نے دیکھا تو فرمایا اے سلیمان اعمش ذرا اس شخص کے ہاتھ میں دیکھو کہ کس قسم کی انگوٹھی ہے۔ سلیمان نے عرض کی فرزند رسول عقیق کی انگوٹھی تو نہیں ہے۔ امام نے فرمایا اگر عقیق کی انگوٹھی پہنے ہوتا تو کوڑے کی مار سے محفوظ رہتا۔

۱۶۔ عقیق کی پانچ فضیلتیں

سلیمان اعمش نے کہا اے فرزند رسول، عقیق کے اور فضائل بیان فرمائیے۔ امام نے ارشاد فرمایا :

- (۱) جس ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو وہ کٹ جانے سے محفوظ رہتا ہے۔
- (۲) اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو دوست رکھتا ہے جس میں عقیق ہو اور وہ اس کی بارگاہ میں بلند ہو۔
- (۳) اللہ عقیق پہننے والے کو ہر بلا سے محفوظ رکھتا ہے۔
- سلیمان نے کہا مزید ارشاد فرمائیے۔ امام نے فرمایا :
- (۴) عقیق پہننے سے فقر و فاقہ اور دیگر پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔
- (۵) عقیق کی انگوٹھی کے ساتھ دو رکعت نماز بہتر ہے، اس ہزار رکعت سے جو بغیر عقیق کے پڑھی ہو۔

۱۷۔ صبح سویرے عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کو کسی اور چیز پر نگاہ کرنے سے پہلے اپنی عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے اور سورہ قدر کی تلاوت کرے اور پھر یہ دعا پڑھے

امنت باللہ وحدہ لا شریک لہ و کفرت بالجبۃ والطاغوت
و امنت بامر ال محمد و علا نیتہم و ظاہرہم و باطنہم
و اولہم و اخرہم -

تو خداوند عالم اس کو اس دن کی تمام برائیوں اور بلاؤں سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں یا زمین سے حادث ہوتی ہیں، محفوظ رکھتا ہے۔

۱۸۔ فیروزہ کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں اس ہاتھ سے شرم محسوس کرتا ہوں جو دعاء کے لئے میری طرف بلند ہوتا ہے اور اس میں فیروزہ کی انگشتری ہو، پھر میں اس کو ناامید واپس کروں۔

۱۹۔ فیروزہ بینائی میں اضافہ کرتا ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

(۱) جر شخص نے فیروزہ کی انگوٹھی اپنی ہوئی ہو، وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

(۲) فیروزہ قوت بینائی میں اضافہ کرتا ہے۔

(۳) جس کے ہاتھ میں فیروزہ ہو اور وہ کسی کام کے لئے جائے تو اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ (اقتباس از حلیۃ المتقین)

۲۰۔ بہترین شخص کی نشاندہی

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خياركم احسنكم اخلاقا" الذين يألفون ويؤلفون (تحف العقول ص ۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں۔ ایسے افراد دوسروں سے اور دوسرے ان سے محبت کرتے ہیں۔

۲۱۔ حسن خلق رزق میں اضافہ کرتا ہے

قال الامام الصادق عليه السلام حسن الخلق من الدين و هو يزيد في الرزق (تحف العقول ص ۴۳۴)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوش خلقی دین کا جز ہے اور اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۲۔ حسن خلق کی تعریف

سئل عن الصادق عليه السلام ما حد حسن الخلق؟ قال تلين جانبك و تطيب كلامك و تلقى اخاك بشر حسن (من لا يحضره ج ۳، ص ۲۹۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ حسن اخلاق کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے پہلو میں جو شخص ہے اس سے نرمی کے ساتھ پیش آنا، اس سے اچھی باتیں کرنا اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے ملاقات کرنا حسن اخلاق ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک خداوند تبارک و تعالیٰ نے تمہارے درمیان اس طرح سے اخلاق کو تقسیم کیا ہے جیسے تمہارے درمیان رزق کو تقسیم کیا ہے۔

۲۳۔ سب سے پہلے اچھے اخلاق میزان میں رکھے جائیں گے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اول ما يوضع في الميزان الخلق الحسن (مواعظ عددیہ ص ۹)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلا عمل جو عدل الہی کے ترازو میں رکھا جائے گا وہ اچھے اخلاق ہوں گے۔

۲۴۔ اچھے اخلاق نصف زندگی ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حسن المسئلة
نصف العلم والرفق نصف العيش (تحف العقول ص ۶۰)
”بہترین انداز میں سوال کرنا نصف علم ہے اور خوش اخلاقی نصف
زندگی ہے۔“

۲۵۔ معاشرے میں زندگی گزارنے کا طریقہ

و حسن مع جميع الناس خلقك حتى اذا غبت عنهم حنوا
اليك و اذا ريت بكوا عليك وقالوا انا لله وانا اليه
راجعون ولا تكن من الذين يقال عند موتهم الحمد لله رب
العالمين (من لا يحضره ج ۴ ص ۲۷۷)

”بغیر امتیاز کے تمام لوگوں کے ساتھ بہترین اخلاق سے مل جل کر
زندگی بسر کرو یہاں تک کہ اگر تم ان کے درمیان سے غائب رہو تو سب
کے سب تمہارے مشتاق دیدار ہوں۔ اور تم مرجاؤ تو سب مل کر تمہاری
جدائی پر گریہ کریں اور اظہار افسوس کرتے ہوئے ”انا لله وانا اليه
راجعون“ پڑھیں۔ اور تم ان (بداخلاق شریک) لوگوں کی طرح نہ ہو جانا
جن کے مرنے پر لوگ (خوشی سے) ”الحمد لله رب العالمين“ کہتے ہیں۔“

مومن کی تعریف اور اوصاف

۲۶۔ حقیقت ایمان

وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يبلغ احدكم
حقيقته الايمان حتى يحب ابعد الخلق منه في الله و
يبغض اقرب الخلق منه في الله (تحف ص ۴۲۹)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی
انسان ”حقیقت ایمان“ کو نہیں پاسکتا۔ مگر یہ کہ سب سے زیادہ اجنبی
شخص کو خدا کو خوشنودی کی خاطر دوست اور نزدیک ترین (رشتہ دار)
شخص کو خدا کی رضایت کی خاطر دشمن رکھے۔ (جیسے جناب سلمان فارسی
رضی اللہ عنہ اجنبی ہوتے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر
میں بہترین دوست اور سب سے زیادہ محترم صحابی تھے۔ اس کے برعکس
اپنے چچا ابولہب کو دشمن خدا سمجھتے تھے۔)

۲۷۔ کامل ترین مومن

قال الامام الصادق عليه السلام يا هشام الغضب مفتاح
الشر واکمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا“ وان
خالطت الناس فان استطعت ان لا تخالط الناس احدا“

منہم الا من كانت يدك عليه العليا فافعل (تحف ص ۳۶۱)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ہشام، غصہ شروع
فساد کی کنجی ہے۔ اور مومنین میں ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ
ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ بہتر ہو۔ اگر تم لوگوں کے درمیان مل
جل کر زندگی بسر کرنا چاہو تو مقدور بھر کوشش کرنا کہ تمہارا ہاتھ دوسروں
کے ہاتھوں سے ہمیشہ بلند رہے یعنی محسن کی خثیت سے ہمیشہ تمہارے ہاتھ
اوپر اور مانگنے والے کے ہاتھ نیچے رہیں۔ چنانچہ اسی ضمن میں حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے الید العلما
خیر من الید السفلی ”اوپر والا ہاتھ بہتر ہے بہ نسبت نیچے والے
ہاتھ کے۔“ (من لا یحضرہ ص ۲۷۱)

۲۸۔ حقیقی مومن اور مہاجر کی تعریف

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا علي المؤمن من
امنہ المسلمون على اموالهم و دمائهم والمسلم من سلم
المسلمون من يده و لسانه والمهاجر من هجر السيئات
(من لا یحضرہ ج ۴ ص ۲۶۲)

یا علی، مومن وہی ہے جس سے مسلمانوں کا مال اور خون محفوظ
رہے۔ اور مسلمان وہی شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے

مسلمان سلامت رہیں۔ اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں سے ہجرت (یعنی
گناہوں کو ترک) کرے۔

۲۹۔ مومن تین چیزوں کا محتاج ہے

قال محمد بن علي الهادي عليه السلام المؤمن من يحتاج
الى توفيق من الله و واعظ من نفسه و قبول ممن
ينصحه (تحف ص ۵۳۸)

حضرت امام محمد تقی الہادی علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن توفیق الہی،
اپنے نفس کی تلقین و تنبیہ اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت قبول کرنے
کا محتاج ہوتا ہے۔

۳۰۔ مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہے

قال الصادق عليه السلام ضحك المؤمن تبسم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ مومن کی ہنسی
مسکراہٹ ہے (نہ ققمہ)۔

۳۱۔ مومن برا عمل نہیں کرتا، نہ معافی مانگتا ہے

قال الامام الحسن عليه السلام اياك ما تعتذر منه فان
المومن لا يستغفر ولا يعتذر والمنافق كل يوم يستغفر و
يعتذر (تحف ص ۲۸۳)

حضرت امام حسین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ خبردار اس کام سے بچو جس کا انجام کسی سے معافی مانگنا ہو۔ کیونکہ مومن نہ برا عمل کرتا ہے اور نہ کسی سے معذرت کرتا ہے لیکن منافق ہر روز برا عمل انجام دیتا ہے اور ہر روز عذر خواہی بھی کرتا ہے۔

۳۲۔ مؤمن آرام اور وقار سے راستہ چلتا ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ بِذَهَبٍ بِهَاءِ الْمُؤْمِنِ (تحف ص ۳۹)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیز رفتاری کے ساتھ راستہ طے کرنے سے مومن کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيُ الْمُسْتَعْجِلُ بِذَهَبٍ بِهَاءِ الْمُؤْمِنِ وَبِطَفْعِي نَوْدَه (تحف ص ۳۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا، تیز راہ چلنا مومن کے وقار کو ختم کرتا ہے اور اس کا نور زائل کر دیتا ہے۔

۳۳۔ گناہ کی تشبیر بھی بڑا گناہ ہے

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَطْلَعَ مِنْ مُؤْمِنٍ عَلَى ذَنْبٍ أَوْ سَمِعَهُ فَاغْتَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكْتُمْهَا وَلَمْ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ لَهُ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَا مَلَهَا وَ عَلَيْهِ وَزَرَ ذَلِكَ الَّذِي افْتِشَاهُ

عليه 'وكان مغفورا' لعاملها (الاختصاص مفید ص ۳۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی کسی مومن کے گناہ یا بدکاری سے آگاہ ہو، وہ اسے چھپانے کے بجائے اور آشکار کرے، نیز خداوند عالم سے اس کے لئے طلب مغفرت نہ کرے، تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ میں ملوث شخص کے برابر ہے اور تشبیر کا گناہ اس کے علاوہ ہوگا۔ اور اس کی تشبیر گناہگار کے لئے مغفرت کا باعث ہوگی۔

۳۴۔ مومن کی عیب گوئی گناہ کبیرہ ہے

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَابَ أَخَاهُ بِعَيْبٍ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ (الاختصاص ص ۲۴۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی اپنے برادر ایمانی کے عیب کو ظاہر کرے (دوسروں سے بیان کرے) تو وہ اہل جہنم میں سے ایک ہوگا۔

۳۵۔ مومن کو کھانا کھلانے کا ثواب

عَنْ رُبْعِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ فِتْنَامًا مِنَ النَّاسِ! قُلْتُ جَعَلْتَ فِدَاكَ مَا لِفِتْنَامٍ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ مِنَ النَّاسِ (الاختصاص مفید ص ۳۰)

رجی کہتا ہے کہ حضرت ابی عبداللہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جو کوئی خداوند عالم کی خوشنودی کی خاطر اپنے برادر ایمانی کو کھانا کھلائے، تو خداوند کریم اس کو لوگوں میں سے ایک فنام (گروہ) کو کھانا کھلانے کا اجر رحمت فرماتا ہے۔

میں نے عرض کیا، فنام سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، ایک لاکھ انسان۔

۳۶۔ عظمت برادر مومن

قال الصادق علیہ السلام ایما مؤمن اوصل الی اخیه المؤمن معروفاً فقد اوصل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اختصاص ص ۳۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، کوئی مرد مومن اپنے بھائی کے حق میں کسی قسم کی نیکی کرے تو یقیناً اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیکی کی ہے۔

۳۷۔ مومن اپنے برادر مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے

قال الامام الباقر علیہ السلام یجب للمؤمن علی المؤمن ان یستر علیہ سبعین کبیرۃ (کافی ص ۱۲، ۱۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن پر لازم ہے کہ (اپنے برادر) مومن کے ستر بڑے گناہوں پر پردہ ڈالے (اور فاش نہ

کرے)۔

۳۸۔ مؤمن کا حق ادا کرنا بہترین عمل ہے

وقال الصادق علیہ السلام واللہ ما عبد اللہ بشئ افضل من اداء حق المؤمن وقال واللہ ان المؤمن لا عظم حقاً من الکعبۃ وقال دعاء المؤمن للمؤمن یدفع عنہ البلاء و یدر علیہ الرزق (الاختصاص ص ۲۸)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا، خدا کی قسم کوئی ایسی بندگی نہیں جو مومن کی حق ادائی سے زیادہ افضل ہو۔ اور مزید ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اس میں کوئی شک نہیں کہ کعبہ کی نسبت مومن کا حق بزرگ تر ہے۔ اور فرمایا، ایک مومن کی دعا کی برکت سے دوسرے مومن کی بلائیں دور ہو جاتی ہیں اور روزی ملنے کا سبب ہوتا ہے۔

۳۹۔ تقویٰ کی تعریف

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یبلغ عبد ان یکون من المتقین یدع ما لا بأس بہ حذراً لئلا یر بہ البأس (تحف ص ۶۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کوئی بندہ اس وقت تک

تقویٰ و پرہیزگاری کے بلند مقام تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کسی چیز کے بارے میں شک و شبہ ہونے پر اس چیز کو حرام کے خوف سے ترک نہ کر دے۔

۴۰۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، کائنات کی ہر شے اس سے ڈراتی ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من نقلہ اللہ من ذلّ المعاصی الی عزّ الطاعتہ اغناہ اللہ بلا مالٍ واعزّہ بلا عشیۃ، وانسہ بلا انیس، ومن خاف اللہ اخاف منہ کلّ شیءٍ ومن لم یخف اللہ اخافہ اللہ من کلّ شیءٍ (تحف ص ۶۲)

حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خداوند عالم جس شخص کو گناہوں کی ذلت و خواری سے نکال کر اپنی اطاعت کی عزت و احترام کی طرف منتقل کر کے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے تو اسے بغیر مال کے بے نیاز، بغیر قوم و قبیلے کے معزز اور بغیر انیس و دوست کے دل میں سکون و اطمینان پیدا کرتا ہے۔ (یاد رکھو) جو شخص خدا سے ڈرتا ہے تو خدا تمام اشیائے کائنات کو اس سے ڈراتا ہے اور جو شخص خدا سے نہیں ڈرتا تو وہ اس دنیا کی ہر چیز سے خوف محسوس کرتا ہے۔

۴۱۔ جناب امام حسن کو حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

انّی اوصیک یا حسن وجميع ولدی واهل بیتی ومن بلغہ کتابی من المؤمنین بتقوی اللہ ربکم ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا فانی سمعت رسول اللہ بقول اصلاح ذات البین افضل من عامتہ الصلوۃ والصوم (تحف العقول ص ۲۱۵)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا، (اے میرے بیٹے) حسن! میں تمہیں اپنی تمام اولاد اور اہل خاندان اور ہر اس مومن کو جس تک یہ وصیت نامہ پہنچے، وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لئے تقویٰ اختیار کرو۔ ایسا نہ ہو کہ غیر اسلام پر تمہاری موت آجائے۔

سب مل کر اللہ کی رسی کو (قرآن و اہل بیت علیہم السلام) تھامو اور متفرق نہ ہو جاؤ، کیونکہ میں نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عوام کے درمیان صلح صفائی کرانا، بارہ مہینے کی نماز اور روزے سے افضل ہے۔

۴۲۔ حضرت لقمان کی وصیت اپنے بیٹے کے نام

قیل لہ ما کان فی وصیتہ لقمان؟ فقال علیہ السلام کان فیہا الا عاجیب، وکان من اعجب ما فیہا ان قال

لَا يَنْبَغُ خُوفُ اللَّهِ خِيفَتَهُ" لَوْ جِئْتُمْ بِبِرِّ الثَّقَلَيْنِ لَعَذَّبَكُمُ
وَارْجُوا اللَّهَ رَجَاءً لَوْ جِئْتُمْ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرْحَمَكُمُ (تَعَفُّفُ
ص ۴۳۷)

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت لقمان نے
اپنے فرزند کو کیا وصیت کی تھی؟ آپ نے فرمایا، ان کی وصیت بہت عجیب
و غریب تھی اور سب سے زیادہ عجیب یہ کہ انہوں نے اپنے فرزند کو کہا کہ
اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرو (بالفرض) کہ اگر جن و انس کے اعمال و
عبادات کے برابر بھی نیکیاں ہوں تو بھی ممکن ہے کسی لغزش کی بنا پر
عذاب میں مبتلا کر دے اور اس کی رحمت و اسعہ کے اس حد تک امیدوار
رہو کہ اگر تمہارے گناہ جن و انس کے گناہوں کے برابر بھی ہوں تو ممکن
ہے کہ وہ تم پر رحم فرمائے۔

۴۳۔ خوف خدا کا رد عمل

مَنْ خَافَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ خَافَ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ
اللَّهَ اخَافَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ -

جو شخص خدائے بزرگ و برتر سے ڈرتا ہے تو (اس کے نتیجے میں)
تمام اشیاء کائنات اس سے ڈرتی ہیں۔ اور (اس کے برعکس) جس شخص
کے دل میں خوف خدا نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ہر چیز کا خوف پیدا

کرتا ہے۔

۴۴۔ تین افراد قابل رحم ہیں

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُوا عَزِيزًا " ذُلٌّ
وَعَنِيَا " الْفَقْرُ " وَعَالَمًا " ضَاعَ فِي زَمَنِ الْجَهَالِ (تَعَفُّفُ
ص ۳۹۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی صاحب عزت
ذلیل ہو جائے، اور دولت مند فقیر ہو جائے، اور کوئی عالم دین نادانوں کے
درمیان ضائع ہو جائے، تو ان پر رحم کرو۔

۴۵۔ محسن کا شکریہ ادا کرو

مَنْ آتَى الْيَكْمَ مَعْرَفًا " فَكَافُوهُ " فَانْ لَمْ تَجِدُوا فَانْتَوُوا " فَانْ
الْشَاءَ جَزَاءً (تَعَفُّفُ ص ۵۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص
تمہارے حق میں مالی امداد کرے تو اس کی مالی امداد کرو۔ اگر ممکن نہ ہو تو
محسن کا شکریہ ادا کرو چونکہ کسی کی تعریف کرنا اور شکریہ ادا کرنا بجائے خود
ایک قسم کا صلہ ہے۔

۴۶۔ رشتہ داروں سے نیکی کرو

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ

بالسلام (تحف ص ۶۱)

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اپنے رشتہ داروں سے نیکی کا سلوک (صلہ رحمی) کرو۔ اگرچہ صرف سلام کی حد تک کیوں نہ ہو۔

۳۷۔ باہمی اختلاف دین سے خارج کردیتا ہے

وَابَاكُمْ وَالْخِلَافَ فَإِنَّهُ مَرْوُوقٌ وَعَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ تَرَافِقُوا وَتَرَاحِمُوا (تحف العقول ص ۱۱۰)

اور خبردار (باہمی) اختلاف سے بچو۔ یہ دین سے خارج کر دے گا (بلکہ اختلاف کی صورت میں) میانہ روی اختیار کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور رحم و شفقت سے سلوک کرو۔

۳۸۔ جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے

مَنْ سَافَرَ بِدَابَّتِهِ بَدَأَ بَعْلَفَهَا وَسَقِيَهَا لَا تَقْرَبُوا الدَّوَابَّ عَلَى حَرْوٍ وَجَوَهِهَا فَإِنَّهَا تَسْبِّحُ رَبَّهَا (تحف العقول ص ۱۱۰)

جو شخص مال مویشی کے ساتھ سفر کرے (وہ منزل پر اترنے کے بعد) سب سے پہلے جانوروں کو چارا اور پانی میا کر دے۔ جانوروں کے منہ پر (چابک ڈنڈا) نہ مارو چونکہ جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے۔

۳۹۔ فتنہ و فساد دین کی بنیاد اکھاڑ دیتا ہے

وَأَنَّ الْمُبِيرَةَ وَهِيَ لِلْحَالِقَةِ لِلدِّينِ فَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ انْظُرُوا ذَوِي أَرْحَامِكُمْ فَصَلُّوهُمْ يَهْوَنَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ الْحَسَابَ -

اور جو کوئی دین کو جڑ سے کاٹنے والا فتنہ و فساد درمیان میں پیدا کرتا ہے۔ لاحول و لا قوۃ الا باللہ۔ تم اپنے عزیز و اقارب کا خاص خیال رکھو، ان کے ساتھ نیکی کرو، اچھے تعلقات برقرار رکھو تاکہ قیامت کا حساب و کتاب تم پر آسان رہے۔

۵۰۔ ہمسایوں کا خاص خیال رکھو

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اللَّهُ اللَّهُ فِي جِيرَانِكُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى بِهِمْ مَا زَالَ يَوْصِي بِهِمْ حَسَنِيَّ ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُؤْثَرُهُمْ (تحف ص ۲۱۶)

خدا را خدا را، اپنے ہمسایوں کا خیال رکھو کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے متعلق ہمیں اس قدر تاکید فرماتے تھے کہ ہم سمجھنے لگے کہ وہ ہمسایہ کو ارث دلانا چاہتے ہیں۔

۵۱۔ مسکینوں اور غلاموں کا خیال رکھو

اللَّهُ اللَّهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ فَشَارِ كَوَاهِمَ فِي مَعَاشِكُمْ - خدا کے لئے، خدا کے لئے، فقراء اور مسکینوں کا خیال رکھو۔ ان کو

اپنی معیشت میں شریک قرار دو۔

اللہ اللہ فی النساءِ وما ملکتِ یمنکمُ فان الخیر ما تکلم
نبیکم ان قال اوصیکم بالضعیفین النساءِ وما ملکت
ایمانکم (تحف ص ۲۱۷)

خدا را خدا را، عورتوں اور غلاموں کا خیال رکھو، چونکہ تمہارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ میں تمہیں دو کمزور صنفوں
کے لئے تاکیدیں سفارش کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک عورتیں اور دوسرا
غلام ہے۔

۵۲۔ شریف انسان اور دیندار کی مالی امداد کرو

قال الامام الصادق لا تصلح الصنیعۃ الا عند ذی حسب
او دین وما اقل من یشکر المعروف -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، دیندار اور
شریف انسان کے علاوہ کسی اور پر احسان کرنا مناسب نہیں۔ ایسے لوگ
بہت کم ہیں جو احسان اور نیکی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۵۳۔ منافق کے ساتھ صرف زبان سے نیکی کرو

روی ابن ابی عمیر عن اسحاق بن عمار قال قال
الصادق علیہ السلام یا اسحاق صانع المنافق بلسانک

واخلص ودک للمؤمن وان جالسک بیهودی فاحسن
مجالستہ (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۸۹)

ابن ابی عمیر نے اسحاق بن عمار سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ کتا
ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، اے اسحاق منافق
کے ساتھ زبان سے نیکی کرو۔ اور تمہاری خالص محبت دل کی گمراہیوں سے
مومن کے لئے ہونا چاہئے۔ اگر تمہارے ہم نشین (دشمن اسلام) یہودی
بھی ہو تو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

۵۴۔ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے

قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اذی جارہ حرّم اللہ
علیہ ریح الجنۃ وما والاہ جہنم ویش المصیر ومن ضیع
حق جارہ فلیس منا (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی اپنے ہمسائے کو
تکلیف پہنچائے، خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دے گا۔ اس کا ٹھکانہ
جہنم ہوگا اور انجام بہت برا ہوگا۔ اور جو شخص اپنے ہمسائے کا حق ادا نہ
کرے تو وہ ہم اہل بیت میں سے نہیں ہے۔

وما زال جبرئیل علیہ السلام یوصینی بالجار حتی ظننت
انہ سیورثہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمسایہ کے بارے میں جبرئیل علیہ السلام نے اتنی سفارش کی کہ میں گمان کرنے لگا کہ ہمسایہ بھی (رشتہ داروں کی مانند) وراثت کا حقدار بنے گا۔

۵۵- رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سو سال عبادت کرنے کے مانند ہے

مَنْ تَشَى إِلَى ذِي قَرَابَةٍ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ لِيَصِلَ رَحِمُهُ اعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَجْرَ مِائَةِ شَهِيدٍ وَلَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ أَرْبَعُونَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَعَى عَنْهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ مِنَ الدَّرَجَاتِ مِثْلُ ذَلِكَ وَكَانَ كَأَنَّمَا عَبْدُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِائَةَ سَنَةٍ صَابِرًا مَحْتَسِبًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنا جان و مال لے کر کسی رشتہ دار کے ساتھ نیکی کرنے اور تعلقات برقرار رکھنے کی خاطر راستہ چلے تو خدائے بزرگ و برتر اس کو سو شہید کا ثواب دے گا۔ اور ہر قدم کے عوض ہزار حسنہ عطا فرمائے گا۔ اور چالیس ہزار گناہ اس کے نامہ اعمال سے مٹا دے گا۔ نیز چالیس ہزار درجے بلند کرے گا اور وہ گناہوں سے ایسا پاک و پاکیزہ ہو گا جیسے کہ اس نے اپنا مکمل محاسبہ کرتے ہوئے صبر و تحمل سے سو سال اللہ کی عبادت انجام دی ہو۔

۵۶- مریض کی ضرورت پوری کرنے کا ثواب

وَمَنْ سَعَى لِمَرِيضٍ فِي حَاجَتِهِ قَضَاهَا أَوْ لَمْ يَقْضِهَا خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ لِيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (مَنْ لَا يَحْضُرُ ج ۴ ص ۱۰)

جو شخص کسی بیمار کی ضرورت پورا کرنے کی کوشش کرے، خواہ اپنی کوشش میں کامیاب رہے یا ناکام، وہ گناہوں سے اس طرح پاک و پاکیزہ ہوتا ہے جس طرح ماں سے پیدا ہوا تازہ مولود۔

۵۷- یتیم کا مال کھانے والا جہنمی ہے

قَالَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اللَّهُ اللَّهُ فِي الْإِتْمَانِ لَا تَضَعِيُوا بِحَضْرَتِكُمْ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ عَالَ يَتِيمًا" حَتَّى يَسْتَغْنَى أَوْ جَبَّ اللَّهُ لَهُ بِذَلِكَ الْجَنَّةِ كَمَا أَوْجِبَ لَأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ النَّارَ (تَعْف ص ۲۱۵)

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹا حسن، خدا را خدا را یتیموں کا خاص خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سامنے تلف ہو جائے۔ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص یتیم کے بے نیاز ہونے (رشد و بلوغت) تک اس کی کفالت کرے تو خدا اس پر

بہشت واجب کر دے گا۔ اور جو شخص یتیم کا مال کھائے تو اس پر جہنم کو واجب کر دے گا۔

۵۸۔ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے

وقال صلى الله عليه وآله وسلم من اذى جاره حرم الله عليه ربح الجنة وماناً واهاً جهنم وبتش المصير ومن ضيع حق جاره فليس منا (من لا يخضره الفقيه ج ۴ ص ۷)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائے، خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اور انجام بہت برا ہوگا۔ اور جو شخص اپنے ہمسائے کا حق ادا نہ کرے تو ہم اہل بیت میں سے نہیں ہے۔

۵۹۔ جو ہمسائے سے خوش رفتاری نہ کرے، وہ ہم سے نہیں

عن ابی ربيع الشامی عن ابی عبد الله قال قال والبيت غاص باهله أعلموا انه ليس منا من لم يحسن مجاورة من جاوره (اصول کافی ص ۴۹۲)

ابوربيع شامی کہتا ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے اس وقت فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان کا دولت سرا اصحاب کرام کی جمعیت سے بھرا ہوا تھا کہ جاننا چاہئے کہ جو کوئی اپنے ہمسائے سے خوش

رفتاری نہ کرے تو وہ ہم آل محمد (علیہم السلام) میں سے نہیں ہے۔

۶۰۔ والدین کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے

قال صلى الله عليه وآله وسلم نظر الولد الى والديه حبا لهما عبادة (تخف ص ۳۹)

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اولاد کی طرف سے ماں باپ کے چہرے پر محبت بھری نگاہ ڈالنا عبادت ہے۔

۶۱۔ باپ کے ساتھ نیکی کرو

يُرَوُّ اَبَائَكُمْ يَبْرِكُمْ اَبَائَكُمْ وَعَفُوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعْفُ نِسَائَكُمْ (تخف ص ۴۲۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم اپنے باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے۔ تم دوسروں کی عورتوں کی پاکدامنی کا خیال رکھو (ان سے زیادتی نہ کرو) تاکہ تمہاری عورتوں کی عصمت و عفت برقرار رہے۔

۶۲۔ تکلیفیں اٹھا کر بھی والدین کے حق میں نیکی کرو

يا على سُرْسَتَيْنِ بَرٍّ وَالِدَيْكَ وَ سُرْسَتَهُ صِلْ رَحِمَكَ بَرٍّ مَيْلًا "عُدَّ مَرِيضًا" سِرُّ مِيلَيْنِ شِعْ جِنَازَةً " سِرُّ ثَلَاثَةٍ اَمْيَالٍ اَجِبْ دَعْوَةً " سِرُّ اَرْبَعَةٍ اَمْيَالٍ زُرَاخًا " فِي اللَّهِ سِرُّ

خَمْسَةَ أَمْيَالٍ أَحَبُّ الْمَلُوفِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ أَنْصَرُ
الْمَظْلُومِ وَعَلَيْكَ بِالْإِسْتِغْفَارِ (من لا يحضره ج ۴ ص ۲۶۰)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، اے علی (سفر کی زحمتیں برداشت کر کے) دو سال متواتر راستہ چلو اور والدین کے حق میں نیکی کرو، ایک سال کا (طویل) راستہ کاٹ کر اپنے رشتہ داروں سے احسان کرو، ایک میل کا راستہ چل کر بیمار کی احوال پرسی کرو، دو میل کا راستہ طے کر کے تیشیح جنازہ کرو، تین میل کا راستہ طے کر کے مومن بھائی کی دعوت قبول کرو، چار میل کا طولانی راستہ طے کر کے اللہ کی خوشنودی کے لئے برادر مومن کی زیارت کرو، پانچ میل کا راستہ چلو پھر کسی غریب کی فریاد سن لو، چھ میل کا راستہ چل کر مظلوم کی یاوری کرو، اور ہر حال میں توبہ و استغفار کرو۔

۶۳۔ طالب علم کی فضیلت

ASSOCIATION OF KHAWASS
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
طالب العلم كالصائم نهاره والقائم ليله وان بابا من
العلم يتعلمه الرجل خير له من ان يكون ابو قبيس ذهابا
فانفقه في سبيل الله (منیۃ المريد ص ۷)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں طالب علم

ہو ہو اس شخص کی مانند ہے جو ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت خدا میں سرگرم رہتا ہو اور علم کا ہر باب جو طالب علم حاصل کرتا ہے وہ اس کے لئے ابو قبیس کی پہاڑی کے برابر سونا راہ خدا میں لٹانے سے زیادہ بہتر اور سودمند ہے۔

۶۴۔ طالب علم کا احترام ستر ہزار پیغمبروں
کے احترام کی مانند ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله من اكرم عالما او
متعلما فكانما اكرم سبعين نبيا (منیۃ المريد)
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی کسی عالم
دین یا طالب علم کا احترام کرے تو ایسا ہے جیسے ستر ہزار انبیاء کا احترام
بجالایا۔

۶۵۔ طالب علم کی توہین پیغمبر خدا کی توہین ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله من حقر طالب العلم
فقد حقرني ومن حقرني فله النار -

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص
کسی طالب علم کی تحقیر و تذلیل کرے تو یقیناً اس نے میری تحقیر و تذلیل کی
اور جس نے میری تحقیر کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۶۶۔ طالب علم کی توہین کرنے والا منافق اور ملعون ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من حقر طالب العلم فهو منافق ملعون في الدنيا والاخرة -

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی طالب علم کی توہین کرے تو وہ منافق ہے اور دنیا و آخرت میں غضب خدا کا سزاوار ہے۔

۶۷۔ علم کے فضائل و فوائد

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تعلموا العلم فان تعلمه حسنة و مدارسته تسبيح والبحث عنه جهاد، و تعليمه من لا يعلم صدقة، وبذله لاهله قربته، لانه معالم الحلال والحرام، وسالك بطالبه سبل الجنة ومونس في الوحدة، وصاحب في الغربة، دليل على السراء و سلاح على الا عداة (تحف العقول ص ۳۲)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ بے شک اس کا سیکھنا حسنہ، اس کا مباحثہ تسبیح، اور اس کے لئے کاوش جہاد ہے۔ جاہل کو علم سکھانا صدقہ اور علم کی نشر و اشاعت رحمت الہی سے نزدیک ہونے کا سبب ہے۔ کیونکہ علم حلال و

حرام کا فرق بتانے والا رہنما ہے۔ اور اپنے طالب کو جنت کا راستہ دکھاتا ہے۔ علم تنہائی کا مونس، مسافرت کا ساتھی، مشکلات میں راستہ دکھانے والا اور دشمن کے مقابلے کے لئے ہتھیار ہے۔

۶۸۔ خدا جسے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے

اسے دینی بصیرت دیتا ہے

قال صلى الله عليه وآله وسلم من يرد الله خيرا " يفقهه في الدين (منبہ المرید، ص ۷۰ - الکافی ج ۱، ص ۲۹)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ خیر و سعادت سے مالا مال کرنا چاہتا ہے، اسے مسائل دین کے ادراک اور حقائق سمجھنے کی توفیق دیتا ہے۔

۶۹۔ علم نور خدا ہے

قال صلى الله عليه وآله وسلم العلم نور يقذفه في قلب من يشاء -

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علم نور خدا ہے۔ وہ جس کے دل میں چاہے، روشن کر دیتا ہے۔

۷۰۔ اپنے بھائیوں کو علم سکھانا بہترین صدقہ ہے

قال صلى الله عليه وآله وسلم افضل الصدقة ان يعلم

المرء علماً ثم يعلمه اخاه (منیۃ المرید ص ۹)

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام صدقات و خیرات سے بیش بہا اور بہترین صدقہ یہ ہے کہ پہلے انسان خود علم حاصل کرے، پھر اپنے برادر دینی کو اس کی تعلیم دے۔

۱۔ علم کی قدر و قیمت اور اہمیت

قال سيد السجّاد عليه السلام لو يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طلب العلم لطلبوه ولو بسفك المِهْجِ وَغَوْصِ اللَّحْجِ (منیۃ المرید ص ۱۳)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر لوگ تحصیل علم کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوتے تو ہر حالت میں علم حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دے دیتے۔ اگر جہالت کی سرحد پار کرنے کے لئے خون دل بہانے کی ضرورت پڑے اور ٹھانٹیں مارنے والے دریا میں غوطہ لگانا پڑے، پھر بھی برداشت کر کے علوم و فنون کی موتیاں پالیتے۔

۲۔ علم و ایمان پختہ ہونے کی علامت

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يحزن احدكم ان ترفع عنه الرؤيا فانه اذا رَسَخَ في العلم رفعت عنه الرؤيا (تحف ص ۵۵)

جناب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص سے خواب میں مختلف چیزیں دیکھنے کا سلسلہ بند ہو جائے تو وہ غم نہ کرے کیونکہ جب کوئی انسان علم میں راسخ (اور ایمان میں پختہ) ہو جاتا ہے تو پھر اس سے خوابوں کا سلسلہ ختم کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ علماء جانشین پیغمبر ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه وآله رحم الله خلقاني! فقيل يا رسول الله ومن خلفاك؟ قال الذين يحيون سنتي ويعلمونها عباد الله (منیۃ المرید ص ۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، خداوند عالم اپنی رحمت کو میرے جانشینوں کے شامل حال کر دے! حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا، آپ کے جانشینوں کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جو میری سنت کی احیاء کرتے ہیں اور بندگان خدا کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔

۴۔ عالم کی موت قبیلے کی موت سے بڑھ کر ہے

قال صلى الله عليه وآله موت قبيلته ايسر من موت عالم (محجۃ البیضاء ص ۱۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک گروہ یا قبیلے کی موت ایک عالم دین کے وفات کی نسبت بہت آسان اور قابل

برداشت ہے۔

۷۵۔ لوگ دو جہان میں علماء کے محتاج ہوتے ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عظّموا العلماء فانكم تحتاجون اليهم في الدنيا والاخرة -

• حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علماء کا احترام کرو کیونکہ دنیوی اور اخروی زندگی سے متعلق تمام امور کی رہنمائی اور نجات کے لئے تم لوگ علماء دین کے محتاج ہو۔

۷۶۔ عالم دین کے پاس ایک لمحے بیٹھنا

ومن جلس عند العالم ساعته ناداه الملك جلست الي عبدی وعزتي و جلالی لا سکنک الجنة معه ولا ابالی (منیۃ المريد ص ۱۶۳)

اگر کوئی شخص ایک لمحے کے لئے کسی عالم دین کے پاس بیٹھ جائے تو خدائے ذوالجلال کی طرف سے ایک فرشتہ اسے آواز دیتا ہے، تو میرے بندے کے پاس بیٹھا رہے مجھے میری عزت و جلال کی قسم تجھے اس عالم دین کے پہلو میں جنت میں جگہ دوں گا۔ اور اس بارے میں کسی کے اعتراض کی پرواہ نہ کروں گا۔ (سبحان اللہ العظیم الکریم المنان)

۷۷۔ علماء کی مجالس میں زیادہ سے زیادہ بیٹھے

يا هشام ان المسيح عليه السلام قال للحواريين يا بني اسرائيل زاحموا العلماء في مجالسهم ولو جثوا على الركب فان الله يحيى القلوب الميتة بنور الحكمة كما يحيى الارض الميتة بوابل المطر (تحف ص ۳۵۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ہشام، حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ اے بنی اسرائیل تم علماء کی مجالس (میں زیادہ سے زیادہ شرکت کر کے اسے) پر کرو۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل (ہدایت و نصیحت کی مجالس میں) جانا پڑے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو (علم و حکمت کے نورانی کلام سے زندہ کرے گا جیسے مردہ (غیر آباد) زمین کو بارش کے قطروں سے زندہ کرتا ہے۔

۷۸۔ علم و اخلاق منافق میں نہیں پایا جاتا

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خصلتان لا يجتمعان في منافق حسن سميت و فقه في الدين (منیۃ المريد ص ۵۳۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دو خصوصیتیں ایک منافق انسان کی ذات میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ ایک پسندیدہ اخلاق۔ دوسرے دینی احکام و مسائل میں کماحقہ بصیرت پیدا کرنا۔

۷۹۔ علم فقہ سیکھنا بہترین عبادت ہے

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل العبادۃ الفقہ وافضل الدین الورع (منیۃ المرید ص ۵۳۲)

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بہترین عبادت خدا فقہی علوم کو حاصل کرنا اور احکام و مسائل کو سمجھنا ہے۔ اور دینداری کا بہترین راستہ پرہیزگاری ہے۔

۸۰۔ جب اللہ کسی کو خیر پہنچانا چاہتا ہے

عن حماد بن عثمان قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا "فقہہ فی الدین (آداب تعلیم تعلم در اسلام ص ۵۳۲)

حماد بن عثمان نے یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آنجناب نے یوں ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کسی بندے کو خیر پہنچانا اور خوش نصیب بنانا چاہتا ہے تو اس کو دینی احکام و مسائل سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

۸۱۔ دین کا ستون فقہی علوم ہیں

قال الصادق علیہ السلام لكل شیء عماد و عماد الدین الفقہ -

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہر چیز کے لئے ایک ستون ہوتا ہے اور دین اسلام کا ستون فقہی مسائل و احکام ہیں۔

۸۲۔ علم فقہ چاند کی مانند ہے

الفقہ فی سائر العلوم كالقمر البازغ فی النجوم -

علم فقہ علوم میں اس طرح ہے جس طرح ستاروں کے درمیان چمکنے والا چودھویں کا چاند۔

۸۳۔ مسائل فقہ نہ جاننے والے کو سخت تنبیہ

قال موسیٰ بن جعفر علیہ السلام لو رأیت شاباً من شبان جعفر لم یتفقہ فی الدین لضربتہ سوطاً" فی روايتہ اخرى لضربتہ عشرين سوطاً"۔

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا، اگر میں نے جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ جوانوں میں سے کسی ایک ایسے جوان کو دیکھا جو (بقدر واجب) فقہی مسائل و احکام سے واقف نہ ہو تو اس پر حد جاری کر کے کوڑے ماروں گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں اسے بیس کوڑے ماروں گا۔

۸۴۔ فقہاء پیغمبروں کے وارث ہیں

قال علی علیہ السلام فی وصیتہ لابنہ محمد بن الحنفیۃ
رضی اللہ عنہ یا نبی تفقہ فی الدین فان الفقہاء وزئۃ
الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دیناراً و لادرہما
ولکنہم ورثوا العلم فمن اخذ منه اخذ بحظ وافر (من
لابن جریر ج ۴ ص ۲۷۷)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنی وصیت کے ضمن میں اپنے فرزند
گرامی محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا۔ اے بیٹا،
دینی احکام و مسائل میں بصیرت پیدا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ فقہاء کرام
پیغمبروں کے وارث ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ انبیاء عظام علیہم السلام
نے کوئی درہم و دینار (اپنے جانشینوں کے لئے) نہیں چھوڑا۔ اگر چھوڑا
ہے تو علم کی میراث ہے۔ جس نے علم پایا، اس نے بہت کچھ حاصل کیا اور
فیضیاب ہوا۔

۸۵۔ علم فقہ بصیرت کی چابی ہے

قال الامام کاظم علیہ السلام تفقہوا فی دین اللہ فان
الفقہ مفتاح البصیرۃ و تمام العبادۃ والسبب الی
المنازل الرفیعۃ والترتب الجلیلۃ فی الدین والدنیا

وفضل الفقہ علی العابد کفضل الشمس علی الکواکب
ومن لم یتفقہ فی دینہ لم یرض اللہ لہ عملاً۔

باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، آمین خدا
(فقی مسائل و احکام) کو سیکھو کہ علم فقہ بصیرت کی چابی اور عبادت و
اعمال کے سرحد کمال تک پہنچنے کا ذریعہ، دین و دنیا کے بلند ترین مقامات پر
فائز ہونے کا وسیلہ اور اعلیٰ ترین درجات حاصل کرنے کا سبب ہے۔ عابد
کی نسبت فقیہ کی امتیازی شان و فضیلت ایسی ہے جس طرح سورج کی
فضیلت ستاروں پر۔ اور جو کوئی دین خدا میں مسائل و احکام سیکھنے سے کام
نہ لے گا، خدا اس کے اعمال سے راضی نہ ہوگا۔

۸۶۔ فقہ کی علامت حلم و علم اور سکوت ہے

وقال علیہ السلام ان من علامات الفقہ العلم والعلم
والصمت باب من ابواب الحکمۃ ان الصمت یکسب
المحبۃ انه دلیل کل خیر (تحف ص ۵۲۳)

اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا، فقہ (دینی بصیرت حاصل ہونے)
کی علامت حلم، علم اور خاموشی ہے۔ خاموشی حکمت کے دروازوں میں
سے ایک دروازہ ہے۔ بے شک سکوت محبت کو پروان چڑھاتی ہے۔ اور ہر
چیز کا سرچشمہ ہے۔

۸۷۔ اپنی کتابوں کی حفاظت کرو

قال عبید بن زرارۃ سمعت عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال احتفظوا بکتبکم فانکم سوف تحتاجون الیہا (منیۃ
المريد)

جناب عبید بن زرارہ کہتے ہیں، میں نے ابا عبد اللہ امام جعفر صادق
علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، تم اپنی کتابوں کی اچھی طرح
حفاظت کرو۔ چونکہ آنے والے زمانے میں تمہیں ان کی ضرورت پڑے
گی۔

۸۸۔ کتابوں کی نشر و اشاعت کرو

عن مفضل بن عمر قال لی ابو عبد اللہ اکتب و بث
علمک فی اخوانک فان مت فاورث کتبک بینک فانہ
یأتی علی الناس زمان ہرج لایأ نسون فیہ الا بکتبہم
(منیۃ المريد ص ۳۸۳)

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ
سے فرمایا، کتابیں لکھو اور اپنے علم کو دینی بھائیوں کے درمیان نشر و
اشاعت کے ذریعے پھیلاؤ۔ اگر تم اس دنیا سے چل بے تو ان کتابوں کو
اپنی اولاد کے لئے ورثے میں چھوڑ دو چونکہ عنقریب لوگوں کے سامنے ایسا

پر آشوب زمانہ آئے گا جس میں اپنی محفوظ کتابوں کے سوا انس لینے یا
تبادلہ نظر کا لطف اٹھانے کے لئے اور کوئی چیز میسر نہ آئے گی۔

۸۹۔ خط لکھو تو اس پر مٹی پھیر دو

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ اذا کتب احدکم کتابا فلیترہ فانہ انجح (منیۃ المريد
ص ۱۶۹)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب کوئی
خط تحریر کرے تو اس پر مٹی لگا دے۔ اس طرح خط محفوظ رہے گا اور جس
مقصد کے لئے لکھا گیا ہوگا، اس میں کامیابی ہوگی۔

۹۰۔ کتاب کے صفحات آتش جہنم کیلئے پردہ ہوں گی

عن کتاب امالی الصدوق علیہ الرحمۃ والرضوان قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان المؤمن اذا مات
و ترک ورقته واحده علیہا علم کانت الورقة سترا
فیما بینہ و بین النار واعطاه اللہ تعالیٰ بکل حرف
مدینۃ اوسع من الدنیا وما فیہا -

رئیس المحدثین جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب امالی میں

روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی مومن اس دنیا سے رحلت کر جاتا ہے جبکہ وہ اس دنیا میں ایک ایسا ورقہ چھوڑ گیا ہو جس پر علم دین کی باتیں تحریر ہوں تو یہی ورقہ قیامت کے روز آتش جہنم اور اس کے درمیان حفاظتی پردہ ٹھہرتا ہوگا اور خداوند عالم اس کے ہر ایک حرف کے عوض دنیا کے طول وعرض سے وسیع تر اور جو کچھ اس دنیا میں موجود ہے، ان سے بہتر صلہ عطا فرمائے گا۔

۹۱۔ جن لوگوں نے صرف کتب کے ذریعے ہدایت پائی

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا علي أعجب الناس إيماناً وأعظمهم يقيناً " قوم يكون في آخر الزمان لم يلحقوا النبي وحبب عنهم الحجة فامنوا بسواي على بياض (مكارم الاخلاق ص ۳۹۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا علی! لوگوں کے درمیان ایمان کے لحاظ سے زیادہ عجیب و غریب، اور یقین کے اعتبار سے بہت عظیم و بلند مرتبہ پر فائز آخر الزمان میں پیدا ہونے والے وہ گروہ ہیں جنہوں نے نہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا (نہ ان سے معجزے دیکھے) اور نہ پردہ غیب میں پوشیدہ حجت خدا (امام زمان عجل اللہ

تعالیٰ فرج) کو آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی سعادت ہوگی۔ باوجود اس کے صرف سفید کاغذ پر موجود کالے نقوش و خطوط (یا چھپی ہوئی سیاہی یعنی قرآن و سنت کتابوں کی صورت میں) دیکھ کر خدا و رسول اور امام پر یقین کے ساتھ مکمل ایمان لائیں گے۔

۹۲۔ ہمارے علوم و احکام زندہ رکھو

وعن عبد السلام بن صالح الهروي قال سمعت ابا الحسن الرضا عليه السلام يقول رحم الله عبداً " احبب امرنا فقلت له فكيف يحبب امركم؟ قال عليه السلام يتعلم علومنا ويعلمها الناس فان الناس لو علموا محاسن كلامنا لا تبعونا (معاني الاخبار ص ۱۸۰)

جناب صالح ہروی کا بیٹا عبد السلام کتا ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام کے زبان مبارک سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ جو کوئی ہم آل محمد علیہم السلام کا امر (تعلیمات) زندہ کرے (اس کے بارے میں میری دعا ہے کہ) اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ (راوی کتا ہے) میں نے آنحضرت سے پوچھا۔ اے مولا (واضح فرمائیے) ہم آپ کے "امر" کو کیسے زندہ کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے علوم خود سیکھیں پھر لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ اگر لوگ

ہمارے کلام کی حسن و خوبی اور حقائق کو درک کریں تو ضرور ہماری پیروی کریں گے۔

۹۳۔ جس کی عقل نہیں اس کا دین نہیں

قال صلى الله عليه وآله وسلم انما يدرك الخير كله بالعقل، ولا دين لمن لا عقل له (تحف ص ۵۸)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمام نیکیوں کو عقل کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے (اس لئے) جس کی عقل نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

۹۴۔ رزق کی تقسیم خدا کے ہاتھ میں ہے

قال على عليه السلام وكلّ الرزق بالحق، وكلّ الحرمان بالعقل، و وكلّ البلاء بالصبر (تحف ص ۲۳۱)

(رزق کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے) بے وقوف لوگ روزی پاتے ہیں جبکہ عقلمند رزق سے محروم رہتے ہیں اور صبر و تحمل سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ (اس حدیث شریف کو مولانا رومی نے اپنے ایک شعر میں بہترین پیرائے میں ادا کیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ رزق کی تقسیم اگر عقل؟؟؟ کی بنیاد پر کی جاتی تو دنیا کے تمام بے وقوف بھوکے مر جاتے)

۹۵۔ صاحبان عقل دنیا پرستی نہیں کرتے

يا هشام ان مثل الدنيا كمثل الحمّة، مستهالين وفي جوفها سمّ القاتل، يحذرها الرجال ذوى العقول، ويهوى اليها الصبيان يا ايديهم -

اے ہشام دنیا کی مثال سانپ کی مانند ہے۔ جس کی بیرونی جلد نرم اور اندرونی حصے میں سم قاتل ہے۔ صاحبان عقل و ہوش اس سے پرہیز کرتے ہیں اور بچے والمانہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔

۹۶۔ عقل انسان کا دوست اور جہالت اسکی دشمن ہے

قال الامام الصادق عليه السلام: صديق كل امرء عقله، وعدوه جهله -

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہر شخص کا دوست اس کی عقل اور دشمن اس کی جہالت ہے۔

۹۷۔ حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

يا نبی اضمم آراء الرجال بعضها الى بعض، ثم اختر اقربها الى الصواب، وابتعد ما من الارتباب (من لا يحضر ج ۴ ص ۲۷۶)

اے بیٹا (محمد بن الحنفیہ) تم لوگوں کے مختلف آراء کو اکٹھا کر کے ایک دوسرے سے موازنہ کرو۔ پھر اسی رائے کو اپنا لوجو خیر و صلاح سے

بہت نزدیک ہو۔ اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔

۹۸۔ مجلس میں اپنے مقام سے نیچے بیٹھ جاؤ

قال الحسن العسكري عليه السلام من رضى بدون الشرف من المجلس لم يزل الله و ملائكتہ يصلون عليه حتى يقوم (تحف ص ۵۷)

امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جو شخص مجلس میں اپنے مقام و مرتبہ سے نیچے بیٹھے۔ خدا اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اس پر اس وقت تک رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں جب تک وہ اٹھ نہ جائے۔

۹۹۔ راستہ گزرنے والوں کو بھی سلام کرو

قال الامام حسن العسكري عليه السلام من التواضع السلام على كل من يمر به والجلوس دون شرف المجلس (تحف ص ۵۸)

امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، راستے میں تمام گزرنے والوں کو سلام کرنا اور اپنے مقام و مرتبہ سے نیچے درجے پر بیٹھنا فروتنی کی علامت ہے۔

۱۰۰۔ فقط نماز روزہ پر عبادت منحصر نہیں

قال الامام حسن العسكري عليه السلام ليست العبادة كثرة الصيام والصلوة وانما العبادة كثرة التفكير في امر الله (تحف ص ۵۸۱)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا، نماز و روزہ کثرت سے انجام دینا عبادت نہیں بلکہ پروردگار عالم کے امور اور تخلیقات کے بارے میں غور و فکر کرنے کا نام عبادت ہے۔

۱۰۱۔ قال امير المؤمنين عليه السلام لا عبادة كاداء الفرائض -

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، کوئی بندگی فرائض کے ادا کرنے کے مانند نہیں ہے۔ گویا اصل عبادت واجبات کا ادا کرنا ہے۔

۱۰۲۔ قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم افضل العبادة الفقه -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بہترین عبادت دین الہی کے مسائل و احکام کا سمجھنا ہے۔

۱۰۳۔ عقیقہ کی اہمیت و آداب

عَقَوْا عَنْ اَوْلَادِكُمْ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَ تَصَدَّقُوا اِذَا حَلَقْتُمْ رُؤُسَهُمْ بِوِزْنِ شَعْوَرِهِمْ فَضْتَهُ“ فَانَّهُ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ (تعفص ۱۱۱)

(حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا) تم اپنے بچوں کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرو۔ جب ان کے سر کے بال اتارو تو اس کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ یہ کام ہر مسلمان پر واجب ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین (علیہم السلام) کے لئے بھی ایسا ہی کیا۔

۱۰۴۔ عقیقہ نہ کرنے سے بچہ بلاؤں میں مبتلا رہتا ہے

فخر المحدثین الحاج شیخ عباس قتی طاب ثراہ مفاہیح الجنان کے حاشیہ صفحہ ۹۵ پر آداب عقیقہ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ حلیۃ المتقین میں علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فرزند کا عقیقہ سنت موکدہ ہے۔ ہر اس شخص پر جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور بعض علماء امامیہ واجب جانتے ہیں۔ بہتر ہے کہ پیدا ہونے کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے۔ اگر تاخیر ہو جائے تو بچے کے بالغ ہونے تک باپ پر سنت ہے۔ بعد از بلوغ مزید تاخیر ہو تو آخر عمر تک خود انسان کو عقیقہ کرنا چاہئے۔ بہت سی معتبر

احادیث میں ہے کہ جس کے یہاں فرزند ہو اس پر عقیقہ واجب ہے۔ اس بارے میں بھی بہت احادیث ہیں کہ ہر نومولود عقیقہ کا گرو ہوتا ہے۔ یعنی جان کا بدلہ ہے۔ گویا اگر عقیقہ نہ کیا جائے تو بلاؤں و پریشانیوں میں گرفتار رہنے اور جلد مرنے کا خدشہ لاحق رہتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، عقیقہ دولت مند اور فقیر دونوں پر لازمی ہے۔

۱۰۵۔ خدا کھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے

کسی نے آنحضرت سے دریافت کیا کہ میں نے گوسفند تلاش کیا مگر نہیں ملا۔ کیا اس کے عوض میں اس کی رقم راہ خدا میں صدقہ کر سکتا ہوں؟ امام نے جواباً فرمایا، اور تلاش کرو شاید مل جائے۔ خدا کھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے۔

عقیقہ کے سلسلے میں یہاں تک تاکید ہے کہ بچہ جس دن پیدا ہوا ہو، اور اسی دن بعد از ظہر مرجائے، تو بھی عقیقہ کرے۔

۱۰۶۔ بڑھاپے میں بھی عقیقہ کیا کرو

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، فرزند رسول مجھے معلوم نہیں کہ میرے والد نے میرا عقیقہ کیا تھا یا نہیں؟ امام نے فرمایا، تم عقیقہ کرلو۔ راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے اپنے بڑھاپے میں عقیقہ کیا۔

۱۰۷۔ آداب عقیقہ

عقیقہ کے آداب و طریقہ کار کے سلسلے میں امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ دنبہ، بکری اور اونٹ کا (جو جانور بھی ذبح کیا جائے) ایک چوتھائی حصہ دائی کو دیا جائے۔ اگر دائی نہ ہو تو اس کی ماں کو دیا جائے۔ پھر وہ جسے چاہے دے سکتی ہے۔ باقی کم از کم دس مسلمانوں کے درمیان تقسیم کریں۔ عقیقہ کا گوشت والدین کو نہیں کھانا چاہئے۔

۱۰۸۔ عقیقہ کے جانور کے اوصاف

عقیقہ میں اگر اونٹ ذبح کرنا ہو تو پانچ سال کا ہونا چاہئے۔ بکری ہو تو دو سال کی اور دنبہ ہو تو سات مہینے کا۔ البتہ یہ مذکورہ جانور اس سے زیادہ عمر کے ہوں تو اور بہتر ہے۔

دنبہ خسی نہ ہو، سینگ ٹوٹی ہوئی نہ ہو، کان کٹا یا چھدا نہ ہو۔ اس کے علاوہ بہت کمزور، ٹانگڑا اور عیب دار نہ ہو۔

علماء کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ لڑکے کا عقیقہ ہو تو نر اور لڑکی کا عقیقہ ہو تو مادہ جانور ہونا چاہئے۔

عقیقہ کا گوشت پکا کر صالح اور نیک افراد کی دعوت کرنا بھی زیادہ بہتر ہے۔ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہیں، ہڈی کپڑے میں لپیٹنا یا دفن کرنا کسی معصوم سے منقول نہیں۔

۱۰۹۔ صدقہ غضب خدا کو دور کرتا ہے

تصدقوا بالیل فان صدقته الیل تطفئ غضب الرب
رات کے وقت صدقہ دیا کرو چونکہ رات کے صدقے سے پروردگار کے غضب کا شعلہ بجھ جاتا ہے۔

۱۱۰۔ خدا خود صدقات کو وصول کرتا ہے

ویرد الذی بنا ولہ یدہ الی فیہ فلیقبلہا فان اللہ باخذہا
قبل ان تقع فی ید السائل قال اللہ تبارک و تعالیٰ
”وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ“ (تحف ص ۱۱۱)

اور ارشاد فرمایا، صدقہ کے ساتھ ہاتھ سائل کی طرف لمبا کرنے کے بعد واپس لے۔ پھر صدقے کو بوسہ دو کیونکہ صدقہ سائل کے ہاتھ بھینچنے سے پہلے خدا خود وصول کرتا ہے۔ جیسا کہ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ ان اللہ یقبل التوبۃ ویأخذ الصدقات ”خدا بندوں کی توبہ کو قبول اور صدقات کو اپنی دست قدرت سے وصول کرتا ہے۔“

۱۱۱۔ انفاق کرنے والا مجاہد کا درجہ رکھتا ہے

انفقوا مما رزقکم اللہ فان المنفق فی بمنزلتہ المجاہد فی سبیل اللہ فمن ابقن بالخلف انفق و سخت نفسه بذالک

(تحفہ ص ۱۱۲)

خدا نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں انفاق (صدقہ) کرو۔ انفاق کرنے والے کی حیثیت مجاہد راہ خدا جیسی ہے۔ پس ہر وہ شخص جسے اجر صلہ کا یقین ہو وہ فیاضی سے انفاق کرتا ہے اور اس کا نفس مطمئن ہوتا ہے۔

۱۱۲۔ صدقہ و خیرات پہلے اپنے رشتہ داروں کو دے دو

یا علی لا صدقۃ و ذرہم محتاج (من لا یحضرہ ج ۴ ص ۲۹۷)

یا علی وہ صدقہ نہیں ہے جو قریبی رشتہ دار کے محتاج ہوتے ہوئے کسی غیر کو دیا جائے۔ یعنی پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کی ضرورت پوری کرو، بعد میں دوسروں کی۔

۱۱۳۔ استغفار کے فوائد

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال - من اکثر الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ھم فرجاً و من کل ضیق مخرجاً و رزق لہ من حیث لا یحتسب (عدۃ الداعی ص ۲۶۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کثرت سے استغفار (طلب مغفرت) کرے تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کے غم و اندوہ سے نجات

دے گا۔ ہر قسم کی تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کرے گا اور جہان سے وہم و گمان نہیں وہاں سے رزق پہنچا دے گا۔

مزید ارشاد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر صبح ستر مرتبہ استغفر اللہ اور ستر مرتبہ اتوب الی اللہ پڑھتے تھے۔ و قال صلی اللہ علیہ وآلہ خیر الدعاء الاستغفار اور فرمایا استغفار بہترین دعا ہے۔

۱۱۴۔ آنکھوں کی شفا کیلئے آیت الکرسی پڑھو

اذا شکى احدکم عینہ فلیقرء آیتہ الكرسي ولیضمیر فی نفسہ انھا تبرأ فانہ یعا فی انشاء اللہ -

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کسی کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو دل میں شفا کی نیت کرو اور پھر آیت الکرسی کی تلاوت کرو، انشاء اللہ شفا پاؤ گے۔

۱۱۵۔ ہولناک واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی اذا ہالک امرت فقل اللھم بحق محمدؐ وال محمدؐ الا فوجت عني (تحفہ ص ۱۱۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی

ہولناک واقعہ پیش آئے تو یہ دعا (اللَّهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا
فَوَجَّتْ عَنِّي) پڑھو۔

۱۱۶۔ اگر راستہ بھول جاؤ

من ضل منکم فی سفر اوخاف علی نفسه فليناد "يَا صَالِحُ
اَغْنِنِي" فان فی اخوانکم الجن من اذا سمع الصوت
اجاب وارشد الضال منکم و حبس علیہ دابۃ (تحف ص ۱۱۱)
جو شخص دوران سفر راستہ بھول جائے یا اپنی جان کا خوف محسوس
کے تو پکار کر کہے "يَا صَالِحُ اَغْنِنِي" (اے صالح شخص میری
فریاد کو پہنچو) چونکہ تمہارے جن بھائیوں کے درمیان ایسے افراد بھی
موجود ہیں جو اس آواز کو سن کر جواب دیتے ہیں۔ اور بھٹکے ہوئے کی
رہنمائی کرتے ہیں (اگر گم شدہ حیوان ہے تو اس کو روک لیتے ہیں)۔

۱۱۷۔ اگر بچھو کا خوف ہو

ومن خاف العقرب فليقرأ اور جسے بچھو کا خوف ہو وہ اس آیت
مبارکہ کو پڑھے سلام علی نوح فی العالمین انا کذاک فجری
المحسین انہ من عبادنا المؤمنین (تحف ص ۱۱۱)
۱۱۸۔ اگر شیر کا ڈر ہو

ومن خاف منکم الاسد علی نفسه و دابۃ و غنمہ فليخط

علیہا خطتہ" ولیقل "اللہم رب دانیال والجب وکل اسد
مستأسد احفظنی و غنمی" (تحف العقول ص ۱۱۱)

اور اگر تم میں سے کوئی شخص شیر سے اپنی جان یا مویشی کے بارے
میں خوف کھائے تو وہ اپنے اور مویشیوں کے چاروں طرف زمین پر دائرہ
کھینچے اور کہے اللَّهُمَّ رَبَّ دَانِيَالِ وَالْجَبِّ وَكُلِّ اسَدٍ مُسْتَأْسِدٍ
اِحْفَظْنِي وَغَنَمِي۔ یعنی اے میرے معبود اے دانیال (علیہ السلام)
اور کنویں (کا پروردگار) تو میری جان اور میرے مال مویشی کی حفاظت
فرما۔

روایت ہے کہ بخت نصر بادشاہ کے زمانے میں بنی اسرائیل کے
بزرگوار پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام کو قید کر کے بابل پہنچایا گیا اور وہاں
ان کو ایک کنویں میں جہاں شیر موجود تھے پھینک دیا گیا۔ پروردگار نے
انہیں شیروں کے گزند سے محفوظ رکھا اور دوسرے دن آپ صبح و سالم
پائے گئے۔

۱۱۹۔ اگر پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ ہو

ومن خاف منکم الغرق فليقل اور تم میں سے پانی میں ڈوبنے کا
خوف ہو تو اس آیت کو پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبَهَا وَ مَرْسَهَا اِنَّ
رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُ اللّٰهِ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا" قبضتہ یوم

الْقِيَامَةِ وَالسَّمُوتِ مَطُوبَاتٌ يَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

۱۲۰۔ ہر تکلیف اپنے ہی اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے

تَوَقُّوا الذُّنُوبَ فَمَا مِنْ بَلِيَّةٍ وَلَا نَقْصِ رِزْقٍ إِلَّا بِذَنْبٍ حَتَّى
الْغَدَشِ وَالنَّكْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ يَقُولُ "مَا أَصَابَكُمْ
مِنْ مَصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ" (تحف
العقول)

”تم اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ۔ کیونکہ کسی قسم کی مصیبت و بلا،
رزق میں کمی یہاں تک کہ خراش بدن اور ٹھوکر کھانا بھی گناہوں میں
ملوث ہوئے بغیر نہیں ہو سکتا چنانچہ خدائے عزوجل فرماتا ہے ”اور جو
مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کے کثرت سے ہوتا ہے
اور اس پر بھی وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے“ (سورہ شوریٰ۔ آیت ۳۰)

۱۲۱۔ کلام تمہارے اعمال کا جزو ہیں

إِحْسَبُوا كَلَامَكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ يَقُلُّ كَلَامُكُمْ إِلَّا فِي الْخَيْرِ
(تحف ص ۱۱۲)

تم اپنے کلام کو اپنے اعمال کا جز سمجھو قیامت کے دن اس کے
متعلق پرسش ہوگی۔ امور خیر کے علاوہ کم گفتگو کرو۔

۱۲۲۔ عید کا دن اور کھیل کود کا مقابلہ

وَمَرَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي يَوْمٍ فَطَرَ بِقَوْمٍ يَلْعَبُونَ وَ يَضْحَكُونَ
فَوَقَفَ عَلَى رُؤُسِهِمْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ
مُضْمَرًا "لَخَلْقِهِ" فَيَسْبِقُونَ فِيهِ بِطَاعَتِهِ إِلَى مَرْضَاتِهِ فَسَبَقَ
قَوْمٌ فَفَازُوا وَ قَصَرَ آخَرُونَ فَخَابُوا -

فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ ضَاحِكٍ وَلَا عِبٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي
يُنَابِ فِيهِ الْمُحْسِنُونَ وَيَخْصِرُ فِيهِ الْمُبْطِلُونَ وَأَيُّمَ اللَّهِ لَوْ
كَشَفَ الْغَطَاءَ لَعَلِمُوا أَنَّ الْمُحْسِنَ مَشْغُولٌ بِأَحْسَانِهِ وَالْمُسِيءَ
مَشْغُولٌ بِأَسَائَتِهِ ثُمَّ مَضَى -

عید کے دن حضرت علی علیہ السلام نے راہ چلتے ہوئے ایک ایسے گروہ
کو دیکھا جو عید فطر کے دن ایک دوسرے کے ساتھ کھیل کود میں مصروف
اور تہمت لگا رہے تھے۔ آپ ان کے نزدیک جا کر کھڑے ہوئے اور فرمایا
”پروردگار عالم نے ماہ رمضان کو لوگوں کے لئے مقابلے کا میدان قرار دیا
ہے تاکہ وہ اطاعت و عبادت کے ذریعے ایک دوسرے پر سبقت لے
جاتے ہوئے اس کی خوشنودی و رضا حاصل کریں۔ ایک گروہ نے سبقت لی
اور کامیاب ہو گئے جبکہ دوسرا گروہ پیچھے رہ کر ناکام و محروم ہو گیا۔ ان
لوگوں پر ازبس تعجب و حیرانی ہے جو ایسے دنوں میں کھیل کود میں مصروف

ہیں جبکہ نیک عمل کرنے والوں کو اپنے عمل کی جزا ملتی ہے۔ اور دوسری طرف باطل کی راہ پر گامزن افراد نقصان اٹھا رہے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر پردے اٹھا دیئے جائیں (اور لوگ حقیقت حال کو آنکھوں سے دیکھ لیں) تو کھیل کود اور ہنسی میں مصروف افراد کو معلوم ہوگا کہ نیک انسان اپنی نیکی کی جزا اور بدکردار اپنے کئے کے پچھتاوے میں گرفتار ہیں۔ ”اس کے بعد آپ تشریف لے گئے۔

۱۲۳۔ جیسا گناہ ویسی بلا

كَلَّمَا أَحَدُ النَّاسِ مِنَ الذَّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ
أَحَدٌ اللَّهُ لَهُمُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْدُونَ (تحف
ص ۳۸۲)

جب بھی لوگ ایسے نئے گناہوں سے آلودہ ہوتے ہیں اور گناہ کے نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں جن کو پہلے سے نہیں جانتے تھے خدا بھی ویسے ہی تازہ تازہ بلائیں ان پر مسلط کرتا ہے جن کا علم ان کو پہلے سے حاصل نہیں ہے۔

۱۲۴۔ آخر الزمان کے لوگ بھیڑیے جیسے ہوں گے

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
يَكُونُ النَّاسُ فِيهِ ذُنَابًا "فَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذِيئًا" أَكَلَتْهُ الذِّئَابُ

(تحف ص ۵۸)

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کے سامنے ایک ایسا سخت زمانہ آئے گا کہ اکثر لوگ اس زمانے میں چیرپھاڑ کرنے والے خونخوار بھیڑیے کی طرح ہوں گے۔ اگر ایک آدھ ایسے نہ ہوں تو دوسرے بھیڑیے اس کو بھی چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے۔

۱۲۵۔ دین کی تباہی پر افسوس نہ ہوگا

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
لَا يَبَالِي الرَّجُلُ مَا تَلَفَ مِنْ دِينِهِ إِذَا سَلِمَتْ لَهُ دُنْيَاهُ (تحف
ص ۵۷)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کے سامنے ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ دنیا میں خوشحال اور پر آسائش ہوں گے۔ اس وقت انہیں اپنے دین کی تباہی پر کوئی افسوس اور پرواہ نہ ہوگی۔

۱۲۶۔ قرب قیامت دو چیزیں نایاب ہوں گی

أَقْلَ مَا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اخُ بُوْثُقٌ بِهٖ أَوْ دِرْهَمٌ مِنْ
حَلَالٍ (تحف ص ۵۸)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، آخری زمانے میں

دو چیزیں کمیاب ترین ہو جائیں گی۔ پہلا ایسا دوست جس پر مکمل اعتماد و بھروسہ کیا جاسکے۔ دوسرا رزق حلال (جس میں ذرہ برابر شک نہ ہو)۔

۱۲۷۔ مومن کی تحقیر کرنے والے کو خدا ذلیل کرتا ہے

لَا تَحْتَقِرُوا ضِعْفًا اخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُ مِنْ أَحْتَقِرَ مُؤْمِنًا حَقَرَهُ اللَّهُ وَلَمْ يَجْمَعْ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ (تحف ص ۱۰۶)
تم اپنے کمزور بھائیوں کی تحقیر نہ کرنا۔ جس نے کسی مومن کی تحقیر کی، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ اور روز قیامت ان دونوں کو بہشت میں اکٹھا نہیں کرے گا مگر یہ کہ برادر مومن کو ذلیل کرنے والا توبہ کرے۔

۱۲۸۔ اپنے بھائی کی رہنمائی کرو

الْمُسْلِمُ مِرَاةٌ أَخِيهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ أَخِيكُمْ هَفْوَةً فَلَا تَكُونُوا عَلَيْهِ أَبَاً" وارشاد وہ و انصحوہ لہ و ترفقو بہ -

مسلمان، مسلمان بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر تمہارے بھائی سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے تو سب مل کر شور و ملامت نہ کرو بلکہ اس کی رہنمائی کرو۔ اس کو نصیحت کرو اور اس کے ساتھ نرمی و اچھے سلوک سے پیش آؤ۔

۱۲۹۔ مومن کی توہین خدا کی توہین ہے

إِلَّا وَمَنْ اسْتَخَفَّ بِفَقِيرٍ مُسْلِمٍ فَقَدْ اسْتَخَفَّ بِحَقِّ اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْتَخَفُّ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ -

فرمایا خبردار، جو شخص کسی مسلمان فقیر کی توہین کرے تو حقیقت میں اس نے اللہ تعالیٰ کی بے احترامی کی ہے۔ اور قیامت کے دن خداوند عالم اس کو ذلیل کرے گا مگر وہ اپنے کئے سے پشیمان ہو کر توبہ کرے۔

۱۳۰۔ بیوی اور چھوٹے بچے کو لب سے چومنا جائز ہے

قَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ الْقَبْلَةُ عَلَى الْفَمِ إِلَّا لِلزَّوْجَةِ وَالْوَلَدِ الصَّغِيرِ (تحف ص ۳۸۱)

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا، بیوی اور چھوٹے بچوں کے علاوہ کسی اور کے لب چومنا جائز نہیں۔

۱۳۱۔ کسی کا ہاتھ چومنا درست نہیں

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَقْبَلُ الرَّجُلُ يَدَ الرَّجُلِ فَإِنْ قَبَلَتْهُ يَدُهُ كَالصَّلَاةِ لَهُ (تحف ص ۵۲۸)

اور آنحضرت نے ارشاد فرمایا، ایک مرد کو دوسرے کے ہاتھوں کا بوسہ نہیں لینا چاہئے کیونکہ دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دینا ایسا ہے جیسا کہ اس کے لئے نماز پڑھتا ہے۔

۱۳۲۔ مؤمن کی پیشانی کا بوسہ لو

قال عليه السلام اذا لقي احدكم اخاه فليقبل موضع النور
من جبهته (تحف ص ۲۶۸)

حضرت علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰت والسلام نے فرمایا، جب تم
میں سے کوئی اپنے برادر (دینی) سے ملاقات کرے تو اس کی پیشانی کے
نورانی مقام (محل سجدہ) کو بوسہ دے۔

۱۳۳۔ مصافحہ کرو

قال صلى الله عليه واله تصافحوا فان التصافح يذهب
السُّخْمَةَ (تحف ص ۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ایک دوسرے سے
مصافحہ کرو کہ مصافحہ کینہ و دشمنی کو دور کرتا ہے۔

۱۳۴۔ اپنے گھر میں داخل ہو تو بیوی بچوں کو سلام کرو

اذا دخل احدكم منزله فليسلم على اهله فان لم يكن
اهل فليقل "السَّلامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنا" ويقراء قل هو الله
احد حين يدخل منزله فانه ينفي الفقر (تحف ص ۱۱۹)

تم میں سے کوئی جب گھر میں داخل ہو تو گھروالوں کو سلام کرے۔ اگر
گھروالے نہ ہوں تو یوں کہے السلام علینا من ربنا اور گھر میں

داخل ہوتے وقت سورہ قل ہو اللہ پڑھے۔ چونکہ اس کی برکت سے فقر و
ناداری دور ہوتی ہے۔

۱۳۵۔ سلام سے پہلے کلام شروع نہ کرو

قال عليه السلام من بدأ بكلام قبل سلام فلا تجيبوه
(تحف ص ۳۱۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص سلام سے پہلے گفتگو کا
آغاز کرے تو اس کا جواب نہ دو۔

۱۳۶۔ اہل وطن سے ہاتھ ملاؤ، مسافر سے گلے ملو

قال عليه السلام ان تمام التَّحِيَّةَ للمقيم المصافحِ و تمام
التَّسْلِيمِ على المسافر المعانقِ (تحف ص ۱۱۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، وطن میں مقیم انسان کے لئے
سلام اس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب اس سے مصافحہ کرے (یعنی ہاتھ
ملائے) اور مسافر سے اس وقت کمال کو پہنچتا ہے جب اس سے معانقہ
کرے (یعنی گلے ملائے)۔

۱۳۷۔ نامحرم عورت سے ہاتھ ملانا حرام ہے مگر....

وسئل ابوبصير ابا عبد الله عليه السلام هل يباح الرجل
المرأة ليست له بذى محرم؟ قال: لا، الا من وراء

الثَّوْبِ (من لا يحضره ج ۴، ص ۳۰۰)

جناب ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔
مولا، کیا ناخرم عورت کے ساتھ کوئی مرد مصافحہ کر سکتا ہے؟ فرمایا۔ نہیں،
مگر جبکہ عورت کا ہاتھ کپڑے کے اندر چھپا ہو۔

۱۳۸۔ مونچھوں کو کٹوانا خوشبو لگانا سنت ہے

اخذ الشارب من النظافته وهو من السنن الطيب في
الشارب كرامته للكاتبين وهو من السنن -

مونچھیں کٹوانا پاکیزگی اور سنت ہے۔ مونچھوں کو خوشبو لگانا کرام
الکاتبین کے لئے احترام کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہے۔

۱۳۹۔ سفید بال نور ہیں

لا تنتفوا الشيب فانه نور ومن شاب شيبة في الاسلام
كانت له نور يوم القيامة -

سفید بالوں کو نہیں کاٹنا چاہئے۔ کیونکہ سفید بال نور ہیں۔ جو کوئی دین
اسلام کا پابند ہوتے ہوئے بال سفید ہو جائیں تو قیامت کے دن ہر بال نور
ثابت ہوگا۔

۱۴۰۔ بال زیادہ ہوں تو شہوت کم ہوتی ہے

فی روایت اسماعیل بن ابی زیاد عن جعفر بن محمد عن
ابنہ علیہما السلام قال قال علی علیہ السلام ما کثر
شعر رجل قط الا قلت شهوته (من لا يحضره ج ۳، ص ۳۰۳)
اسماعیل بن ابی زیاد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس مرد کے بدن پر بال
بہت زیادہ ہوں، اس کی شہوت (قوت باہ) کم ہوتی ہے۔

۱۴۱۔ دست سوال ہرگز دراز نہ کرے

اتبعوا قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فانه قال
من فتح على نفسه باب مسئلة فتح الله عليه باب الفقر -
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر
ارشاد فرمایا، تم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو۔ وہ
فرماتے تھے جو شخص سوال کے ایک دروازے کو اپنے لئے کھول دے تو
خدا فقر و مفلسی کے (تمام) دروازے اس کے لئے کھول دے گا۔

۱۴۲۔ سائل کے اظہار کرنے سے پہلے حاجت پوری کرو

ولا يكلف المرء اخاه الطلب اليه اذا عرف حاجته (تعف
ص ۱۰۶)

جب کسی کو پتہ چلے کہ اس کا برادر ایمانی اس کے پاس کوئی حاجت

لے کر آیا ہے تو پھر اسے اظہار کی تکلیف نہ دے اور اس کی حاجت پوری کر دے۔

۱۲۳۔ سائل کی دعا دوسرے کے حق میں قبول ہوتی ہے

اذا ناو لثم سائلنا "شينا" فسلوه ان يدعولكم" فانه يستجاب فيكم ولا يجاب في نفسه لانهم يكذبون (تحف العقول ص ۱۱۱)

فرمایا، جب سائل کو کچھ دو تو اس سے اپنے حق میں دعا کی درخواست کرو۔ تمہارے حق میں اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس کی دعا اپنے حق میں قبول نہیں ہوتی کیونکہ مانگنے والے (غالبا) جھوٹ بولتے ہیں۔

۱۲۴۔ امام حسین علیہ السلام سائل کو دو گنا غطا کیا

جاء رجل من الانصار يريد ان يسئله حاجته" فقال عليه السلام يا اخا الانصار صن وجهك عن بذلتك المسئلة وارفع حاجتك في رقعتي فاني ات فيها ماسارك ان شاء الله" فكتب" يا ابا عبد الله ان لفلان علي خمسمائة دينار وقد الح بي فكلمة ينظرني الى ميسرة" فلما قراء الحسين عليه السلام الرقعة دخل الى منزله فاخرج صرة" فيها الف دينار" وقال عليه السلام له اما خمس مائة فاقض

بها دينك واما خمس مائة فاستعن بها علي دهرک (تحف العقول ص ۲۸۱)

انصار میں سے ایک شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ حاجت اظہار کرنا چاہتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا، اے برادر انصاری اپنی آبرو کو محفوظ رکھو اور اپنی حاجت لکھ کر مجھے دے دو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم کو خوش کر دوں گا۔

سائل نے عریضہ میں لکھا "یا ابا عبد اللہ" میں فلاں شخص کا پانچ سو دینار کا مقروض ہوں۔ قرض خواہ نے بار بار تقاضا کر کے میرا جینا دو بھر کر رکھا ہے۔ آپ اس سے بات چیت کر کے پیسے ملنے تک مہلت دلا دیجئے۔"

حضرت امام حسین علیہ السلام رقعہ کا مطالعہ کر کے گھر میں داخل ہو گئے۔ آپ نے ایک تھیلی لا کر اسے دے دی جس میں ایک ہزار دینار تھے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا "پانچ سو دینار سے اپنا قرضہ ادا کر دو اور باقی پانچ سو دینار اپنی ضروریات میں خرچ کرو۔"

۱۲۵۔ سب کچھ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے

واخلص المسئلة لربك فان يده الخير والشر والاعطاء والمنع والصلته والحرمان (من لا يحضره ج ۳، ص ۲۷۶)

اور تم اپنی حاجت کو خلوص دل کے ساتھ اپنے رب کی بارگاہ سے

طلب کرو چونکہ تمام خیر و شر عطا کرنا یا نہ کرنا احسان کرنا و محروم کرنا قادر مطلق ہی کے اختیار میں ہے۔

۱۳۶۔ امام حسین علیہ السلام کی نصیحت

ولا ترفع حاجتك الا الى احد ثلاثه الى ذی دین
اور مروتہ اوحسب فاما ذوالدین فیصون دینہ واما
ذوالمروتہ فانه يستحی لمروتہ واما ذوالحسب فیعلم انک
لم تکرّم وجهک ان تبذلہ لہ فی حاجتک فهو یصون
وجهک ان یردک لغیر قضاء حاجتک (تحف العقول ص ۲۸۱)
(حضرت امام حسین علیہ السلام نے مرد انصاری سے مخاطب ہو کر
فرمایا) تین افراد کے علاوہ تم کسی کے سامنے اپنی حاجت بیان نہ کرنا۔

(۱) دیندار

(۲) جوانمرد

(۳) خاندانی شریف انسان سے

چونکہ دیندار شخص احکام دین کا پابند ہوتا ہے اس لئے تمہاری آبرو
کی لاج رکھے گا۔

جوانمرد اپنی مردانگی کی وجہ سے تمہیں ناامید واپس کرنے سے شرمندہ
ہوتا ہے۔

اور خاندانی شریف انسان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ تم نے
اپنی آبرو کو داؤ پر لگا کر نیازمندی کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے وہ تمہاری
آبرو کی حفاظت کی خاطر تمہیں خالی ہاتھ واپس نہیں کرے گا۔

۱۳۷۔ دانتوں سے ناخن نہ کاٹو

ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن تقليم الاظفار
بالانسان وعن السواک فی الحمام و التنجّع فی المساجد

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانتوں سے ناخن کاٹنے
حمام میں مسواک کرنے اور مسجدوں میں تھوکنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۸۔ کوڑا کرکٹ گھر میں نہ رکھو

وقال لا تبیتو القمامۃ فی بیوتکم و اخرجوها نهارا
فانہا مقعد الشیطان -

مزید ارشاد فرمایا تم رات کو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع مت
رکھو۔ دن ہی میں اسے باہر پھینک دو کیونکہ کوڑا کرکٹ شیطان کی بیٹھک
ہے۔

۱۳۹۔ قبلہ کی طرف مت تھو کو

لا یتفلّ المسلم فی القبلة فان فعل ناسیا فلیستغفر اللہ

مسلمان کو قبلہ کی طرف نہیں تھوکتا چاہئے۔ اگر غلطی سے ایسا کر لیا تو خداوند رحیم سے مغفرت طلب کرنا چاہئے۔

۱۵۰۔ غذا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھولو

غسل الیدین قبل الطعام وبعده زیادة فی الرزق غسل الاعیاد طهور لمن اراد طلب الحوائج بین یدئ اللہ عزوجل واتباع السننہ (تحف ص ۱۰۲)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھوں کا دھونا رزق میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ عید کے دنوں میں غسل کرنا خدای بزرگ و برتر سے طلب حاجت کرنے والوں کے لئے ضروری ہے۔ نیز یہ عمل سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے۔

۱۵۱۔ گرم غذا میں برکت نہیں

اقروا الحارّ حتی یبرد ویمکن فان رسول اللہ قال وقد قرب الیہ طعام حارّ اقروه حتی یبرد ویمکن وما کان اللہ لیطعمنا الحارّ والبرکتہ فی البارد والحار غیر ذی البرکتہ (تحف ص ۱۰۵)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا، گرم غذا کو تھوڑی دیر چھوڑ دو تاکہ ٹھنڈی اور کھانے کے قابل ہو جائے۔ چونکہ پیغمبر

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے گرم کھانا آیا تو آپ نے فرمایا رکھ دو تاکہ کچھ ٹھنڈا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی گرم کھانا نہیں کھلاتا (یعنی دنیا میں جس قدر غذائیں ہیں، فطری طور پر سرد پیدا کی ہیں) سرد غذا میں برکت ہے جبکہ گرم غذا میں برکت نہیں ہے۔

۱۵۲۔ غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاؤ

واذا جلس احدکم علی الطعام فلیجلس جلستہ العبد ویأکل علی الارض ولا یضع احد رجلہ علی الاخری ولا یتربع فانہا جلستہ یبغضہا اللہ ویمقت صاحبہا (تحف ص ۱۱۲)

اور جب تم میں سے کوئی دسترخوان پر بیٹھنا چاہے تو غلام کی طرح (تواضع و احترام کے ساتھ) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھائے۔ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر مت رکھو۔ نہ پالتی مار کر بیٹھو۔ یہ ایسی نشست ہے جسے اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اور اس طرح بیٹھنے والے پر غضب کرتا ہے۔

۱۵۳۔ کھانے سے پہلے نمک کھاؤ

قال امیر المؤمنین علیہ السلام من ابتداء بالمح اذہب اللہ عنہ سبعین داء لا یعلم الا اللہ (تحف ص ۱۱۶)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی کھانے کو نمک کے

ساتھ شروع کرے تو خداوند عالم ایسی ستر پیاریوں کو اس سے دور کرتا ہے جو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

۱۵۴۔ کھڑے ہو کر پانی مت پیو

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تشرب احدكم الماء قائما فانہ بورث الذاء الذي لا دواء له الا ان يعافى الله (تحف ص ۱۵)

حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا جس کے سبب سے ایسی بیماری پیدا ہوتی ہے کہ جس کی دوا نہ ہو، مگر یہ کہ خداوند قادر اسے شفا دے۔

۱۵۵۔ حیوانوں کی طرح پانی مت پیو

ونہی ان يشرب الماء كما تشرب البهائم وقال اشربوا بايديكم فانها افضل اوانيكم -

اور حیوانوں کی طرح پانی پینے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں سے پانی پو چلو تمہارے لئے بہترین (قدرتی) برتن ہے۔

۱۵۶۔ جنابت کی حالت میں غذا کھانا مکروہ ہے

عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الاكل على

الجنابة وقال انه بورث الفقر (من لا يحضره الفقيه ج ۴ ص ۲)

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابت کی حالت میں کسی چیز کو کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ عمل فقر کا باعث بنتا ہے۔

۱۵۷۔ غذا کھانے کے اوقات عمر میں شمار نہیں ہوتے

روى اطيولو الجلوس على الموائد فانها اوقات لا تحسب من اعماركم (الاختصاص ص ۲۵۲ بحوالہ بحار الانوار)

مروی ہے کہ تم دسترخوانوں پر دیر تک رہا کرو کیونکہ کھانا کھانے کے اوقات تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتے۔

۱۵۸۔ فاسق و فاجر کی تعریف سے پرہیز کرو

وقال صلى الله عليه وآله وسلم اذا مدح الفاجر اهتز العرش وغضب الرب (تحف العقول ص ۵۰)

حضرت خاتم المرسلین نے ارشاد فرمایا، جب کوئی فاسق و فاجر کی مدح کرتا ہے تو عرش الہی کانپ اٹھتا ہے اور پروردگار غضبناک ہوتا ہے۔

۱۵۹۔ جب کوئی نیکی کرے تو شکر یہ ادا کرو

قال صلى الله عليه وآله وسلم من اتى اليكم معروفا

فَكَافُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاثْنُوهُ فَإِنْ أَتَى جَزَاءُ (تعف ص ۵۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کرے، اس کا صلہ چکاؤ۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو اس کا زبانی شکریہ ادا کرو کیونکہ شکرگزاری اور قدردانی کا اظہار ایک قسم کا صلہ ہے۔

۱۶۰۔ بڑھاپے میں لالچ اور آرزو جوان ہو جاتی ہیں

قال صلى الله عليه وآله وسلم إذا هرم ابن آدم تشب منه اثنتان الحرص والامل (تعف ص ۶۰)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو صفیں جوان ہو جاتی ہیں۔ لالچ اور آرزو۔

۱۶۱۔ نوکدار جو تانہ پہنو

لا تَتَّخِذْ الْمَلَائِكَةَ حِذَاءُ فَرَعُونَ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ حَذَا الْمَلَائِكَةَ (تعف ص ۱۰۷)

تم نوکدار جو تانہ پہنو چونکہ فرعون ایسا جو تانہ پہنتا تھا۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس قسم کا جو تانہ ایجاد کیا۔

۱۶۲۔ آٹھ سالہ بچے کو نماز کی تعلیم دو

عَلِّمُوا صِبْيَانَكُمْ الصَّلَاةَ وَخُذْهُمْ بِهَا إِذَا بَلَغُوا ثَمَانِي سَنِينَ (تعف)

اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی مشق کراؤ۔ جب آٹھ سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھاؤ۔

۱۶۳۔ نماز شب کے بارے میں سخت تاکید

قال ابو عبد الله عليه السلام ليس من شيعتنا من لم يصل صلاة الليل (كفعمی بلد الامین)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے جو نماز شب نہیں پڑھتا۔

۱۶۴۔ نماز شب کے بارے میں مزید تاکید

وقال محمد بن علي الباقر عليه السلام من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يبيت الا بوتر (قلب سليم ج ۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جو شخص خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے نماز شب پڑھے بغیر پوری رات نہیں گزارنا چاہئے۔

۱۶۵۔ امام زمانہ علیہ السلام کی تاکید

حضرت ولی العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے ابن بابویہ قمی کو خط

لکھتے ہوئے تین بار تاکید فرمائی وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ اور تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو، تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو اور تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو۔

۱۶۶۔ نماز بہترین عمل ہے

اللہ اللہ فی الصلوة فانہا خیر العمل اَنہا عماد دینکم -
خدا را خدا را نماز کا خیال رکھو۔ یہ بہترین عمل ہے اور تمہارے دین کا ستون۔

۱۶۷۔ نماز شب صحت کیلئے مفید ہے

قیام اللیل مصحّۃً للبدن ورضی للرب وتعرض للرحمۃ وتمسک باخلاق النبین -

نماز شب کے لئے کھڑا ہونا صحت بدن کے لئے مفید اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث اور رحمت خدا شامل حال ہونے کا سبب ہے اور سحر خیزی تمام پیغمبروں کا اخلاق ہے۔

۱۶۸۔ نماز شب کی انتہائی تاکید

وما زال یوصینی بقیام اللیل حتی ظننت ان خیار امتی لن یناموا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور خداوند عالم

کی طرف سے بار بار نماز شب کے بارے میں تاکید ہوئی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید میری امت کے بہترین افراد رات کبھی نہیں سوئیں گے۔

۱۶۹۔ مردانگی کی تعریف

وسئل علیہ السلام ما المرءة؟ فقال لا تفعل شیئا فی السر تستحیی منه فی العلانیۃ (تحف ص ۲۵۰)
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا مردانگی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ کوئی ایسا کام چھپ کر نہ کرو جس کے ظاہر ہونے پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

۱۷۰۔ حضور قلب کے ساتھ دو رکعت نماز بہتر ہے...

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکعتان مقتصدتان فی التفکر خیر من قیام لیلۃ والقلب ساجد (مکارم ص ۳۶۷)
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو رکعت نماز درمیانہ انداز سے غور و فکر کے ساتھ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ یہ نسبت اس نماز کے جو حضور قلب کے بغیر رات بھر پڑھتے رہیں۔

۱۷۱۔ قرض رات بھر کا غم اور دن بھر کی ذلت ہے

قال الامام صادق علیہ السلام الدین غم باللیل و ذل

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا، قرض رات کے لئے غم و فکر اور دن کے لئے ذلت و رسوائی ہے۔

۱۷۲۔ استطاعت کے باوجود قرض نہ دینا کا نتیجہ

وَمَنْ أَحْتَاجَ إِلَيْهِ إِخْوَةُ الْمُسْلِمِ فِي قَرْضٍ وَهُوَ بِقَدْرِ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ رِيحَ الْجَنَّةِ (مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْقَقِيَّةُ ج ۳ ص ۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان سے قرضہ لینے پر محتاج ہو اور وہ مالی استطاعت بھی رکھتا ہو مگر دینے سے انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی خوشبو تک حرام قرار دے گا۔

۱۷۳۔ سود خوری گناہ کبیرہ ہے

يَا عَلِيُّ الرَّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا " فَأَيُّسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكَحَ

الرَّجُلُ امْرَأَةً فِي بَيْتِ الْحَرَامِ (مَنْ لَا يَحْضُرُهُ ج ۳ ص ۲۶۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا۔ اے علی، سود خوری کے ستر گناہ ہیں۔ سب سے کم گناہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی (نعوذ باللہ) کعبہ کے اندر اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہوا

۱۷۴۔ کنیت سے پکارنا احترام شخصیت ہے

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا ذَكَرْتَ الرَّجُلَ وَهُوَ حَاضِرٌ فَكُنْهُ وَإِذَا كَانَ غَائِبًا فَسَمِّهِ (تحف ص ۵۲۰)

آنحضرت نے مزید فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی موجودگی میں اس کی کنیت سے پکارو۔ اور اس کی غیر موجودگی میں نام کے ساتھ۔ (کنیت سے پکارنا احترام کا اظہار ہے جیسے ابوالحسن وغیرہ)

۱۷۵۔ منجم و کاہن پر یقین نہ کرے

وَنَهَى أَنْ اتَّبَعَ الْعُرَافِ وَقَالَ مَنْ اتَّاهُ وَصَلَّاهُ فَقَدْ بَرَى مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وآله وسلم)

اور عراف یعنی منجم اور کاہن کی باتوں پر یقین کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس بارے میں مزید ارشاد ہوا کہ جو کوئی چوری، گمشدگی اور غیبی باتیں بتانے کے لئے، ستارہ شناس (یا کاہن) کو بلائے اور ان کی تصدیق کرے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا ہے ان تمام سے وہ جدا ہوا (یعنی دین سے خارج ہو گیا)۔

رمل، جفر اور زانچہ بنانا یا مخصوص طریقے سے فال نکالنا یا طالع نامہ دیکھ کر یہ بتانا کہ فلاں آدمی چور ہے یا مسروقہ مال فلاں جگہ چھپا رکھا ہے۔

یا یہ جو مربع بنا کر اس کے کسی خانے میں سیای بھرتے ہیں، پھر کسی بچے کو دیتے ہیں۔ وہ بچہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی چور ہے وغیرہ۔ یا اولاد نہ ہونے یا ہونے کی خبر دیتا۔ یا یہ جو کہتے ہیں کہ جن کا پر لگ گیا ہے اور کالی سفید مرغی یا بکری کاٹو اور گوشت کو تقسیم کرو۔ یہ سب باتیں بافاق تمام فقہائے عظام کمانت ہے اور حرام ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کمانت کا کام کرے یا کوئی غیبی باتیں بتانے والے کے پاس جائے تاکہ وہ آئندہ وگزشتہ کے حالات بتا دے تو وہ شخص دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خارج ہو گیا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے کمانت کو حرام کمائی کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ (گناہان کبیرہ ج ۲، ص ۹۱) حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”تحریر الوسیلہ“ میں ارشاد فرماتے ہیں:

عمل السَّحْرِ و تعلیمہ و تعلّمہ و التَّكْسِبُ بہ حرام (مکاسب محرمة ص ۱۶)

جادو کا عمل سیکھنا، سکھانا اور اس کے ذریعے روزی کمانا حرام ہے۔

اس کے علاوہ حضرت الامام الخوئی مدظلہ العالی ”منہاج الصالحین“ ج ۲، ص ۸ پر لکھتے ہیں:

الکھانتہ حرام، وہی الاخبار من المغیبات یزعم انہ یخبر بہا بعض الجان۔

کاہن کا کام کرنا حرام ہے اور وہ غیب کی خبریں بتاتا ہے کہ کوئی جن اس کو آگاہ کرتا ہے۔

منہاج الصالحین ج ۲، ص ۹ پر ارشاد فرماتے ہیں:

التَّجِیْمُ حرامٌ و هو الاخبار عن الحوادث مثل الرُّخْصِ والغلاء والحرِّ والبردِ و نحوھا۔

ستارہ شناسی کا کام حرام ہے۔ یہ وہ خبریں ہیں مثلاً کہا جائے فلاں چیز سستی یا مہنگی ہوگی فلاں دن گرمی یا سردی ہوگی۔ وغیرہ۔

۱۷۶۔ توکل کی تعریف

وسئل علیہ السلام من حدّ التوکل؟ فقال علیہ السلام ان لا تخاف احداً الا الله (تحف ص ۵۲۳)

کسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا (مولا) توکل کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔“

۱۷۷۔ کام کی تکمیل تک راز پوشیدہ رکھے

وقال علیہ السلام اظہار الشئ قبل ان یستحکم مفسدٌ لہ (تحف ص ۵۲۳)

اور آنحضرت نے فرمایا، کسی تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اظہار کر دینا اس کی خرابی کا باعث ہے۔

۱۷۸۔ بلا وجہ ہنسنا جہالت ہے

وقال عليه السلام: من الجهل الضحك من غير عجب
آنحضرت نے فرمایا، کسی قسم کے تعجب کے بغیر ہنسنا عین جہالت ہے۔

۱۷۹۔ کھڑے ہو کر جوتانہ پہنو

ونہی ان يمشي الرجل في لرد نعل، اوان يبتعل وهو قائم (من لا يحضره الفقيه ج ۳، ص ۳)
اور ایک جوتی پہن کر راستہ چلنے یا کھڑی حالت میں جوتی پہننے سے منع فرمایا۔

۱۸۰۔ جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان نہ کرے

ونہی ان يكذب الرجل في رؤياه متعمداً، وقال يكلفه الله يوم القيامة ان يعقد شعيرة وما هو بعائد -
اور آدمی کو جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کرنے سے منع فرمایا۔ اس بارے میں مزید ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے جو کے ایک دانے کو گرہ لگایا جائے لیکن وہ ایسے (ناممکن) عمل کو انجام نہیں دے سکتا۔

۱۸۱۔ جانور کو زندہ جلانا ممنوع ہے

ونہی ان يحرق شيء من الحيوان بالنار (من لا يحضره)
کسی زندہ جانور کو یا اس کے اجزاء بدن کو آگ پر جلانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۔ مرغ کو برانہ کھو

ونہی عن سب الديك، وقال انه يوقظ للصلاة -
اور مرغ کو براکنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ سوئے ہوئے انسان کو نماز کے لئے خواب (غفلت) سے بیدار کرتا ہے۔

۱۸۳۔ چغل خوری کرنا اور سننا حرام ہے

ونہی عن النمیمۃ والاستماع اليها، وقال لا يدخل الجنة فتاتا، یعنی نماماً (من لا يحضره الفقيه)
اور چغل خوری کرنے اور اس کو سننے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۸۴۔ جھوٹی قسم کا برا انجام

ونہی عن اليمين الكاذبة وقال انها تترك الدمار بلا قع
اور جھوٹی قسم کھانے سے منع فرمایا چونکہ اس سے آبادیاں ویرانوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

۱۲۰ ۱۸۵۔ مسواک کے بارے میں تاکید

وما زال يوصيني بالسُّوَاكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّه سَيَجْعَلُهُ فَرِيضَةً
(من لا يحضره الفقيه ج ۴ ص ۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مسواک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل تاکید ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ میں سوچنے لگا کہ یہ میری امت پر واجب قرار دے دی جائے گی۔

۱۸۶۔ امانت و نصیحت اور مشورت کی تاکید

وقال عليه السلام اعلم ان ضارباً عليّ عليه السلام بالسيفٍ وقتله لو ائتمني واستنصحتني واستشارني ثم قبلت ذلك منه لاديت اليه الامانة (تحف ص ۳۳۶)

یہ جان لو کہ اگر حضرت علی علیہ السلام پر تلوار چلانے والا اور ان کا قاتل بھی میرے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہے، یا مجھ سے نصیحت چاہے، یا مجھ سے مشورت طلب کرے تو میں اس کے تمام مطالبات قبول کروں گا۔ میں ضرور اس کی امانت اسے لوٹاؤں گا۔ (اور نصیحت و مشورت میں اس کی درست رہنمائی کروں گا)

۱۸۷۔ پانچ آدمیوں کی بری صفات

وقال عليه السلام ليس لبخيل راحته ولا لحسود لذة

۱۲۱
ولا لملوك ولاء ولا لكذوب مروءة

آنحضرت نے فرمایا، بخیل کے لئے سکون و آرام نہیں۔ حسد کی آگ میں جلنے والے کو زندگی کی لذت نہیں۔ بادشاہوں کے وفا نہیں، جھوٹے کو مروت و انسانیت نہیں۔

۱۸۸۔ دنیا کی مثال

يا هشام مثل الدنيا مثل ماء البحر كلما شرب منه العطشان ازداد عطشه حتى يقتله (تحف ص ۳۶۲)

فرمایا: اے ہشام، دنیا اس سمندر کے پانی کی مانند ہے۔ جس سے جتنا زیادہ پیا جائے، پیاس بڑھتی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہی پانی اسے جان سے مار دے گا۔

۱۸۹۔ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں

قال امير المؤمنين عليه السلام يا نبيّ الرزق رزقان رزق تطلبه و رزق يطلبك فكم رأيت من طالب متعّب نفسه مقتر عليه رزقه و معتصم في الطلب ساعدته المقادير -

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا، اے بیٹا رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رزق جس کو تیری تلاش ہوتی ہے۔ جہاں تم ہوتے ہو، وہیں پہنچتا ہے۔

دوسرا وہ رزق ہے جسے حاصل کرنے کے لئے تم کو کوشش کرنی پڑتی ہے۔
(دیکھو) میں بہت سے جفاکش و مخنتی افراد کو دیکھ چکا ہوں کہ دن رات
روزی کی تلاش میں پھرتے ہیں، باوجود اس کے معیشت کی تنگی سے پریشان
حال ہوتے ہیں اور میں نے ایسے افراد کو بھی دیکھا ہے جو اپنی معیشت کو
درست کرنے میں زیادہ محنت نہیں کرتے پھر بھی جتنا مقدر ہے، ملتا رہتا
ہے۔

۱۹۰۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھو

یا نبی، ما خلق الله عزوجل احسن من الکلام ولا اقبح منه،
بالکلام ابیضت الوجوه و بالکلام اسودت الوجوه،
فاخذن لسانک كما تغزن ذهبک و ورتک (من لا یحضر)
ج ۴، ص ۲۷۷

اے میرے فرزند (محمد بن حنفیہ) خداوند بزرگ و برتر نے کلام سے
زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بدتر کوئی دوسری چیز پیدا نہیں کی۔ یہ کلام ہی
ہے جس کی بدولت انسانی چہرے سیاہ و سفید ہوتے ہیں۔ اس لئے تم اپنی
زبان کو اس طرح محفوظ رکھو جیسا کہ تم اپنا سونا و چاندی ذخیرے کے طور
پر محفوظ رکھتے ہو۔

۱۹۱۔ دنیا کا لالچی ریشم کے کپڑے کی مانند ہے

قال ابو عبد الله عليه السلام، مثل الحریر علی الدنيا مثل
دودة القز کلاً از دادت من القز علی نفسها لفا
کان ابعدها من الخروج حتی تموت غماً (حیات امام
جعفر صادق، ص ۳۶۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، دنیا کا لالچی اس ریشم
کے کیڑے کی مانند ہے جو اپنے ارد گرد تاریں پھیلتا جاتا ہے اور جوں جوں
تار پھیلتا جاتا ہے، اس کا حلقہ تنگ ہوتا جاتا ہے اور پوٹلی سے نکالنا دشوار
تر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نکلنے کا سوراخ بھی بند ہو جاتا ہے اور آخر کار
اسی میں غصے سے مر جاتا ہے۔

۱۹۲۔ سچے دوستی کی نشانی

قال الصادق عليه السلام اذا اردت ان تعلم صحته فاعند
اخیک فاعضبه فان ثبت لک علی المودة فهو اخیک
والآل فلا (تحف العقول ص ۴۱۳)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اپنے بھائی کے
خلوص اور صفائے قلب کا اندازہ لگانا چاہو تو اسے غصہ دلاؤ۔ اگر غضب
کی حالت میں بھی تیری محبت کے راہ میں ثابت قدم رہا تو سمجھ وہ تمہارا

سچا بھائی ہے، ورنہ نہیں۔

وَلَا تَعْتَدْ بِمُودَةٍ أَحَدٍ حَتَّى تَغْضِبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (تحف ص ۴۱۴)

مزید ارشاد فرمایا کسی کی دوستی کا امتحان لینے کے لئے اسے کسی اور طریقے سے آزمائش نہ کرنا مگر یہ اسے تین دفعہ غصہ دلاؤ (پھر بھی وہ ثابت قدم رہے تو سمجھ لو اس کی دوستی قابل اعتبار ہے۔)

۱۹۳۔ برادر دینی کے حق ادائی کے طریقے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْتُوا صُلَّ بَيْنَ الْأَخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّوَاؤُذِ، وَالتَّوَا صُلَّ فِي السَّفَرِ الْمَكَاتِبَةِ (تحف ص ۴۱۵)

برادران دینی سے تعلقات برقرار رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وطن میں موجود ہوں تو ایک دوسرے کی زیارت کریں اور حالت سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھیں۔

۱۹۴۔ بیس سالہ دوستی رشتہ داری ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَحْبَتُهُ عَشْرِينَ سَنَةً قَرَابَتُهُ (تحف ص ۴۱۵)

نیز آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا، بیس سالہ (لمبی مدت کی) دوستی و رفاقت، رشتہ داری ہے۔

۱۹۵۔ سچا دوست

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَبُّ أَخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عِيُولِي -

اور آنجناب نے ارشاد فرمایا، میرے نزدیک سب سے پیارا دوست وہ ہے جو میرے عیوب و نقائص کو میرے سامنے ہدیہ کے طور پر پیش کرے۔

۱۹۶۔ بڑے بھائی کا مرتبہ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ الْإِخْ الْأَكْبَرُ بِمَنْزِلَتِهِ الْآبِ (تحف ص ۵۲۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا، بڑا بھائی باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔

۱۹۷۔ تین دن سے زیادہ دوستی منقطع نہ کرو

وَنَهَى عَنِ الْهَجْرَانِ، فَمَنْ كَانَ لِأَهْدٍ فَأَعْلَا " فَلَا يَهْجُرْ أَخَاهُ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَمَنْ كَانَ مُهَاجِرًا " لِأَخِيهِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ كَانَتْ النَّارُ أَوَّلَى بِهِ (تحف العقول)

برادران دینی کے ساتھ تعلقات منقطع کرتے ہوئے جدائی اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ اگر ایسا کئے بغیر چارہ نہیں تو اس صورت میں تین دن سے زیادہ الگ تھلگ نہ رہے۔ اگر کوئی شخص تین دن مسلسل اپنے برادر دینی سے جدا رہا تو اس کے لئے آتش جہنم سزاوار ہے۔

۱۹۸۔ مرد کی خوش نصیبی

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من سعادة المرأة ان لا تحيض ائنته في بيته -

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مرد کی خوش نصیبی یہ ہے کہ اس کی بیٹی اس کے گھر میں ماہواری سے دوچار نہ ہو۔ (یعنی ماہواری آنے سے پہلے اس کی شادی ہونا اور شوہر کے گھر پہنچنا باپ کی خوش قسمتی ہے)

ASSOCIATION KHOJA
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE

۱۹۹۔ میری امت کی بہترین عورت

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم افضل نساء امتي اصبحهن وجهها واقلهن مهرًا (من لا يحضر ج ۳ ص ۲۲۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری امت کی عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہی ہے جس کا چہرہ حسن و جمال سے روشن ہو اور حق ہر سب سے کمتر ہو۔

۲۰۰۔ دلہن گھر میں داخل ہونے کے آداب

روی عن ابی سعید الخدری قال اوصی رسول الله صلى الله عليه وآله علي بن ابي طالب عليه السلام فقال

يا علي اذا دخلت العروس بيتك فاخلع خفيها حين تجلس واغسل رجلها وصب الماء من باب دارك الى اقصى دارك (من لا يحضره الفقيه ج ۳ ص ۳۵۸)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مخاطب ہو کر یوں وصیت کی، اے علی (علیہ السلام) جب دلہن تمہارے گھر میں داخل ہو جائے تو بیٹھنے کے بعد اس کے پاؤں سے جوتیاں اتارو، اس کے دونوں پاؤں دھوؤ، اور اس پانی کو گھر کے دروازے سے لے کر گھر کے آخر تک چھڑکو۔ مزید فرمایا۔

فانك اذا فعلت ذالك اخرج الله من دارك سبعين الف لون من الفقر وادخل فيها سبعين الف لون من البركة وانزل عليك سبعين رحمة توفى على رأس العروس حتى تنال بركتها كل زاوية في بيتك وتأمين العروس من الجنون والجذام والبرص ان يصيبها مادامت في تلك الدار (من لا يحضره ج ۳ ص ۳۵۸)

پس جب تم یہ عمل کر لو گے تو خداوند عالم تمہارے گھر سے ستر ہزار مختلف اقسام کی ناداری و فقری کو باہر نکال دے گا۔ اور ستر ہزار گونا گوں

برکتیں داخل کرے گا۔ اور پھر ستر رحمتیں دلہن پر نازل فرمائے گا۔ اور یہ رحمتیں گھر کے ہر کونے تک پھیل جائیں گی اور دلہن دیوانہ، جذام اور برص جیسے امراض سے جب تک اس گھر میں رہائش پذیر ہے، محفوظ رہے گی۔

۲۰۱۔ دلہن ایک ہفتہ چار چیزوں سے پرہیز کرے

وَمَنْعَ الْعُرُوسِ فِي أَسْبُعِهَا مِنَ الْأَبْنَانِ وَالْخَلِّ وَالْكُرْبَةِ وَالتَّفَاحِ الْعَابِضِ -

اور دلہن کو پہلے ہفتے میں دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں، سرکہ، دھنیا اور کھٹا سیب کھانے سے منع کرو۔

۲۰۲۔ ہر ماہ یکم اور پندرہویں کی رات ہم بستری نہ کرے

يَا عَلِيُّ لَا تَجَامِعْ أَهْلَكَ لَيْلَتِهِ النَّصْفِ وَلَا لَيْلَتِهِ الْهَلَالِ أَمَّا رَأَيْتَ الْمَجْنُونَ يَصْرَعُ فِي لَيْلَتِهِ الْهَلَالِ وَلَيْلَتِهِ النَّصْفِ كَثِيرًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اے علی، شب اول ماہ ”چاند رات“ اور شب نصف ماہ ”پندرہویں کی رات“ ہم بستری نہ کرنا۔ کیا

آپ نے دیکھا نہیں کہ مرگی کے مریض عموماً مینے کی یکم اور پندرہویں کی راتوں میں بے ہوش ہوتے ہیں۔

۲۰۳۔ صرف پہلی رمضان کی رات ہم بستری مستحب ہے

وَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ أَوَّلَ لَيْلَتِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَتَهُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَاءِكُمْ وَالرَّفَثُ الْمَجَامِعَتُهُ (سورة البقرہ آیت ۱۸۷)

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، مرد کے لئے سنت ہے کہ پہلی رمضان کو اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے چونکہ اس بارے میں خداوند بزرگ و برتر کا قول ہے۔

ترجمہ: ”تمہارے واسطے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔“

اور فرمایا، اس آیت شریفہ میں ”رَفَث“ سے مراد ہم بستری ہے۔

۲۰۴۔ حمل ساقط ہو جائے گا

رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي مِحَاقِ الشَّمْسِ فَلَيْسَ لِمَوْلَدِهِ (مَنْ لَا يَحْضُرُهُ ج ۳)

(ص ۲۵۵)

سلیمان بن جعفر الجعفری روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جو شخص تحت اشعاع (یعنی اٹھائیسویں کی رات) اپنی بیوی سے ہم بستری کرے، تو یقیناً وہ حمل ساقط ہو جائے گا۔

۲۰۵۔ قمر برج عقرب ہوتے ہوئے شادی نہ کرے

روی محمد بن حمران عن ایہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من تزوّج والقمر فی العقرب لم یوالحسنى (من لا یحضرہ ج ۳، ص ۲۵۰)

محمد بن حمران نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا، جو شخص قمر برج عقرب میں داخل ہونے پر ازدواج کرے، تو اس میں کبھی اچھائی نظر نہ آئے گی۔

۲۰۶۔ بچہ دیوانہ ہوگا

قال الصادق علیہ السلام لا تجامع فی اول الشهر ولا فی وسطہ ولا فی اخرہ فان فعل ذالک فلیسلم لسقط الولد فان تمّ او شک ان یكون مجنوناً الا ترى ان

المجنون اکثر ما یصرع فی اول الشهر و وسطہ و اخرہ (من لا یحضرہ ج ۳، ص ۲۵۵)

حضرت امام الصادق علیہ السلام نے فرمایا (قمری) مہینے کی پہلی، پندرھویں اور آخری تاریخ کو ہم بستری نہ کرنا۔ اگر ایسا کیا تو حمل ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر تام الخلق (کامل انسان کی شکل و صورت) پیدا ہوا بھی تو جلد دیوانہ ہوگا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا مجنوں پر اکثر اوقات مہینے کی پہلی، وسط اور آخری تاریخ کو دورہ پڑتا ہے۔

۲۰۷۔ بچہ پیچڑا ہوگا

یا علی لا تجامع امراً تک بشهوة امرأة غیرها فانی اخشی ان قضی بینکما ولد ان یكون مخنناً او مؤنثاً مخبلاً (من لا یحضرہ ج ۳، ص ۳۵۹)

اے علی (علیہ السلام) کسی اجنبی عورت کو تصور میں لا کر اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر تم دونوں کے درمیان کوئی بچہ پیدا ہوا تو پیچڑا یا دیوانہ ہوگا۔

۲۰۸۔ ایک کپڑا دونوں استعمال نہ کریں

یا علی لا تجامع امراً تک الا ومعک خرقته ومع اہلک خرقته ولا تمسحوا بخرقته واحدة فتقع الشهوة علی

الشهوة، فان ذاك بعقب العداوة بينكما، ثم يؤدبكما الى الفرقته والطلاق -

اے علی (علیہ السلام) تم اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری نہ کرنا، جب تک تمہارے پاس علیحدہ کپڑا ہو، تمہاری بیوی کے پاس علیحدہ۔ اور تم دونوں ایک ہی کپڑا استعمال نہ کرنا۔ اس لئے کہ دونوں کی خواہشات یکجا ہو سکتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں حتمی طور پر تم دونوں کے درمیان عداوت پیدا ہوگی۔ اور بالآخر جدائی اور طلاق تک نوبت آجائے گی۔

۲۰۹۔ بچہ حافظ قرآن ہوگا

يا على عليك بالجماع ليلته الاثنین، فانه ان قضی بینكما ولدٌ يكون حافظاً لكتاب الله راضياً بما قسم الله عزوجل له (من لا يحضره الفقيه ج ۳ ص ۳۶۰)

اے علی (علیہ السلام) اگر تم نے شب پیر جماع کیا تو اس کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوگی، وہ حافظ قرآن اور اللہ عزوجل کی تقسیم پر راضی رہنے والا ہوگا۔

۲۱۰۔ بچہ مشہور عالم ہوگا

وان جامعته يوم الجمعة بعد العصر فقضی بینكما ولدٌ فانه يكون معروفاً مشهوراً، عالماً (من لا يحضره ج ۳)

(ص ۳۶۰)

اے علی (علیہ السلام) اگر تم نے جمعہ کو عصر کے بعد جماع کیا تو تمہارے درمیان پیدا ہونے والا بچہ مشہور عالم ہوگا۔

۲۱۱۔ بچہ ابدال بنے گا

وان جامعته ليلته الجمعة بعد العشاء الاخرة، فانه يرجى ان يكون الولد من الابدال انشاء الله تعالى -

اے علی (علیہ السلام) اگر تم نے شب جمعہ عشاء کے بعد جماع کیا تو امید ہے کہ ہونے والا بچہ ابدال (اپنے زمانے کی مقدس ترین ہستی) میں سے ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۲۱۲۔ بچہ زبردست خطیب ہوگا

يا على وان جامعته ليلته الجمعة وكان بينكما ولد فانه يكون خطيباً، قوَّالاً، مَنوَّهاً

اے علی، اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ شب جمعہ جماع کرو گے تو تمہارے درمیان جو بچہ پیدا ہوگا وہ زبردست خطیب اور متکلم اور شیریں بیان ہوگا۔

۲۱۳۔ ہم بستری کے وقت کی دعا

يا على، اذا جامعك فقل (بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ

و جَنَّ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنِي) فَاِنْ قَصْنِي اِنْ يَكُوْن بَيْنَكُمَا
وَلَد لَمْ يَضِرَّهُ الشَّيْطَانُ اِهْدَا"۔

اے علی (علیہ السلام) جب تم ہم بستی کرو تو یہ دعا (جو اوپر بریکٹ
میں لکھی ہے) پڑھو۔ اگر ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اولاد سے
نوازے، تو وہ ہمیشہ شیطان کے ضرر اور شر سے محفوظ رہے گی۔

۲۱۴۔ ان وصیتوں کو یاد کرلو

يَا عَلِيُّ لَا تَجْمَعُ اَهْلَكَ فِي اَوَّلِ سَاعَتِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ اِنْ
قَضَىٰ بَيْنَكُمَا وَلَدًا لَا يُوْمِنُ اِنْ يَكُوْن سَاحِرًا" مَوْثُوْرًا الدُّنْيَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ" يَا عَلِيُّ اِحْفَظْ وَصِيَّتِي هَذِهِ كَمَا حَفِظْتَهَا عَنْ
جِبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (من لا يحضره ج ۳، ص ۳۶۱)۔

اے علی (علیہ السلام) اپنی بیوی کے ساتھ رات کی ابتداء میں جماع
نہ کرنا۔ پس اگر اس کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوگا، تو وہ جادوگر ہوگا اور دنیا
کو آخرت پر ترجیح دینے والا ہوگا۔

اے علی (علیہ السلام) میری ان وصیتوں کو یاد کرلو، جس طرح میں
نے جبرئیل سے یاد کی ہیں۔

۲۱۵۔ بیوی بچے مرد کے اسیر ہیں

وَقَالَ (عَلِي) عَلَيْهِ السَّلَامُ عِيَالُ الرَّجُلِ اُسْرَاوَةٌ وَاَحَبُّ

الْعِبَاد اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَحْسَنُهُمْ صُنْعًا" اِلَى اَسْرَائِهِ (من
لا يحضره ج ۳، ص ۳۶۲)

حضرت علی (علیہ السلام) نے مزید ارشاد فرمایا، بیوی بچے مرد کے ہاتھوں
اسیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس خداوند عالم کے نزدیک سب سے پسندیدہ
شخص وہی ہے جو اپنے گھر کے قیدیوں کے ساتھ بہترین سلوک روا رکھے۔

۲۱۶۔ بیوی بچوں کے اخراجات میں تنگی نہ کرے

قَالَ ابُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عِيَالُ الرَّجُلِ
اُسْرَاوَةٌ فَمَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلْيُوسِعْ عَلَى اَسْرَائِهِ
فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَوْ شَكَّ اَنْ تَزُولَ تِلْكَ النِّعْمَةُ (من لا يحضره
ج ۳، ص ۳۶۲)

حضرت امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا۔ اہل و عیال مرد
کے اسیر ہیں۔ پس (جس قدر) اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نعمت و دولت سے
نوازا ہے (اسی حساب سے) ان کے اخراجات کو وسعت دے۔ اگر ان کو
تنگی و سختی سے دوچار کیا تو اس صورت میں تمام نعمتوں سے محروم ہو سکتا
ہے۔

۲۱۷۔ عورت بیچ راستے سے نہ چلیں

و ذَكَرَ النِّسَاءَ عِنْدَ اَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَا

بِنَعْنَى لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَمْشِيَ فِي وَسْطِ الطَّرِيقِ وَلَكِنَّهَا تَمْشِي
إِلَى جَانِبِ الْحَائِطِ - (من لا يحضره الفقيه)

حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عورتوں کے متعلق ذکر ہوا۔ تو فرمایا، عورتوں کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ وہ بیچ راستے سے گزریں بلکہ ایک طرف دیوار کے ساتھ ساتھ چلیں۔

۲۱۸۔ عورتیں تشیع جنازہ نہ کریں

وَنَهَى عَنْ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ اور عورتوں کو تشیع جنازہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بحوالہ بالہ)

۲۱۹۔ نافرمان بیوی کا انجام

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةُ أَذَتْ زَوْجَهَا بِلِسَانِهَا لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَلَا حَسَنَةً بَيْنَ عَمَلِهَا حَتَّى تَرْضِيَهُ وَإِنْ صَاغَتْ نَهَارَهَا وَقَامَتْ لَيْلَهَا وَاعْتَقَتِ الرِّقَابَ وَحَمَلَتْ عَلَى جِهَادِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَانَتْ فِي أَوَّلِ مَنْ يَرُدُّهُ النَّارُ وَكَذَلِكَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهَا ظَالِمًا (مكارم الاخلاق)

(ص ۳۶۹)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو عورت

اپنے شوہر کو زبان سے تکلیف پہنچائے، اس کا کوئی عمل اور نیکی بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرے۔ اگرچہ رات بھر نماز پڑھی جائے اور دن بھر روزہ رکھا جائے اور بندگان خدا کو غلامی سے آزاد کرے۔ اور وہ راہ خدا میں جہاد بھی کرے۔ (ابن اعمال کے باوجود) وہ آتش جہنم میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ اور ہوہو یہی حشر اس شوہر کا ہوگا جو اپنی بیوی پر ستم ڈھائے (اور ناروا سلوک کرے)۔

۲۲۰۔ بلند مرتبہ شوہر

إِلَّا وَمِنْ صَبْرٍ عَلَى خُلُقِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ وَاحْتِسَابِ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ الشَّاكِرِينَ (مكارم الاخلاق ص ۳۷۱)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو! جو شخص اپنی بدخلق بیوی کی بد اخلاقی پر صبر کرے۔ اور خداوند جلیل کی خوشنودی کی خاطر اس سے درگزر کرے، تو خدا اس کو اپنے ”شکر گزار بندوں“ کا ثواب عطا فرمائے گا۔

۲۲۱۔ فاسقوں کی دعوت قبول نہ کرے

وَنَهَى عَنْ اجَابَةِ الْفَاسِقِينَ إِلَى طَعَابِهِمْ (مكارم الاخلاق)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسق و گنہگار لوگوں کی کھانے کی دعوت قبول کرنے (اور دسترخوان پر حاضری دینے) سے منع فرمایا۔

۲۲۲۔ شہد کی مکھی کو نہ مارو

وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النَّحْلِ وَنَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي وُجُوهِ الْبَهَائِمِ
(مکارم الاخلاق، ص ۳۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی قتل کرنے اور جانوروں کے منہ کو داغنے سے منع فرمایا۔

۲۲۳۔ خدا کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا جائز نہیں

وَنَهَى أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ اللَّهِ وَقَالَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ
فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ (مکارم الاخلاق، ص ۳۶۰)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند عالم کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ قسم شرعی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کا ذمہ بری نہیں ہوتا۔

۲۲۴۔ مزدور کام پر لگانے سے پہلے اجرت معین کرے

وَنَهَى أَنْ يُسْتَعْمَلَ أَجِيرٌ حَتَّى يَعْلَمَ مَا أَجْرُهُ (مکارم الاخلاق،

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدور کی اجرت معین کرنے سے پہلے اس کو کام پر لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۵۔ بیمار کا معالجہ اور حاجت پوری کرو

وَمَنْ سَعَى لِمَرِيضٍ فِي حَاجَتِهِ قَضَاهَا، أَوْلَمَ يَقْبِضْهَا خَرَجَ مِنْ
ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ لَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَا بَنِي
أَنْتَ وَأُسَيِّ بِأَرْسُولِ اللَّهِ فَإِنْ كَانَ الْمَرِيضُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَفَلَا
يَكُونُ ذَاكَ أَعْظَمُ أَجْرًا إِذَا سَعَى فِي حَاجَتِهِ أَهْلُ
بَيْتِهِ؟ قَالَ نَعَمْ (مکارم الاخلاق، ص ۳۷۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی بیمار کی حاجت یا ضرورت پوری کرنے کے لئے کوشش کرے، خواہ اس کام میں وہ کامیاب ہو یا نہ ہو، وہ گناہوں سے ایسا پاک و پاکیزہ ہو جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بچہ۔ انصار میں سے کسی صحابی نے سوال کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قریبان ہو جائیں، وہ بیمار اگر اس کے گھر کے افراد میں سے ہو، کیا پھر بھی اسی قدر بہت بڑے ثواب کا مستحق قرار پائے گا؟ جبکہ وہ اپنے گھر والوں کی ضرورت پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں!

۲۲۶۔ قرآن کی کونسی آیت بزرگ تر ہے؟

قال ابوذر قلت يا رسول الله اى آية انزلها الله عليك اعظم؟ قال صلى الله عليه وآله آية الكرسي (مكارم الاخلاق ص ۳۸۸)

جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کی ہوئی آیات میں سے کونسی آیت بزرگ تر ہے؟ فرمایا آیت الکرسی۔

۲۲۷۔ سخاوت کی فضیلت

و روى انّ قوماً "أسأروا جئ بهم الى رسول الله صلى الله عليه وآله فامر أمير المؤمنين عليه السلام بضرب أعناقهم ثم أمر بأفراد واحد منهم ان لا يقتله فقال الرجل! لم أؤدّتنى من أصحابي والجنائته واحدة؟ فقال ان الله عزوجل أوصى النبي إنك سخي قومك و (ان) لا تقتلك فقال الرجل فاني أشهد ان لا إله إلا الله وانك رسول الله قال فقاده إلى الجنة (الاختصاص ص ۲۵۳)

مروی ہے ایک گروہ اسیری کی حالت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اتنے میں آنحضرت نے حضرت

امیر المؤمنین علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کے سروں کو بدن سے جدا کریں۔ پھر ان میں سے ایک قیدی کے بارے میں حکم صادر فرمایا کہ اس کو قتل نہ کریں۔ پس (تجب کی حالت میں) اس آدمی نے عرض کیا، آپ نے مجھے اپنے ساتھیوں سے کیوں الگ کر دیا حالانکہ ہم سب کا جرم ایک ہی نوعیت کا ہے؟ آپ نے فرمایا، بے شک خدائے عزوجل کی جانب سے میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ تم کو قتل سے مستثنیٰ قرار دوں چونکہ تم اپنے ساتھیوں کے درمیان سب سے زیادہ سخی ہو۔ اس قیدی نے فوراً کہا، بے شک میں گواہی دیتا ہوں سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور یقیناً آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔ (سبحان اللہ)

۲۲۸۔ عمل خیر میں اسراف نہیں

روى "لو عمل طعام بمائة ألف درهم ثم أكل منه مؤمن واحد لم يعد مسرفاً" (الاختصاص (شیخ مفید) ص ۲۵۳)

روایت ہے کہ اگر کوئی ایک لاکھ درہم خرچ کر کے کھانا تیار کرے مگر ایک ہی مومن حاضر ہو کر کھانا کھائے (تو میزبان کا) اسراف کرنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔

۲۲۹۔ سخاوت کا انجام

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعدي بن حاتم

ان الله دفع عن ابيك العذاب الشديد لسخاء نفسه
(الاخصاص (شخ مفید) ص ۲۵۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاتم (طائی) کے بیٹے
عدی کو فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ خدائے رحیم نے تمہارے باپ سے
سخت عذاب اس لئے اٹھایا کہ وہ سخی النفس تھا۔

۲۳۰۔ موسیٰ کی اطاعت اور فرعون کی مخالفت کرو

قال امیر المؤمنین علیہ السلام طوبی عن عصى فرعون
هواه و اطاع موسى تقواه او عقله (غردورد آمدی - ج - ۳ - ص ۳۹)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ مرجبا اس شخص کے لئے
جو فرعون جیسی "نفسانی خواہشات" کی مخالفت کرے۔ اور موسیٰ کے مانند
"عقل و تقویٰ" کی اطاعت کرے۔

۲۳۱۔ مومن بھائی کو غصے میں "اف" تک نہ کہو

قال الصادق علیہ السلام اذا قال المؤمن لاخيه اف
خرج من ولايتهم و اذا قال انت عدوي كفراحدهما ولا
يقبل الله من مؤمن عملا و هو يضمر على اخيه
سوءا (بحار ج - ۷۵ - ص ۱۳۶)

جب کوئی مومن اپنے دینی بھائی سے غصے کی حالت میں "اف" کے
اور منہ پھیرے تو اس سے ولایت (یعنی اخوت کا عہد و پیمان) منقطع ہو
جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مومن اپنے برادر دینی سے کہتا ہے "تم میرے
دشمن ہو" تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ اور خدا کسی مومن
سے کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جبکہ اس کے دل میں دوسرے
مومن کی "بدینتی" پوشیدہ ہو۔

۲۳۲۔ دھوکہ اور ملاوٹ سے نقصان پہنچانے والا

و قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ليس منا من غش
مسلمًا او وضره او لماكوه (تحف ص - ۴۵)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
کسی مسلمان کو (ملاوٹ سے) دھوکہ دیا یا اس کو ضرر پہنچایا یا اس کے
ساتھ چال بازی کی تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۳۳۔ لوگ جسکی زبان سے ڈر جائیں وہ جہنمی ہے

يا على اوصيك بوصيته فاحفظها فلا تزال بخير ما حفظت
وصيتي يا علي من خاف الناس بلسانه فهو من اهل
النار (من لا يحضره الفقيه ج - ۴ - ص ۲۵۴)

اے علی (علیہ السلام) میں کچھ وصیتیں کرنا چاہتا ہوں ان کو یاد رکھو

اور ان پر عمل کرو جب تک میری سفارشات پر عمل کرتے رہو گے۔
دو جہاں کی خیر و خوبی تمہارے شامل حال رہے گی۔

اے علی (علیہ السلام) جس کی زبان سے لوگ خوفزدہ ہوں (یعنی
بد زبانی و بد اخلاقی سے) وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔

الحمد للہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۹۸ء کو جلد اول کتاب
”نوار در الاحادیث“ بخیر اختتام ہوئی۔

ASSOCIATION KHOJA
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE

فہرست مآخذ کتاب ”نوار الاحادیث“

نام کتاب	نام مؤلف
۱. الخصال	بابویہ القمی قدس سرہ
۲. مواعظ عددیہ	آیۃ اللہ المشکیفی رحمۃ اللہ
۳. مکارم الاخلاق	رضی الدین ابی نصر الحسن بن الفضل طبرسی
۴. من لایحضرہ الفقیہ	رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق
۵. بحار الانوار	مجلسی علیہ الرحمہ
۶. امالی	شیخ صدوق اعلیٰ اللہ مقامہ
۷. زیدۃ الاحادیث	شیخ عباس ایمانی قمی
۸. سفینۃ البحار	الحاج آقا شیخ عباس القمی
۹. وسائل الشیعۃ	شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی
۱۰. منتخب التواریخ	الحاج محمد ہاشم خراسانی
۱۱. کمال الدین	شیخ صدوق علیہ الرحمہ و الرضوان
۱۲. تحف العقول	ابو محمد الحسن بن علی شعبہ الحرانی
۱۳. کتاب المنیۃ	شہید ثانی
۱۴. الکافی	ثقة الاسلام کلینی علیہ الرحمہ
۱۵. مشکوٰۃ الانوار	

١٦. مفاتيح الجنان
 ١٧. معالم الزلفى
 ١٨. حقوق الوالدين
 ١٩. أوائل المقالات
 ٢٠. جامع الاخبار
 ٢١. ناسخ التواريخ
 ٢٢. ارشاد القلوب
 ٢٣. مجموعة الاخبار
 ٢٤. تاريخ يعقوبى
 ٢٥. تفسير نور الثقلين
 ٢٦. عدة الداعي
 ٢٧. ميزان الحكمة
 ٢٨. كنز العمال
 ٢٩. اسد العابة
 ٣٠. عزر الحكم
 ٣١. مجموعة ورام
 ٣٢. منتهى الامال
 ٣٣. عيون اخبار الرضا
- الحاج آقا شيخ عباس قمى قدس سره
 الحاج آقا جعفر عظيمى قمى
 شيخ صدوق عليه الرحمه
 شيخ صدوق على بن بابويه القمى
 مرزا محمد تقى سپهر. لسان الملك
 ابى محمد الحسن بن محمد ديلمى
 شيخ محمد حسن جلالى شهرودى
 احمد بن ابى يعقوب الاخبارى
 علامه شيخ محمد على بن جمعة
 العروسى
 احمد بن فهد الحللى
 محمد الرى شهرى
 ابن اثير
 آية الله عبد الواحد بن محمد تميمى
 آمدى
 ورام ابن ابى فراش
 الحاج آقا شيخ عباس القمى
 ابى جعفر محمد بن على

٣٣. معانى الاخبار
 ٣٤. علل الشرائع
 ٣٥. وقائع الايام
 ٣٦. مستدرک
 ٣٧. تفسير الثقلين
 ٣٨. المنية فى الشارب واللحية
 ٣٩. ميزان الحكمت
 ٤٠. نصائح
- شيخ صدوق عليه الرحمه
 شيخ صدوق عليه الرحمه
 خيابانى
 آية الله محمد رضا طبسى النجفى
 المحمدى الرى الشهرى

قرآن و حدیث ، تاریخ ، اخلاق ، دینیات اور دعاؤں پر مشتمل

علمی کتابیں

پنجسورہ	_____
سورہ ناس	_____
سورہ کساء	_____
تحفۃ المؤمنین	_____
تعقیبات نماز	_____
درس اخلاق	_____
گناہان کبیرہ	_____
کیفر گناہان کبیرہ	_____
قلب سلیم	_____
ہدیۃ الشیعہ	_____
شیعہ ہی اہلسنت ہیں	_____
دعائے تمسیل	_____
دعائے جوشن کبیرہ	_____
دعائے ندبہ	_____
دعائے توسل اور دعائے سات	_____
اعمال ماہ رمضان	_____
داستان ازدواج و تربیت	_____
شرح قرآن	_____
تجوید القرآن	_____
آموزش دین	_____
اشھوا خون حسینؑ کا انتقام لو	_____
امام صاحب الزمانؑ کے اعمال	_____
اسلام کا تصور الوہیت	_____
معراج (آیت اللہ مستغنیب)	_____
الہیہ جہرات	_____

ملنے کا پتہ :- حسن علی بکٹپو بالمقابل بڑا امام باڑہ کھارادر کراچی فون : 2433055